صفر ۱۴۳۶ھ — دسمبر 2014ء

شوراب ہوائی اڈہ

ٹیکنالوجی ایمان کے سامنے بے بس
فدائی حملہ ۴۴ گھنٹے جاری رہا

۲۰۰۱ تا ۲۰۱۴

۲۰۱۵۔۔۔؟ مزید

امریکہ کا پاک افغان فوجوں کی درخواست پر مزید ایک سال قیام کا اعلان

تابناک تاریخ کے جھروکوں سے

خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اسلامی لشکر نے بیت المقدس کو صلیبیوں کے قبضے سے آزاد کرانے اور فتح کا علم لہرانے کے بعد کفار کو ذمی بن کر وہاں رہنے کی اجازت ان شرائط پر دی کہ ذمی یہ عہد کریں کہ

☆ اپنے گرجاؤں میں ناقوس انتہائی پست آواز میں بجائیں گے۔
☆ اپنے گرجاؤں میں صلیب کی نشانی نہیں لٹکائیں گے۔
☆ اتنی آواز میں عبادت کریں گے کہ اپنے علاوہ کوئی اور نہ سن سکے۔
☆ جنازوں کے ساتھ مذہبی گیت نہیں گائیں گے۔
☆ جنازوں کے ساتھ آگ کی شمعیں لے کر مسلمانوں کے بازاروں سے نہیں گزریں گے۔
☆ مسلمانوں کے بازاروں سے خنزیر لے کر نہیں گزریں گے۔
☆ شراب فروشی نہیں کریں گے۔
☆ اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کریں گے۔
☆ عزیز و اقارب میں سے جو کوئی اسلام قبول کرنا چاہے اس کے رستے میں رکاوٹ پیدا نہیں کریں گے۔
☆ صرف اپنا مخصوص لباس پہنیں گے۔
☆ مسلمانوں کی مشابہت اختیار نہیں کریں گے۔
☆ مسلمانوں کی سی ٹوپی، عمامہ اور جوتے نہیں پہنیں گے۔
☆ مسلمانوں کی زبان میں گفتگو نہیں کریں گے۔
☆ اپنے گلوں میں زنار نہ ٹائی پہنیں گے۔
☆ اپنی انگوٹھیوں اور مہروں پر عربی نقوش نہیں کروائیں گے۔
☆ اپنے پاس ہتھیار/اسلحہ نہیں رکھیں گے۔
☆ مسلمانوں کو احترام کریں گے اور اگر ان کی مجلسوں میں مسلمان آجائیں تو ان کے احترام میں کھڑے ہو جائیں گے۔
☆ کسی مسلمان کے ساتھ کاروبار میں شریک نہیں ہوں گے، الّا یہ کہ سارے تجارتی معاملات مسلمان کے قبضے میں ہوں۔
☆ اگر مسلمان مسافر ہوں تو ان کی مہمان نوازی کریں گے اور اپنا بہترین کھانا ان کے لیے پیش کریں گے۔

ان ساری شرائط کی ضمانت، صلیبیوں کی جانیں، بچے اور اہل و عیال ہوں گے اگر صلیبی ان شرائط کو توڑیں یا مخالفت کریں تو پھر اہل اسلام کا کوئی ذمہ نہیں اور ان سے وہی سلوک ہوگا جو اہلِ حرب کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۱۱

صفر ۱۴۳۶ھ — دسمبر 2014ء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو شخص رباط فی سبیل اللہ میں مرگیا وہ شہادت کی موت مرا اور قبر کے فتنوں سے بچ گیا اور صبح وشام جنت کے کھانے اسے کھلائے جائیں گے اور اس کا نیک عمل جاری رہے گا''۔

(ابن ماجہ)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ہمیں فردوس جانا ہے!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا کو دارالعمل بنایا اور انسان کو خیر و بھلائی اور شر و فساد کی راہوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کی کھلی آزادی دی......ان دونوں راستوں کے انجام کار اور منزلِ آخر کو بھی مخفی نہیں رکھا بلکہ واضح طور پر جنت کی حسین، پُر لطف وابدی زندگی کی خصوصیات وحالات بھی بتا دیے اور نارِ جہنّم میں پائے جانے والے مغاکِ ہولناک اور لامتناہی روگ وعذاب کے مناظر سے بھی پوری پوری آگہی فراہم کردی......اس سب کے باوجود انسانوں کی اکثریت ظلوماً جھولاً ہی ٹھہرتی ہے، جو اپنے دشمنِ اصلی؛ ابلیس لعین کی پیروی میں ہی مگن رہی اور جس نے اپنے کریم ومہربان رب کی ناشکری اور کفران وطغیان ہی کو اپنا وطیرہ بنالیا...... یہ اولیائے شیطان کی بنائی گئی مصنوعی جنتوں کے اسیر رہتے ہیں، کفار کی ''روز افزوں ترقی'' کے گرویدہ ہوتے ہیں، عارضی روشنیاں اِن کی آنکھیں چُندھیا دیتی ہیں، دنیاوی چمک دمک پر والہ وشیدا ہوئے جاتے ہیں، چندروز کی چکاچوند کے دلدادہ ہو رہتے ہیں، نفسِ امارہ کی تسکین کے سامان پر فریفتہ ہوتے ہیں، فانی لذت وعیش پر یہ ریجھتے چلے جاتے ہیں اور کفار کی ''ہیبت ناک'' ٹیکنالوجی کے خوف سے دُبکے اور سہمے رہتے ہیں......لیکن ایک سلیم الفطرت گروہ ہمیشہ سے ایسا رہا جس نے اپنے رب کی اطاعت کو ہی شیوۂ زندگی بنائے رکھا، دنیا کی عیش وعشرت اور چلت پھرت اُن کو لُبھا سکی نہ ہی اِس کی رنگینیاں اُنہیں اپنی جانب مائل کرسکیں، شیطان لعین کے پھیلائے مرغوبات نفس کے جال اُنہیں بہلا پُھسلا سکے اور نہ ہی کفر کی طاقت اور عددی و مادی برتری اُنہیں مرعوب کرسکی......راتوں کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اُن کی آنکھیں بہتیں اور دنوں میں اُس کی محبت ورضا کی طلب میں اُن کی رگِ جاں سے لہو کی دھاریں پھوٹتیں، وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کو زبان سے ادا کرکے بیٹھ رہنے اور دنیا بھر میں طاغوت کی فرماں روائی کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرنے کی ''حکمت ومصلحت'' سے کوسوں دور رہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت کو اُس کی مخلوق پر جاری وساری کرنے کے لیے جانوں کے سودے چُکانے کو کامیابی اور فوز وفلاح کی معراج گردانتے رہے، اُنہوں نے القوی والعزیز رب پر بھروسہ کرکے اپنی صلاحیتوں کو اُس کی راہ میں کھپادیا، رگوں میں دوڑتے ہر قطرۂ خون کو اُس کی راہ میں بہادینے کے بعد اپنے مالک سے أُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ کا پروانہ حاصل کیا اور اُس کے دربار سے مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ کا گنجِ بے بہا پاگئے!

یہ دونوں کردار لمحۂ موجود میں بھی باہم برسرِ پیکار ہیں......آج بھی ایک جانب اکثریت ہے جو کہ طواغیتِ زمانہ کی سرکردگی میں طاقت، قوت، ٹیکنالوجی سے لیس اور دنیائے نیست کی حرص وہوس کی ماری ہے......اور دوسری جانب قلت تعداد ہے جو کہ ایمان، توکل علی اللہ اور نصرتِ الٰہی کے بھروسے پر، بے سروسامانی کی حالت میں' آخرت کمانے میں سبقت لے جانے والوں پر مشتمل ہے......اخیار واشرار کا معرکہ آج اپنے عروج پر ہے......خیمۂ اخیار میں دعائیں ہیں، زخمی دلوں سے نکلتی اور عرش تک پہنچتی عرض والتجائیں ہیں، اپنے بہترین قائدین اور ساتھیوں کے شہید لاشے ہیں، شریعت کی بہاریں دیکھنے کی تمنائیں ہیں اور رب باری تعالیٰ کی رضاجوئی کے حصول میں تڑپتے دل وجان ہیں......اللہ کے یہ بندے اپنے ساتھ دہائیاں گزارنے والے بھائیوں اور قائدین کی شہادتوں کی صورت میں جدائیاں سہہ رہے ہیں......کہیں صومال کی سرزمین سے ڈرون حملوں میں قائد مجاہدینِ صومال شیخ مختار ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت کی خبر آتی ہے، کہیں خراسان میں صلیبی جاسوس طیاروں کے ذریعے شہید کیے گئے ڈاکٹر ابوخالد، میجر عادل اور شیخ عمران صدیقی رحمہم اللہ کا غمِ فراق اٹھانا پڑتا ہے، کہیں شام میں شیخ حسان عبود رحمہ اللہ کا درجنوں قائدین جہاد کے ہمراہ خلعتِ شہادت سے سرفراز ہونے کا منظر ہے اور کہیں یمن میں نبیل الذہب جیسے قائدین کی شہادت پر صبر کرنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے یہ تمام قربانیاں دے کر بھی اطمینان وسکون کی حالت ہے......دوسری جانب 'شہرِ اشرار' ہے، جہاں ابلیس اپنی ذریت سمیت ڈیرے ڈالے ہوئے ہے، وہاں قبیلۂ اخیار کو مٹادینے اور ''کمر توڑ دینے'' کی منصوبہ بندیاں ہیں، عرب دنیا میں جڑیں مضبوط کرتی اور پھلتی پھولتی تحریک جہاد کے خلاف غرب وعرب طواغیت کا اکٹھ ہے اور افغانستان و پاکستان میں مجاہدین کے خلاف کارروائیوں کے لیے ''بائنڈنگ فورس'' پاکستانی فوج، کٹھ پتلی افغان اور صلیبی امریکی افواج کا مشترکہ اتحاد ہے، دنیا کی لذت وسرور کے نشے میں دُھت دشمنانِ خدا' اولیاء اللہ کے خلاف صفیں باندھ رہے ہیں، ان میں سے ''تعلیم کی خدمت'' کرنے والی کسی ملالہ کے لیے 'نوبل پرائز' ہے، دو ہفتوں تک 'ڈائریکٹ' صلیبی دسترخوان پر عیش وعشرت کی محفلیں سجانے والے اور امت کی بیٹی عافیہ صدیقی [فک اللہ اسرھا] کی چیخوں کو سننے سے عاری کسی غدار اور بے حمیت جرنیل کے لیے 'لی جین آف دی میرٹ' کا تمغہ ہے، کسی قادیانی گستاخ عاصمہ جہانگیر کے لیے 'دی رائٹ لائیولی ہُڈ ایوارڈ' [متبادل نوبل انعام] ہے......منظر نامہ واضح اور مشرح ہے! مجاہدین پر امریکہ، اسرائیل اور بھارت کی ایجنٹی کی تہمت لگانے والوں کے چہروں پر آئے روز نئے سے نیا طمانچہ رسید ہوتا ہے......یہ کیسا تضاد ہے کہ ایجنٹوں پر کارپٹ بم باریاں اور ڈرون میزائلوں کی بارشیں ہوں اور یہی ''ایجنٹ'' کابل سے لے کر ہلمند کے شوراب ایئر بیس تک ''صلاحیت ختم ہوجانے'' کے باوجود صلیبی افواج، اُن کے استخباراتی نظام اور فضائی و بری سامان حرب کو حقیقی معنوں میں ''کھایا ہوا بھُس'' بنا کر رکھ دیں......جب کہ ''آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے والوں'' کو پینٹاگون میں گارڈ آف آنر سے لے کر اعلیٰ ترین امریکی ملٹری ایوارڈ سے نوازا جائے!

شاید کہ اللہ تعالیٰ کے امورِ تکوینیات میں طے ہوچکا ہے کہ ان خائنین امت اور مفسدین کے چہرے پر پڑے ہر نقاب کو ہٹنا ہی ہے اور ان کا دین دشمن کریہہ چہرہ سامنے آکر رہنا ہے تاکہ کسی بھی صاحب فہم وادراک کے لیے اِن سے ہلکی سی حمایت وہمدردی کی کوئی حجت باقی نہ رہے......اور مجاہدینِ اسلام جو کہ دنیا بھر میں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی اطاعت اور قیادت میں کفر کے تمام لشکروں سے نبرد آزما ہیں' اُن کی نصرت ومدد سے پیچھے بیٹھ رہنے کا بھی کوئی عذر باقی نہ رہے......یہی مجاہدین ہیں جو ہر طرح کے افراط وتفریط، غلو وتکفیرِ مسلمین سے اعراض کرتے ہوئے اور ناحق خونِ مسلم کے چھینٹوں سے اپنے دامن کو بچا کر دین کے ازلی دشمنوں کے مقابلے میں سرخرو ہو رہے ہیں......آج وقت ہے کہ امت مسلمہ سے وابستگی کو محسوس کرنے والا ہر فرد خوب سوچ سمجھ لے کہ اُسے قبر میں اترنے کے بعد اُس کے جھٹکوں کو سہنا اور ''دوزخ کے گڑھے'' کو بھرنے والوں میں بننا ہے یا ''جنت کے باغوں میں سے ایک باغ'' کی زیبائی ورعنائی کے ساتھ ''تاحدِ نگاہ وسعتوں'' میں قیام کرنا ہے؟ فیصلہ کرنا کچھ مشکل نہیں کہ اللہ رب العزت نے اتمام حجت کرتے ہوئے حق کو بھی آشکارا فرمادیا ہے اور باطل کو بھی واضح کردیا ہے!

اصلاح باطن کی اہمیّت

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از محبت تلخہا شیریں بود:

پہلے اللہ تعالیٰ کی محبت کی بات سنو تا کہ اس کی اہمیّت کا اندازہ ہوجائے۔
حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ ایک مرتبہ تھانہ بھون ایک کام سے حاضر ہوئے، وہاں ایک بزرگ حضرت مولانا شیخ محمد تھانوی رحمہ اللہ تھے تو یہ ارادہ کیا کہ ان سے جا کر ایک علمی مسئلہ پر بحث کریں گے۔ حضرت گنگوہیؒ کا نوجوانی کا زمانہ تھا، علمی جذبہ تھا کہ جا کر گفتگو کریں گے چنانچہ جب حاضر ہوئے تو حضرت حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمہ اللہ نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ تو جو بات تھی وہ صاف عرض کر دی کہ ان سے ملنا ہے اور فلاں مسئلہ پر بات کرنا ہے۔ اس پر حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ بزرگوں سے بلاضرورت علمی تحقیقات میں الجھتے نہیں، کیا ضرورت ہے تم کو بحث کرنے کی تو اس پر حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا بہت اچھا۔ اس کے بعد انہوں نے عرض کیا کہ حضرت! جی چاہتا ہے میں توبہ کرلوں آپؒ کے ہاتھ پر، لیکن مجھ سے تہجد کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ حضرتؒ نے فرمایا کون قید لگا رہا ہے؟ اسی کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہاں بھائی کچھ اللہ کا ذکر بتا دوں گا اس کو کر لینا۔ چنانچہ حضرتؒ کے ہاتھ پر توبہ کی، پھر رات ہی کو حضرتؒ کے مہمان ہوئے، خانقاہ میں ایک طرف چارپائی بچھا دی گئی حضرتؒ کی چارپائی کے کچھ فاصلہ پر......رات کو تہجد کا وقت ہوا تو آنکھ کھل گئی، دیکھا کہ حاجی صاحبؒ بعد استراحت تہجد کی تیاری کر رہے ہیں......سوچا کہ آج میں بھی پڑھوں، نہ پڑھنے کی شرط یا قید نہیں لگائی تھی میں نے......تو اس دن تہجد کی نماز پڑھی، اس کے بعد جو ذکر بتایا گیا تھا وہ ذکر کیا، صبح کو حضرتؒ نے ارشاد فرمایا ماشاء اللہ آپ نے خوب ذکر کیا......اب دوسرے دن بھی مہمان ہوئے، اسی طرح لیٹے، آنکھ کھل گئی پھر تہجد پڑھی اور ذکر کیا۔ بس اب کیا تھا پہلی ہی رات سے تہجد پڑھنی شروع کر دی......کہاں تو پہلے کہہ رہے تھے کہ مجھ سے تہجد کی نماز پڑھی نہیں جائے گی اور کہاں یہ معاملہ ہو گیا کہ ایسی پابندی ہوگئی کہ اس دن سے جو تہجد شروع ہوئی تو عمر بھر اس کا پڑھنا نہیں چھوٹا......بات کیا ہے؟ صرف یہ کہ پہلے جیسی اللہ تعالیٰ کی محبت چاہیے تھی ویسی نہیں تھی اس لیے تہجد کا پڑھنا دشوار ہو رہا تھا اور جب محبت اندر آ گئی تو جو کام مشکل معلوم ہو رہا تھا وہ آسان ہو گیا۔ بعضی بعضی گولیاں اتنی زود اثر اور مقوی ہوتی ہیں کہ گلے سے اترتے ہی فائدہ کرتی ہیں۔ اللہ کا ذکر ایک دن جو ہوا تو اس کا فائدہ ہوا، اثر ہوا، اللہ تعالیٰ سے محبت کا سلسلہ شروع ہو گیا اور وہ بڑھتا رہا جس کی وجہ سے سارے کام آسان ہونا شروع ہو گئے......تو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کتنی بڑی چیز ہے!

دل کی آنکھیں روشن ہونے کا فائدہ:

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے خوف کا معاملہ ہے کہ جب تک یہ انسان میں پیدا نہیں ہوتا اس وقت تک گناہوں کو چھوڑنا اور منکرات سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ خوف کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص بہت رئیس ہے ماشاء اللہ! اور گھر میں ہر قسم کا انتظام ہے، مان لیجیے اس کی بیوی اور بچے اپنی رشتہ داری میں دو تین ماہ کے لیے چلے گئے...... اُدھر ان کی آنکھوں میں ماڑا ہو گیا، جو کام کرنے والے خادم ہیں وہ ڈھیلے ڈھالے لوگ ہیں جس کی وجہ سے گھر میں صفائی ستھرائی نہیں کرتے، کمرے گندے ہو رہے ہیں، ان میں گرد وغبار بھر رہی ہے۔ ایک دو مرتبہ ایسا ہوا کہ جو سالن پکایا گیا اس میں مکھی گر گئی۔ ظاہر ہے کہ ان کو نظر تو آتا نہیں جیسا مل گیا کھاتے پیتے رہے، مکان کی کیا حالت ہو رہی ہے؟ سالن وغیرہ میں کیا پڑا ہے؟ بے چارے کو پتہ نہیں چلتا، احساس نہیں ہوتا......اتفاق سے ان کے کوئی دوست ملاقات کے لیے آئے اور اپنے ہمراہ لے جا کر ماہر معالج چشم یعنی آنکھ کے ماہر معالج سے آپریشن کرایا اس کے بعد گھر لے آئے یا اپنے ساتھ سُرمہ لائے اس کے استعمال کرنے سے ان کا ماڑا کٹ گیا آنکھوں میں روشنی آ گئی تو اب کیا ہوگا؟ کیا ویسا ہی معاملہ ہوگا؟ مکان میں گندگی، کوڑا کرکٹ جالا وغیرہ لگا رہنے دے گا؟ جس سالن میں مکھی گر گئی اس کو ایسے ہی استعمال کرنا گوارہ کرے گا؟ نہیں! بلکہ کام کرنے والے جو نوکر ہیں ان پر ڈانٹ ڈپٹ پڑے گی، تمام چیزوں کی صفائی ستھرائی شروع ہو جائے گی اور سلیقہ سے سامان رکھا جائے گا......یہ فرق کیوں ہوا؟ بات صرف یہ ہے کہ جب آنکھوں میں روشنی نہیں تو نابینا آدمی کے سامنے سالن میں مکھیاں ڈال کر دے دو تو بے چارہ کھا لے گا اس کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور جب آنکھوں میں روشنی آ جائے تو پھر وہ ایسی حالت میں اس کو کیسے استعمال کر سکتا ہے؟

توبہ کیے بغیر چین نہیں ہوتا:

اسی طرح جب تک دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا نہیں ہوتا، اس وقت تک گناہوں کی بو محسوس نہیں ہوتی لیکن جب دل کی آنکھوں میں نور آ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے تو نافرمانی کی گندگی محسوس ہونے لگتی ہے، معصیت اور منکرات کی قباحت محسوس ہونے لگتی ہے۔ جب بینا آدمی مکھی کا کھانا گوارہ نہیں کرتا ہے تو جس شخص کی دل کی آنکھیں روشن ہو گئی ہوں وہ دین کے اعتبار سے جو مکھی ہیں ان کو کیسے گوارہ کر سکتا

19 اکتوبر: صوبہ زابل......................صدر مقام قلات......................مجاہدین کا افغان فوجیوں کے پیدل دستوں پر حملہ......................5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

ہے؟ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو تو دل میں نور پیدا ہوتا ہے کہ پھر اس کے بعد بے اصولی سے بچنا آسان ہو جاتا ہے اور بشری تقاضا کی وجہ سے ہو جائے تو بغیر اس کی معافی وتلافی کیے چین واطمینان نہیں ہوتا۔

رشوت سے توبہ کا طریقہ:

اس قسم کے بیسیوں واقعات ہیں خود ہمارے یہاں اشرف المدارس میں ایک سرکاری عہدے دار صاحب تشریف لائے وہ بھی ہزار میل سے زیادہ کا فاصلہ سے آئے، ایک ہفتہ ٹھہرے، ہمارے یہاں مدرسہ میں عصر کی نماز کے بعد مسجد ہی میں مختصر معمولات پانچ سات منٹ کے ہوتے ہیں، جزاء الاعمال سنائی جاتی ہے، اس میں گناہوں کے نقصانات کا جو بیان ہے اس کو سنایا جارہا تھا تو رشوت کے سلسلہ میں کچھ باتیں ان کے کانوں میں پڑیں......مجبُوری کے احکامات تو علیحدہ ہیں شریعت نے مجبُوری کے وقت آسانی کا خیال رکھا ہے، سہولت اور گنجائش کی صورتیں رکھی ہیں جس کو معلوم کرنا چاہیے، کیوں صاحب آپ ناشتہ دان لیے جارہے ہیں اسمیں روٹی بوٹی بھی ہے، ایک کٹکھنا کتا پیچھے لگ گیا آپ کے ساتھ ساتھ، اب اندیشہ ہے کہ بوٹی روٹی نہیں دیتے تو پیر کی بوٹی نوچ لے گا تو ایسے موقع پر کیا کریں گے؟ اس لیے شریعت نے اجازت دے رکھی ہے کہ اگر رشوت نہیں دیتا تو نقصان پہنچنے کا قوی اندیشہ ہے تو بھئی اب دے دو اسے نقصان سے بچنے کے لیے اجازت دی گئی ہے کہ ایسی صورت میں دینے والے کو گناہ نہیں لیکن لینے والے ہر حال میں گناہ ہے، اس کے لیے حلال نہیں......تو یہ باتیں اُن کے کان میں پڑیں جس سے انہوں نے ارادہ کرلیا کہ اب نہیں لوں گا، ساتھ ہی اس کی اصلاح کا طریقہ بھی پوچھا تھا......میں نے کہا توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ جن کا مال لیا ہے اس کو واپس کرو۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی کیا ضرورت ہے؟ بس چوری کرلی، ڈکیتی ڈال دی، حرام مال لے لیا اور پھر توبہ کرلی......سمجھتے ہیں کہ توبہ قبول ہوگئی نہیں نہیں جو حرام کھایا ہے، جو زہر کھایا ہے جب تک اس کو اُگلو گے نہیں اس وقت تک کافی نہیں ہوگا......اس کی صورت یہی ہے کہ جس سے مال یا سامان لیا ہے اس کو واپس کرو، رشوت جس سے لی ہے وہ ملتا نہیں اور ان کے ورثہ کا بھی علم نہیں ہے تو اس کی طرف سے خیرات کردو، اس کو اپنے پاس مت رکھو۔ مختصر یہ کہ اپنے وطن جاکر انہوں نے جو خط روانہ کیا اس میں لکھا کہ میں نے جو حساب لگایا ہے تو معلوم ہوا کہ اب تک ایک لاکھ روپیہ رشوت لے چکا ہوں، میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو واپس کروں گا، دعا کیجیے اور یہ بھی لکھا کہ میں نے تجویز کیا ہے کہ اپنے ایک جاننے والے کے ذریعہ سے یہ رقم واپس کروں گا تاکہ لوگ لحاظ مروت میں لینے سے انکار نہ کردیں۔ اس کے بعد ان کا دوسرا خط آیا اس میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی میں نے بتیس ہزار روپیہ دے کر ایک صاحب کو بھیجا سب کا پتہ لکھ کر کہ جاؤ سب کو رقم واپس کرو تو کچھ لوگوں نے لے لیا اور اکثر نے کہا کہ انہوں نے ہم سے رقم نہیں مانگی، ہم نے تو کام کے بعد خوشی سے دیا، بعضوں نے کہا کہ ہم ان کو معاف کرتے ہیں......وہ لکھتے ہیں کہ اکثر لوگوں کے معافی نامہ اور معافی کی رقم واپس آگئی اور لکھا ہے کہ اب دوسری قسط روانہ کرنے والا ہوں۔

خوفِ خدا کے مفید نتائج:

تو بھائی بات کیا ہے؟ جس وقت بھی انسان کے دل میں خوف پیدا ہو جائے اسی وقت گناہوں کا احساس اور اس سے توبہ کی فکر ہو جاتی ہے۔ خود حدیثِ پاک میں واقعہ ذکر کیا گیا ہے کہ ایک شخص سے بے اصولی ہوئی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہتے ہیں کہ یارسول اللّٰہ طھرنی [اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک فرما دیجیے] تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور ترحم فرماتے ہیں:

وَيُحَکَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ وَتُبْ اِلَیْہِ

''تجھ پر افسوس ہے، واپس جاؤ، اللہ تعالیٰ سے معافی چاہو اور توبہ کرو''۔

چنانچہ ارشادِ گرامی کے مطابق وہ واپس آگئے، پھر دوبارہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور وہی بات کہی اس پر ان کو وہی جواب ملا جو پہلے مل چکا تھا، اسی طرح وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے اور وہی معاملہ پیش آیا۔ پھر چوتھی مرتبہ اسی کام کے لیے حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

فِبِمَ اُطَھِّرُکَ؟ کس گناہ سے پاک کروں؟

تو انہوں نے کہا زنا سے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلّق تحقیق فرمائی لوگوں سے اَبِہٖ جُنُوْنٌ کہ کیا یہ مجنون ہے؟ اطلاع دی گئی کہ اَنَّہٗ لَیْسَ مَجْنُوْنٌ کہ یہ مجنون نہیں ہے۔ پھر دریافت فرمایا اَشَرِبَ خَمْرًا کیا شراب پی ہے؟ (کہ اس کے نشہ میں اس طرح کی بات کر رہے ہیں) اس پر ایک صحابیؓ کھڑے ہوئے اور ان کا منہ سونگھا تو معلوم ہوا کہ شراب بھی نہیں پی ہے۔ جب ان امور کی تحقیق ہوگئی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ دریافت کیا کہ اَزَنَیْتَ کیا تم نے زنا کیا ہے؟ اس کے بعد شریعت نے اس جرم کی جو سزا مقرر کی ہے اس کے جاری کرنے کا حکم فرمایا اور ان کو سزا دی گئی۔ (رواہ مسلم)

وہ صاحب جانتے تھے کہ اس کی سزا پتھروں سے مار مار کر ہلاک کرنا ہے اس کے باوجود اس کے لیے تیار ہیں، ذلت ورسوائی کے لیے تیار ہیں لوگوں کے سامنے اور خود اپنے آپ کو اس کے لیے پیش کررہے ہیں مگر اس گناہ پر برقرار رہنے کے لیے تیار نہیں ہیں، اس کی جو سزا ہے اس کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، یہ کیا چیز ہے؟ بس وہی اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

19 اکتوبر: صوبہ زابل......ضلع شنکئی......بارودی سرنگ دھماکہ......2 فوجی گاڑیاں تباہ......6 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

ربّانی پیمانے

شیخ ڈاکٹر عبداللہ عزام شہیدؒ

اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم وحی میں نازل فرمایا ہے کہ:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً(الکھف : ۲۸)

''اپنے دل کو ان لوگوں کی معیت پر مطمئن رکھو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح وشام اسے پکارتے ہیں، اور ان سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو۔ کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی اختیار کر لی ہے اور جس کا طریقِ کار افراط وتفریط پر مبنی ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلاَ تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۔وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولواْ أَهَـؤُلاء مَنَّ اللّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ۔وَإِذَا جَاءكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَن عَمِلَ مِنكُمْ سُوءاً بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (الانعام: ۵۴۔۵۲)

''اور جو لوگ اپنے رب کو رات دن پکارتے رہتے ہیں اور اس کی خوش نودی کی طلب میں لگے ہوئے ہیں انہیں اپنے سے دور نہ پھینکو۔ ان کے حساب میں سے کسی چیز کا بار تم پر نہیں ہے اور تمہارے حساب میں سے کسی چیز کا بار ان پر نہیں، (اس پر بھی) اگر تم انہیں دور پھینکو گے تو ظالموں میں شمار ہو گے۔ دراصل ہم نے اس طرح ان لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ انہیں دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر ہمارے درمیان اللہ کا فضل وکرم ہوا ہے؟ (ہاں!) کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا؟ جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو: تم پر سلامتی ہے، تمہارے رب نے اپنے اوپر رحم وکرم کا شیوہ لازم کر لیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے''۔

کتبِ تفسیر میں ان آیات کے نزول کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ قریش کے بڑے بڑے لوگوں اور قبائل کے سرداروں میں سے اخنس بن شریق (بنو زھرہ کا سردار) عمرو بن ہشام اور ابوسفیان بن حرب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے ایک الگ مجلس لگائیے تاکہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ سکیں۔ ہمیں اس سے شرمندگی ہوتی ہے کہ عرب ہمیں آپ کے پاس ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں جو آپ کے اردگرد موجود ہیں، وہ اس پر ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کر لیا کہ ان سے الگ مجلس میں بیٹھنے کا طے کر لیں گے، اسی وقت جبرائیلؑ سورہ انعام کی یہ آیات لے کر اترے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ اصول اور پیمانے ہیں اور انسانوں کے بھی کچھ اصول اور پیمانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اس کے پیمانے دنیا میں طریقۂ زندگی اور نظامِ حیات کے طور پر سامنے آئیں۔

وَمَاأَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَى إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً(سبا :۳۷)

''تمہاری یہ دولت اور تمہاری اولاد نہیں ہے جو تمہیں ہم سے قریب کرتی ہے، ہاں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں''۔

ربانی پیمانے کہتے ہیں:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ(الحجرات: ۱۳)

''اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو''۔

اس کے برعکس لوگوں کے پیمانے درہم ودینار اور مرتبوں کو تولتے ہیں، لوگوں کے پیمانے یہ ہیں کہ:

أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ

19 اکتوبر: صوبہ زابل.........ضلع قلات.........مجاہدین کے سپلائی اور فوجی قافلے پر حملے.........2 گاڑیاں اور 2 ٹینک تباہ.........6 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ(البقرہ:۲۴۷)

’’ہم پر بادشاہ بننے کا وہ کیسے حق دار ہو گیا؟ اس کے مقابلے میں ہم بادشاہی کے زیادہ مستحق ہیں۔ وہ تو کوئی بڑا مال دار آدمی نہیں ہے‘‘۔

جاہلیّت کے نظاموں میں لوگ آپس میں قوم، خاندان، مال و دولت یا پیشے کے لحاظ سے ایک دوسرے سے افضل ہوتے ہیں، اور معاشرے کی ترتیب کم وبیش اسی طرح ہوتی ہے۔ اسی لیے جاہلیّت کے میزان میں ابوجہل جیسے شخص کا مرتبہ اونچا تھا، اور اہل جاہلیّت نے اس کا نام ابو الحکم رکھا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ابوجہل کہا۔ میزانِ جاہلیّت نے بلالؓ جیسے شخص کو جانوروں کے مرتبے پر رکھا تھا کہ ابو سفیانؓ جیسے لوگ محض ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بھی شرمندگی محسوس کرتے تھے، لیکن ربانی میزان میں ان کی حیثیت کیا تھی؟

صحیح مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ فتح مکہ کے دن بلالؓ، عمارؓ اور صہیبؓ کا ابوسفیان سے سامنا ہوا اور انہوں نے ابوسفیان کو کچھ ہتک آمیز الفاظ کہے، انہوں نے کہا: ’’واللہ اللہ کی تلواریں اس طرح اللہ کے دشمنوں تک پہنچیں ہی نہیں جس طرح پہنچنا چاہیے تھا۔‘‘ اس پر ابوسفیانؓ، جو جاہلیّت کا سردار تھا، جس نے ابوجہل کے مرنے کے بعد قیادت سنبھالی اور جو مکہ کی فتح تک ام القریٰ کا سردار رہا، جس نے اپنے اوپر یہ ذمہ داری لی کہ وہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی بات چیت کرے، جس نے احد کے دن کمان سنبھالی اور احد پہاڑ پر کھڑے ہو کر پکارا: اعلو ا هبل، یوم بیوم بدر ہبل بلند ہو، آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے! انہوں نے اس کو کہا: واللہ اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمنوں تک اس طرح پہنچی ہی نہیں جس طرح پہنچنا چاہیے تھا! اس پر ابوسفیانؓ کو غصہ آ گیا اور وہ ابوبکرؓ کے پاس گئے اور ان کی شکایت کی، ابوبکرؓ نے ان لوگوں کو سختی سے ڈانٹا اور کہا: تم سردارِ قریش کو اس طرح کہہ رہے ہو؟ پھر ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دینے گئے کہ بتائیں بلال اور عمار اور صہیب نے کیا کیا ہے۔ ابوبکرؓ چاہتے تھے کہ ابوسفیانؓ کا دل جیتنے کی خاطر (جو نیا نیا ایمان لائے تھے) ان لوگوں کے خلاف ایک لفظ عتاب ہی سن لیں، یا کم از کم سردارِ قریش کو غصہ دلانے پر جس کے گھر میں اس دن داخل ہونے والا مامون ٹھہرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصّے کا کوئی اثر ہی دیکھ لیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربانی پیمانے استعمال کیے:

’’شاید تم نے ان کو غضب ناک کر دیا، اگر تم نے ان کو غضب ناک کیا تو گویا اللہ تعالیٰ کو غضب ناک کیا......‘‘

یا اللہ! کیا رفعت؟! کیا بلندی؟! کیا عظمت؟ کیا برکت ہے جس نے اس غلام کو میزانِ جاہلیّت میں چوپایوں کے درجے سے اٹھا کر اس درجے پر پہنچا دیا ہے کہ اللہ رب العزت اس کی خاطر غضب ناک ہو! بے شک اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں چاہے وہ غبار آلود، بکھرے بالوں والے ہوں، اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کچھ کہہ دیں تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے۔

جب ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ سنے وہ ہل کر رہ گئے! ہوسکتا ہے بلالؓ کو غصہ دلا کر انہوں نے اللہ کو غضب ناک کر دیا ہو! لہٰذا وہ بلالؓ اور عمارؓ کو راضی کرنے کے لیے ان کے پاس گئے اور اپنی بات کی تلافی کرتے ہوئے کہا: اے میرے بھائیو! شاید میں نے تمہیں غصہ دلایا ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا: ’’اللہ آپ کی بخشش کرے‘‘، جس سے ان کی روح کو چین آیا، بدن کو قرار آیا اور دل کو سکون مل گیا۔

اسی روز، فتحِ مکہ کے دن جیسا کہ ابن ہشام نے اپنی سیرت میں بیان کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ کعبے پر چڑھ کر مکہ کے چاروں کونوں تک ’’اللہ اکبر‘‘ کی صدا بلند کریں۔ چنانچہ بلالؓ نے اذان دی اور یہ صدا جو پوری کائنات میں گونجتی ہے، مکہ کے کونوں کونوں تک گونجنے لگی، ہر جگہ یہی اللہ اکبر کی صدا بلند ہو رہی تھی۔

قریش کے تین سردار عتاب ابن اُسید، ابوسفیان بن حارث اور حارث بن ہشام اپنے کچھ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے......حارث، ان لوگوں میں ایک جنہیں اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا تھا، کہنے لگا: الحمدللہ جس نے ہشام کو یہ دن دیکھنے سے پہلے ہی دنیا سے اٹھا لیا۔ دوسرے نے کہا: ان کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اس کالے کوّے کے سوا کوئی اور نہیں ملا تھا جو کعبہ پر چڑھتا؟ ابوسفیانؓ نے کہا: میں تو اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گا۔

یہ لوگوں کا میزان ہے جو اللہ تعالیٰ کی اس بات پر حمد بیان کر رہا تھا کہ اس کے والد کو اس سے قبل ہی اٹھا لیا کہ وہ ایک کالے حبشی کو کعبے کے اوپر دیکھتا اور اسی دن دوسرا میزان یہ کہہ رہا تھا: اگر تم نے بلالؓ کو غصہ دلایا ہے تو تم نے اپنے رب کو غصہ دلایا ہے۔‘‘ زمین اور آسمان کانپ اٹھتے ہیں اگر یہ غلام غضب ناک ہو جائے، اور دنیا کا کونا کونا ہل جاتا ہے اگر اس کا چہرہ غم سے افسردہ ہو جائے۔

یہ اہل جاہلیّت اور ان کا میزان ہے، وہ اپنی سرکشی میں اندھے بھٹک رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ زمین میں انہی کے موازین برقرار اور قائم رہیں گے، وہ انہیں استعمال کرتے ہیں لیکن ”یابی اللـه الا ان یتم نوره“ اللہ عزوجل اپنا نور مکمل کر کے رہے گا!

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

19 اکتوبر: صوبہ لوگر............ضلع چرخ............مجاہدین کا ایک فوجی چوکی پر قبضہ............لڑائی میں 8 افغان فوجی ہلاک

القاعدہ برصغیر کی طرف سے امیر حرکۃ الشباب المجاہدین شیخ مختار ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت پر تعزیتی بیان

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

الحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ

قال اللّٰہ تعالیٰ:

وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاء عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَOفَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (آل عمران: ۱۷۰-۱۶۹)

اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک عظیم لشکر حرکۃ الشباب المجاہدین [القاعدہ صومال] کے امیر شیخ مختار ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت پر ہم القاعدہ برصغیر کے مجاہدین، شیخ ابوزبیر کے اہل خانہ، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ، امیر محترم شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ، حرکۃ الشباب کے نئے امیر شیخ ابو عبیدہ احمد عمر حفظہ اللہ، مجاہدین صومال، مجاہدینِ عالم اور پوری امت مسلمہ سے تعزیت کرتے ہیں۔ شیخ مختار ابوزبیر کی شہادت پر ہمارے دل غمگین ہیں، مجاہدین صومال کا دکھ اور درد ہم اپنے دلوں میں محسوس کر رہے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ زمینی فاصلوں کے باوجود کلمۂ توحید اور قافلہ جہاد کی بدولت ہمارے دل جڑے ہوئے ہیں، ہمارا غم ایک اور خوشی ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مومنین میں سے ثابت فرمائے کہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

مثل المؤمنین فی توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتکی منه عضو تساعی له سائر الجسد بالسهر والحمی

شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت پر ہمارے دل غمگین ہیں، کہ مسلمانانِ صومال میں جذبہ جہاد بیدار کرنے والی ایک شخصیت چلی گئی! دل غمگین ہیں کہ مجاہدین صومال کی صفوں کو درست کرنے اور انہیں کفر کے خلاف لڑانے والا قائد چلا گیا اور ہمارے دل غمگین ہیں کہ عالم کفر کی آنکھوں میں کھٹکنے والا کانٹا، انہیں غصہ دلانے والا بطل اور قہر بن کر ٹوٹنے والا بہادر امیر المجاہدین چل بسا......مگر اس غم کے ساتھ ساتھ ایک خوشی بھی ہے کہ شیخ ابو زبیر رحمہ اللہ مقصد حیات پا گئے! جس آرزو کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے مین قدم رکھا تھا، وہ پوری ہوگئی! شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ ان شاء اللہ اُن جنتوں میں پہنچ گئے کہ جن کی نعمتیں دنیاوی آنکھ نے دیکھی ہیں، کان نے سنی ہیں اور نہ کوئی دل اس کا تصور کرسکتا ہے! شہادت کی وہ منزل انہیں مل گئی کہ جس کے بارے میں خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم آرزو کرتے تھے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے!

والذی نفسی بیده لوددتُ أنی أغزو فی سبیل اللّٰه فأقتل ثم اغزوٰ ثم اقتل ثم اغزو ثم اقتل

شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت پر ہمارے دل فرحاں ہیں، ان کی شہادت پر ہمیں فخر ہے کہ شیخ جھکے نہیں، بکے نہیں، نام نہاد حکمت اور مصلحت کا شکار ہوکر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے سامنے کمزوری نہیں دکھائی بلکہ ظالموں کے لیے ننگی تلوار بن کر جیے، عزت و رفعت کی طرف امت کو بلاتے ہوئے باعمل داعی اور بے مثال مجاہد بن کر جیے اور دنیا سے رخصت ہوئے تو ایسی موت کی صورت میں کہ جو امت کے لیے نور ہے اور کفر کے لیے نار ہے......ان شاء اللہ ان کی یہ شہادت مسلمانوں کو کامیابی وکامرانی کی راہ دکھائے گی اور ان کے دشمن کے لیے یہ شہادت ایک قہر اور عذاب ثابت ہوگی۔ یقیناً قائدین کی شہادت صدق واخلاص کی علامت بن کر ابھرتی ہے۔ شہید کا خون ہی شہید کے پیغام میں جان ڈالتا ہے اور یہ خون بے شمار مسلمانوں کو عزت وعظمت اور جنتوں کی راہ دکھاتا ہے! یہ جاہل دشمن قائدین کی شہادت کو جہاد کی موت سمجھتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ قائدین کو شہید کر کے ان کے ظلم وجبر کے رستے کی رکاوٹیں ختم ہوجائیں گے۔ جب کہ تاریخی حقیقت ہے کہ قائد کی شہادت ہی قافلۂ شوق کی حیات ہے! اس خون سے ہی شجر جہاد سیراب ہوتا ہے اور اسی یہ یہ قافلہ تقویت پکڑتا ہے۔ سید قطب، شیخ عزام، شیخ اسامہ، شیخ زرقاوی، شیخ عطیۃ اللہ، شیخ ابویحییٰ اور شیخ انور العولقی رحمہم اللہ اجمعین جیسے قائدین کا خون ہی ہے جو ان کے پیغام میں جان ڈالے ہوئے ہے، یہ ان کا مبارک خون ہی ہے جو مسلمانوں کو اس دین سے جوڑ رہا ہے اور آج ان قائدین کی محبت ہی ہے جو نوجوانانِ امت کو باطل سے ٹکرانے کی طرف کھینچ رہی ہے! پس اے مومنو! اے مجاہدو! خوش ہو اور خوشیاں مناؤ کہ آپ کے شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ مر کے بھی نہیں مرے اور مارنے والے انہیں مار کر بھی مرنے سے نہیں بچیں گے! اور اے اکیسویں صدی کے بدترین جاہلو! موتوا بغیظکم! تباہی وبربادی تمہارا مقدر ہے! جس انجام سے تم ڈرتے ہو! جس ذلت والی موت کے خوف سے تمہاری راتوں کی نیندیں حرام ہیں، اس کا انتظار کرو! شہادتوں کا ثمرہ ہے کہ شرق سے غرب تک امتِ جہاد اپنا فرض پہچان گئی ہے، وہ دن دور نہیں جب تمہیں ظلم وجبر کا رستہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف کرنا ہوگا ورنہ دوسری صورت میں ذلت کی موت ہی تمہارا مقدر ہوگی۔ صومالیہ کے میرے محبوب مجاہد بھائیو! جو دشمن صومال کے اندر اسلام کے رستے کی رکاوٹ ہے، ڈرون حملے کر کے افریقی بدمعاشوں کا دفاع کر رہا ہے (بقیہ صفحہ ۲۱ پر)

20 اکتوبر: صوبہ لوگر...................ضلع ازراہ...................مجاہدین کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر بھاری سے حملہ...................5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

رَبِحَ الْبَیْعُ.....تجارت کامیاب رہی!

شیخ عمران صدیقی (حاجی ولی اللہ) رحمہ اللہ کی شہادت پر مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ کا بیان

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین، اما بعد:

فاعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ (البقرۃ:۲۰۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی جان بیچ ڈالتے ہیں''......اس آیت کی شان اس دور میں کتنی دوبالا ہوجاتی ہے، جب لوگ اپنی دنیا بنانے میں ایسے مگن ہوں کہ اُنہیں آخرت کی فکر کا وقت ہی نہ ملتا ہو......کہیں اپنی دنیا بنانے کے لیے آخرت کے سودے کیے جا رہے ہوں، بلکہ آخرت بیچ ڈالنے کی منڈیاں سجا دی گئیں ہوں......دین کے نام پر دنیا بنانے سنوارنے کے نت نئے انداز ایجاد کیے جا رہے ہوں، جب کہ دین گھر گھر، دردر، گلی کوچوں اور بازاروں میں مغلوب نظر آرہا ہو......آخرت کی زندگی سے فراموشی اور دنیا کی زندگی پر ایمان، جیسے اصل دنیا ہو اور آخرت کی باتیں صرف قصے کہانیاں اور افسانوں سے زیادہ کوئی حیثیت نہ رکھتی ہوں......

یوں لگتا ہے جیسے دنیا کی زندگی، دنیا کی لذتیں، دنیا کی رونقیں ہی حقیقت جب کہ آخرت کے وعدے صرف دل بہلانے کے لیے ہوں......اہل دنیا اور دنیا کی زندگی پر ایمان لانے والے بھلا اس آیت کا مطلب کیا سمجھیں کہ بعض لوگ ابھی بھی ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں، جو جنت اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں گویا وہ اپنی آنکھوں سے جنت کے نظارے دیکھ رہے ہوں، جو اپنے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنی جانوں کو بھی بیچ ڈالتے ہوں......ایک جان، قیمتی جان! جس جان کو بچانے کے لیے ہی تو دنیا والے اپنے دین کو مٹتا ہوا دیکھتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں کہ کہیں جان نہ چلی جائے!......اسی مصلحت کی خاطر کفریہ نظام کی غلامی میں زندگی گزار لیتے ہیں کہ جان بڑی قیمتی چیز ہے! اسی مصلحت کی خاطر قرآن کو جلتا ہوا دیکھ لیتے ہیں، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے خلاف چلنے والی زبانیں چلتی رہتی ہیں، مساجد و مدارس پر بمباری کر کے شہید کردیا جاتا ہے، معصوم بچوں اور عورتوں کو ڈرون اور جیٹ کی بمباری میں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جاتا ہے......لیکن مصلحت کہتی ہے کہ اس ملک میں رہنا بھی تو ہے! ظالموں کے خلاف زبان کھول کر جان سے محروم ہوجانا کہاں کی عقل مندی ہے؟ دنیا کو داؤ پر لگا کر آخرت بنالینا کہاں کی دانش مندی ہے؟

لیکن قرآن کہتا ہے......ابھی بھی کچھ دیوانے ایسے ہیں جن کی تعریف قرآن بیان کرتا ہے......وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ......کچھ عاشقانِ الٰہی ایسے بھی ہیں جو اپنے معبود کی رضا پانے کے لیے اپنی جان بھی بیچ ڈالتے ہیں......اس آیت کا مطلب اس دور میں کیسے سمجھا جاسکتا جب کہ عشق کا مفہوم ہی یہ ہو کہ جان بچا کر اور دنیا بنا کر بھی عشقِ الٰہی کا حق ادا کیا جاسکتا ہے......عشق کے اس جدید دور میں نہ کانٹا لگے نہ پھانس چبھے، نہ عزت پر حرف آئے، اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا حق بھی ادا ہوجائے......اس دورِ فتن میں کوئی کیونکر یہ سمجھا سکتا ہے کہ اَن دیکھی آخرت کے لیے جان بھی لٹائی جاسکتی ہے، جب کہ یہاں تو یہ عالم ہے کہ نفسانفسی کا دور ہے......محبتوں پر قربانی تو کیا یہاں تو محبتیں، قرابتیں، رشتے داریاں سب پیسہ دیکھ کر کی جاتی ہیں، لمحوں میں سب کچھ سرِ عام نیلا کردیا جاتا ہے......لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ......یہی تو ایمان و مادیت کی جنگ ہے! یہی تو دنیا و آخرت کی جنگ ہے! یہی تو وفا اور جفا کا معرکہ ہے! اگر یہ دیوانے نہ ہوں، اگر یہ عشاقِ الٰہی نہ ہوں تو محبت و وفا، اخلاص و ایثار یہ سب بے معنی ہو کر رہ جائیں!

جی ہاں! آج بھی ایسے دیوانے ہیں جو اپنے رب سے کی گئی محبت کو نبھانے کے لیے اپنی جانوں کے سودے کردیتے ہیں! زبان سے پڑھے کلمے کی خاطر اپنی جانوں کو لٹا سکتے ہیں، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں موت کو گلے لگا سکتے ہیں! یہی ہیں جن کا آخرت پر ایسا ایمان ہے، جیسے اہل دنیا 'دنیا' پر ایمان رکھتے ہیں! بلکہ اُن سے بھی زیادہ کہ یہ اَن دیکھی جنت کی خاطر، اُس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں! اپنے اللہ پر ایسا ایمان کہ اس کی ملاقات کے شوق بھی تڑپتے ہیں! یہی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قرآن اعلان کرتا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُواْ بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبۃ:۱۱۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے اُن کی جانوں اور اموال کو خرید لیا ہے...... بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ......جنت کے بدلے......کہ جنت خود دی ہے اور اُن کی جانوں

20 اکتوبر: صوبہ ہلمند..............ضلع گریشک..............مجاہدین کا افغان فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ..............6 افغان فوجی اہل کار ہلاک

کوخرید لیا ہے! اللہ تعالیٰ خود خریدار بن رہا ہے اس سودے کی عظمت بتانے کے لیے، کہ وہ کام کیا کرتے ہیں؟ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ...... اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے اُن سے اُن کی جانوں کو اُن کے مالوں کو خریدا ہے جنت کے بدلے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہیں...... فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ...... وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو قتل کرتے ہیں، شریعت کے دشمنوں کو قتل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نظام سے لڑنے والوں کو قتل کرتے ہیں...... وَيُقْتَلُونَ ...... اور اسی راستے میں جام شہادت نوش کر جاتے ہیں، اپنی جانوں کو لُٹا جاتے ہیں...... وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ...... یہ سودا، یہ معاہدہ، اس کی گواہی تورات، انجیل اور قرآن کے اندر ہے...... وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّهِ...... اس معاہدے کو، اس عہد کو، اس تجارت کو، اس سودے کو جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پورا کر دیا فَاسْتَبْشِرُواْ بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ...... اللہ تعالیٰ اُن کو مبارک باد دے رہے ہیں کہ جو سودا تم نے کیا، جس کو وفا تم نے کیا، جو عہد تم نے کیا اور اس کو پورا کر گئے تو خوش خبری ہو ان کے لیے...... وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ...... اور یہ ایسی تجارت ہے، یہ ایسا معاہدہ ہے، یہ ایسا سودا ہے کہ اس میں کامیابی ہی کامیابی ہے!

ہمارے محترم و مکرم عمران بھائی عرف حاجی ولی اللہ صاحب، رکن شوریٰ القاعدہ برصغیر و مسئول لجنۃ تدریب...... اللہ اُن کو فردوسِ اعلیٰ میں جگہ دے...... جان کے بدلے اپنے رب کی جنت کا یہ پچیس سال پہلے کیا تھا اور آسمان گواہ ہے کہ جب سے جہاد میں لگے، اس کے علاوہ کبھی کسی اور کام کو ترجیح نہ دی، نہ کبھی ذاتی زندگی کی پرواہ کی، حالانکہ دنیا رنگ بدل بدل کر، نئے نئے لباس میں اُن کے سامنے آئی لیکن وہ کبھی اس کے جال میں نہیں آئے......

اللہ تعالیٰ نے ہمارے حاجی صاحب کو جہاد کے السابقون الاولون میں سے بنایا...... افغانستان میں روس کے خلاف جہاد میں شریک ہوئے، پھر امارت اسلامیہ کے دور میں نفاذِ شریعت کی جنگ میں بھرپور حصّہ لیا...... اور اسی شریعت کو پاکستان میں نافذ کرنے کے لیے جہاد کے ابتدائی لوگوں میں شامل رہے...... اسی جرم میں جیل میں ڈال دیے گئے، قیدِ تنہائی میں رکھا گیا...... لیکن یہ سب سختیاں اور تنگیاں بھی دل و دماغ کی وسعتوں کو تنگ نہ کر سکیں...... آخرت کی بلندیوں کی جانب جو پرواز سالوں پہلے شروع کی تھی، جیل سے نکل کر اس میں کمی آنے کی بجائے ایسی تیزی آئی کہ اس بار ہجرت جیسی عظیم قربانی بھی دے ڈالی اور سرزمین جہاد و ہجرت کے اندر آ کر آباد ہو گئے!

کہاں کراچی کی رونقیں، روشنیاں اور کہاں سنگلاخ پہاڑوں میں رہائش...... نہ موسموں کی شدت نے عزم کو کم کیا نہ برف باری ہی جذبات کو ٹھنڈا کر سکی! جماعت القاعدہ برصغیر کے قیام میں ہمارے حاجی صاحب نے اپنا دل کھول کر رکھ دیا اور ہم تمام ساتھیوں کی مکمل سرپرستی کی...... ہر مشکل گھڑی میں اللہ تعالیٰ پر توکل، اخلاصِ نیت اور اَن تھک محنت کی ترغیب دیتے رہتے ...... ۱۴ ذی قعدہ ۱۴۳۵ ہجری بمطابق ۱۰ ستمبر ۲۰۱۴ء کو افغانستان میں دو گاڑیوں میں سوار ہو کر نکلے...... ان میں منصور بھائی، رفیق بھائی، شمشیر داوڑ بھائی اور احسان وزیری بھائی بھی ساتھ تھے...... امریکی ڈرون اور جیٹ طیاروں نے گاڑی پر بم باری کی اور یوں حاجی صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جامِ شہادت نوش کر گئے......

میرے مجاہد بھائیو! سالوں پہلے شروع کیے گئے زندگی کے اس سفر میں ہمارے حاجی صاحب نے نجانے کتنے صدمے، رنج و غم، دوستوں کی شہادتوں کی خبریں، جیلوں اور گرفتاریوں کی خبریں، ساتھیوں سے ملنا مل کر پھر بچھڑنا اور نجانے کتنے زخم اس دل پر کھائے ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ راستہ، عشق و وفا کا یہ سفر ایسا ہی ہے...... اللہ تعالیٰ خود قرآن میں اعلان فرماتے ہیں کہ

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّهِ قَرِيبٌ (البقرۃ: ۲۱۴)

کیا تم یہ سمجھ بیٹھے کہ یوں ہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو تمہارے اوپر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے والوں پر آئے تھے، اُن کو جنگوں، سختیوں اور بھوک و پیاس کا سامنا کرنا پڑا، اُنہیں اس زبان سے پڑھنے کلمے کو سچّا ثابت کرنے کے لیے دہکتے انگاروں پر لوٹنا پڑا، اُنہوں نے پھر بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، ایک اللہ ہی کو حاکم مانا، ایک اللہ ہی کو رازق مانا، ایک اللہ ہی کو زندگی اور موت دینے والا مانا، اُن کی زبان پر اَحد اَحد ہی رہا، اُنہیں آروں سے چیر دیا گیا، اُن کے جسموں سے کھال اتار دی گئی، میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس راستے میں لہولہان کر دیا گیا، دندانِ مبارک شہید کر دیے گئے، ایک دن میں ۷۰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جامِ شہادت نوش کیا، لیکن اس راستے کو حق سمجھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں کے طلب گاران سب مصائب کے باوجود اس راستے پر چلتے رہے...... نہ وہ جھکے، نہ وہ ڈرے اور نہ ہی اس راستے کو چھوڑ کر چلے گئے...... وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ......

اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا، اللہ تعالیٰ سے جو معاہدہ کیا تھا، اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا کہ اللہ! تیری زمین پر تیری شریعت کو نافذ کریں گے! تیری زمین پر تیرے نظام کو نافذ کریں گے، تیرے نظام کے علاوہ، تیری شریعت کے علاوہ کسی کو حاکم نہیں مانیں گے! تیرے علاوہ کسی کو رازق نہیں مانیں گے! تیرے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کریں گے! عبادت میں تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے!...... وہ اپنے وعدے کو پورا

20 اکتوبر: صوبہ اروزگان...... ضلع دہراود...... مجاہدین کا گھات لگا حملہ...... 13 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

کر کے چلے گئے......

اس راہ کے مسافروں کے لیے یہ سب مشکلات اور پریشانیاں ہنسی خوشی قبول ہونی چاہئیں!......کیونکہ اگر ہمارا معبُود ہم سے راضی ہوجائے ، وہ ہمیں اپنا بنا لے اور قیامت کی عالمی عدالت میں بس اتنا اعلان کر دے کہ اے میرے بندے! میں تجھ سے راضی ہوگیا، میں نے تمہاری اس محبت کو قبول کرلیا......بس یہی تو تاریخ کی سب سے بڑی کامیابی ہے!وَذَلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ......یہی تو سب سے بڑی کامیابی ہے،اس راستے پر چلنے والے فتح وشکست سے بے نیاز ہوکر چلتے ہیں......اس راستے پر چلنے والے نفع ونقصان سے بے نیاز ہوکر چلتے ہیں......اگر ہمارے بارے میں کوئی انتظار کرتا ہے کہ اِن کے ساتھ کیا بنے گا، ہم اُن کے بارے میں انتظار کرتے ہیں......ہمارے بارے میں کوئی کیا انتظار کرتا ہے، ان راہیوں کے بارے میں، ان مسافروں کے بارے میں، ان غربا کے بارے میں کوئی کیا انتظار کرتا ہے......قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلاَّ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ......ہمارے بارے میں تم دو چیزوں میں سے ایک ہی کا انتظار کرو......اما الفتح و اما الشهادة......یا تو شریعت نافذ ہوگی یا جامِ شہادت نوش کر جائیں گے......

اللہ ہمیں وعدہ پورا کرنے والا بنائے......یہ تو راستہ ہی ایسا ہے کہ اس میں چلنے میں اور سفر کو جاری رکھنے میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی رکھی ہے......اگر اللہ تعالیٰ اپنی رضا کا اعلان فرما دے، اللہ تعالیٰ اس سودے کو قبول فرما لے، وَذَلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ......یہی تو تاریخ کی سب سے بڑی فتح ہے!اسی لمحے کے لیے تو اس کے راہیوں کا یہ سفر شروع ہوا تھا، اسی منزل کو پالینے کی جستجو میں تو ساری عمر کانٹے بھرے راستوں میں چلتے تھے، اسی رضا کو پالینے کے لیے تو اپنوں کی جدائیاں برداشت کی گئی تھیں، آنسوؤں کے سمندر کو عبور کیا گیا تھا، کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا گیا تھا......وَذَلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ......اگر میرا رب، ہمارا رب یہ اعلان کر دے کہ اے بندے میں تجھ سے راضی ہوگیا، میں نے اپنی رضا کے لیے سب کچھ قبول کرلیا......یہی تو مجاہدین کی فتح اور شکست ہے!اگر اللہ رد کر دے اور اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو تو یہ مجاہد کی شکست ہے!اللہ تعالیٰ ہمیں اس چیز سے بچائے، آمین۔

اے میرے مجاہد بھائیو اور بہنو!اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں کٹ مرنے والوں کا یہ سودا منظور ہوگیا، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب دے کر بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کا سودا اگر منظور کرلیا گیا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھیے کہ شہادت کی جگہ سے عرش تک رَبِحَ الْبَيْعُ رَبِحَ الْبَيْعُ ، تجارت کامیاب رہی تجارت کامیاب رہی کے نعرے گونج رہے ہوں گے!وَذَلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ کی صدائیں سنائی دے رہی ہوں گی......اور جہاں تک معاملہ امریکی ڈرون کا ہے، تو امریکہ اور اس کے اتحادی کس بات پر خوش ہوتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان دینے والوں کی اہمیّت کا اندازہ آپ لگائیے اور دیکھئے اس عالمی جنگ میں کون فتح کی جانب بڑھ رہا ہے؟ پہلے ہمارے ساتھی دشمن کی چھ روپے کی گولی سے شہادت پاتے تھے اب الحمدللہ امریکیوں کے کئی کروڑ کے دو میزائلوں سے شہادت پاتے ہیں جو دنیا کی جدید ترین ڈرون ٹیکنالوجی سے فائر کیے جاتے ہیں......آپ دیکھئے تو سہی! آگے کون جا رہا ہے؟ مرتبے کس کے بلند ہورہے ہیں؟ اہمیّت میں اضافہ کس کی ہورہا ہے؟

امریکیوں کا حال بھی دیکھئے اور مجاہدین کا حال بھی دیکھئے!ورنہ یہ جدید ترین ٹیکنالوجی کیا امریکہ کو ذلت آمیز شکست سے بچا سکی؟ کیا امریکہ اپنے ڈرون کے ہوتے ہوئے شریعت یا شہادت کی جنگ لڑنے والوں کو ختم کرسکا؟ کیا امریکہ اپنے ڈرون کے ہوتے ہوئے اپنے مردار ہوتے فوجیوں کو بچا سکا؟ تیرہ سال گزرنے کے بعد عالمی جہاد کہاں کھڑا ہے؟اور امریکہ کی کیا حالت ہے؟ ہر آنکھیں رکھنے والا فتح وشکست کے اس نئے انداز کو دیکھ سکتا ہے!اور یہ ہمارے رب کی شان ہے!وہی تمام تعریفوں کے قابل ہے!وہ جب چاہے کمزوروں کے ذریعے جابر فرعونوں کو ذلیل کروادے تاکہ دین اسلام کا حق ہونا دنیا پر واضح ہوجائے اور اہلِ ایمان کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچے اور جن کے دلوں میں کھوٹ ہے اُن پر حجتیں تمام ہوجائیں......چنانچہ شریعت یا شہادت کی اس عالمی جنگ میں جب سپر پاور امریکہ کا یہ حشر ہوا ہے، اس کی جدید ترین ٹیکنالوجی اللہ کے مقابلے میں کچھ کام نہ آسکی، اس کے سیمنٹ اور کنکریٹ کے بنے بنکر اس کے فوجیوں کو موت سے نہ بچا سکے، ان کی بم پروف گاڑیاں اور مضبوط قلعے ان کا دفاع نہ کرسکے، ان کے تھنک ٹینک کے بنائے منصوبے خاک میں مل گئے......

تو اے امریکہ کی غلامی کرنے والو! اے شریعت کے راستے میں رکاوٹ بننے والو! ذرا سوچو تو سہی! شریعت کے خلاف لڑی جانے والی اس جنگ میں امریکہ تمہارے کیا کام آئے گا؟ اور کیا تمہاری منصوبہ بندی، تمہاری ٹیکنالوجی، امریکیوں سے زیادہ بہتر ہے؟ یہ تم کس غلط فہمی کا شکار ہوگئے ہو؟ اللہ کے دین سے جنگ کرنا، اس کی شریعت کو نافذ نہ ہونے دینا، کیا تم دین کے نام پر اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ چنانچہ اس راستے میں ساتھیوں کا شہید ہوجانا اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو دھوکے میں نہ ڈال دے......اور اہلِ جہاد اپنے اللہ پر بھروسہ رکھیں کہ کامیابی اللہ تعالیٰ نے اپنے دین میں مر مٹنے پر رکھی ہے...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تمنا کیا کرتے تھے کہ اللہ تیرے راستے میں جسم کی بوٹیاں ہوجائیں تاکہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جاؤں تُو پوچھے کہ یہ سب کس لیے کرایا؟ میں کہوں اے رب! تیری رضا حاصل کرنے کے لیے!......

چنانچہ حاجی صاحب اور ان کے تمام ساتھی یہی رتبہ پاگئے، ان شاء اللہ! ان پر صرف ڈرون نے میزائل فائر نہیں کیے بلکہ ڈرون کے ساتھ جیٹ طیارے بھی آئے اور ڈرون اور جیٹ مل کر ان دونوں گاڑیوں پر وقتاً فوقتاً چار گھنٹے پر بم باری کرتے رہے...... یہاں تک کہ تمام ساتھی اُس درجہ کو پہنچ گئے جس کی تمنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا

20 اکتوبر: کابل......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک فوجی کو سٹر تباہ......12 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

کرتے تھے، ہم اپنے رب سے ایسا ہی گمان رکھتے ہیں......صحابہ کرام تمنا کیا کرتے تھے کہ نہ کفن دیا جائے، نہ کوئی دفنانے والا ہو......

اللہ تعالیٰ نے شریعت کے نفاذ کے لیے جان دینے والوں کو اور پیچھے رہ جانے والوں کو قرآن میں جگہ جگہ تسلی دی ہے، اس لیے پریشان کیوں ہوں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاء عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَOفَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (آل عمران: ۱۷۰۔۱۶۹)

اور تم اُن لوگوں کو مردہ گمان نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید کر دیے گئے بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس اُن کو رزق دیا جاتا ہے، وہ اس فضل پر خوش ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن پر کیا ہے اور خوش خبری دیتے ہیں اُن لوگوں کو جو ابھی اُن کے ساتھ شامل نہیں ہوئے (یعنی وہ مجاہدین جو اُن کے راستے پر چل رہے ہیں لیکن ابھی دنیا میں شہید نہیں ہوئے، کہ اس راستے پر چلتے رہنا، اس جہاد کو نہ چھوڑنا کیونکہ اس راستے پر چلنے والوں کو) کوئی خوف نہیں ہوگا، کوئی غم نہ ہوگا، کسی چیز کے چھوٹ جانے کا حزن وملال نہیں ہوگا......

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (الاحزاب: ۲۳)

اہل ایمان میں کچھ جواں مرد ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا گیا عہد پورا کر دیا، سچّا کر دیا۔ سو اُن میں سے کچھ جامِ شہادت نوش کر گئے اور کچھ ابھی اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں، اُنہوں نے اپنے رب سے جو وعدہ کیا تھا جو نعرہ لگایا تھا اُنہوں نے ابھی اُس کو تبدیل نہیں کیا......آگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا (الاحزاب: ۲۵)

کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کافروں کو اُن کے غصّے کے ساتھ لوٹا دیا، جو منصوبے وہ بنا کر آئے تھے، جو نعرے لگاتے ہوئے وہ آئے تھے، وہ اُس کو پورا نہ کر سکے، وہ اُس کو حاصل نہ کر سکے، سارے کے سارے ادھورے چھوڑ کر چلے گئے......اور آگے بڑھتے چلے جائیے!

وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا (الاحزاب: ۲۶)

اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُن کے مضبوط قلعوں سے باہر نکال لیا، سب تدبیریں اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں......ورنہ کہاں دس ہزار کلومیٹر دور امریکہ اور کہاں یہ غریب مجاہدین افغانستان کے سنگلاخ پہاڑوں میں پڑے ہوئے تھے......لیکن یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو امریکیوں کو اُن کے مضبوط قلعے سے باہر نکال لایا اور باہر نکال لانے کے بعد، افغانستان میں لے آنے کے بعد **وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ**......اللہ تعالیٰ نے اُن پر ایسا رعب طاری کیا، ایسا رعب طاری کیا کہ خود مجاہدین بھی حیران ہو جاتے تھے کہ جب امریکیوں کو بھاگتا ہوا دیکھتے، امریکیوں کو میدان چھوڑتا ہوا دیکھتے، اُلٹے پاؤں بھاگتا ہوا دیکھتے، راتوں رات اپنی مضبوط چوکیاں اور قلعے نما کیمپ یوں چھوڑ کر بھاگ کر چلے جاتے کہ کروڑوں کا سامان اُن کو لے جانا نصیب بھی نہ ہوتا......کائنات کا بادشاہ ہی جانتا ہے کہ ان جاہلوں کو کیا کچھ نظر آتا ہوگا......اللہ تعالیٰ ہی سب پر غالب ہے......**وَاللّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ**......

اللہ تعالیٰ ہمارے تمام ساتھیوں کی شہادت کو قبول فرمائے......اس سے پہلے بھی جو ساتھی شہید ہوئے، خصوصاً لواڑہ میں ہمارے بہت پیارے ساتھی ایک ڈرون حملے میں شہید ہوئے، اللہ تعالیٰ ان سب کو فردوسِ اعلیٰ میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنے اس راستے میں شہادت کا جام نصیب فرمائے......اور اپنے دین کو تمام باطل نظاموں پر غالب فرما دے......

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

ہمارا منہج

☆ اپنی قوتوں کو عصرِ حاضر کے صنمِ اکبر امریکہ، اس کے حلیفوں اور ان کے خائن آلہ کاروں پر مرکوز رکھا جائے اور اس مقصد کی خاطر ان کی فوج، سیکورٹی اداروں اور محارب گروپوں کو نشانہ بنایا جائے اور امت کو ان کے خلاف جہاد پر اکٹھا کیا جائے جب کہ آپسی اختلافات اور معرکوں سے بچا جائے۔

☆ خون کے معاملے میں احتیاط سے کام لینا اور بازاروں، مساجد، بستیوں اور مجاہدین کی جماعتوں کے مابین دھماکے کرنے سے گریز کرنا ہے، جہاں ناحق خون بہنے کا اندیشہ بھی ہو۔

☆ امتِ توحید کو کلمۂ توحید کی بنیاد پر اکٹھا کرنا اور ایسی خلافت راشدہ کے قیام کی کوشش کرنا ہے جو شوریٰ اور مسلمانوں کی رضا سے قائم ہو۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

21 اکتوبر: صوبہ ننگرہار.........ضلع خوگیانی.........مجاہدین کا ایک فوجی بیس پر حملہ.........6 فوجی ہلاک اور زخمی

یہ وہ موت ہے دوستو! جس کی خاطر نبی نے بھی مانگی تھیں رب سے دعائیں!

ڈاکٹر سربلند خان اور میجر عادل عبدالقدوس رحمہما کی شہادت پر استاد اسامہ محمود کا بیان

وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاء عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَOفَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَOيَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ (آل عمران ۱۶۹۔۱۷۱)

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہوئے، انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا، بلکہ وہ زندہ ہیں، انہیں اپنے رب کے پاس رزق ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے جو کچھ دیا ہے، وہ اس پر مگن ہیں، اور ان کے پیچھے جو لوگ ابھی ان کے ساتھ (شہادت میں) شامل نہیں ہوئے، اُن کے بارے میں اس بات پر خوشی مناتے ہیں کہ (جب وہ ان سے آکر ملیں گے تو) نہ اُن پر کوئی خوف ہوگا، اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل پر بھی خوشی مناتے ہیں اور اس بات پر بھی کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے اجر ضائع نہیں کرتا''۔

راول پنڈی کے ڈاکٹر سربلند خان، اپنے دو کم سن بیٹوں (عزیر اور سلیمان جن کی عمریں ۱۳ سے ۱۵ سال تھیں) اور بہنوئی میجر عادل عبدالقدوس کے ساتھ ۹ نومبر ۲۰۱۴ کو امریکی فوج کے ایک چھاپے میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ ڈاکٹر سربلند خان کا جہادی نام ڈاکٹر ابو خالدؒ تھا۔ آپؒ بیک وقت بہترین سرجن، فنِ حرب کے ماہر استاد، تاریخ کے اچھے محلل اور مخلص مجاہد رہنما تھے۔ پہلے افغانستان میں روس کے خلاف نبرد آزما رہے۔ نائن الیون کے مبارک حملوں کے بعد جب امت مسلمہ پر نئے سرے سے امریکہ نے صلیبی حملہ کیا تو محترم ڈاکٹر صاحب نے بھی شہر کی پرآسائش اور اپنی مصروف زندگی کو خیر باد کہا، جہاد کے فرض عین ہونے کی صدا پر لبیک کہتے ہوئے پہاڑوں اور جنگلوں کا رُخ کیا، مجاہدین کی صفوں میں کھڑے ہوئے اور ۲۰۰۷ء میں اہلِ خانہ سمیت اللہ تعالیٰ کے رستے میں ہجرت کی۔

ڈاکٹر صاحبؒ نے اپنی صلاحیتیں چار دن کی زندگی چمکانے کے لیے نہیں لگائیں بلکہ زندگی اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھ کر اس کی عبادت میں گزاری اور خونِ جگر سے امت کے زخم دھوئے۔ للّٰہیت ان کے قول و عمل سے واضح تھی۔ میدانِ جہاد میں خطروں کے اندر گھُو دکر مجاہدین کا علاج اور جہاد کی ہر قسم کی خدمت کرنا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ ناقابل یقین حد تک کم وسائل میں بھی مجاہدین کی بہترین سرجری کرتے تھے۔ بے شمار مجاہدین اور انصار کا علاج کیا اور ان خدمات کے صلہ میں کوئی دنیاوی بدلہ قبول نہیں کرتے بلکہ ان کا کردار [لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاء وَلَا شُكُوراً إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْماً عَبُوساً قَمْطَرِيراً] (ہم تم سے جزا اور شکر گزاری نہیں چاہتے، ہم اپنے رب سے چہرے بگاڑ دینے والے نہایت سخت دن کا خوف کھاتے ہیں) کے مصداق ہوتا۔ **نحسبه كذالک والله حسيبه ولا نزكي على الله أحدا**۔ زہد و سادگی ان کی زندگی کا شعار بن گئی تھی اور اپنے بچوں کی تربیت بھی دورِ جدید کی آلائشوں سے پاک شرعی اصولوں کی روشنی میں کرتے تھے۔ جہاد میں آپ کا کردار صرف ایک طبیب کے طور پر نہیں رہا بلکہ فکری، عسکری اور ادارتی امور میں بھی مجاہدین کی بھرپور رہنمائی کرتے رہے۔ جہادِ پاکستان وافغانستان میں آپ کی بے شمار خدمات ہیں، پاکستان میں جہاد شروع ہوا تو اس کی تقویت اور صحیح رستے پر رکھنے کے لیے مجاہدین کو دورہ جات کروائے، اس موضوع پر کئی کتابیں مرتب کیں اور جہادی قیادت کے ساتھ مشاورت کے لیے مستقل رابطے میں رہے۔

میجر عادل کا تعلق پاکستانی فوج سے تھا، نائن الیون کے بعد جب پاکستانی فوج نے اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف جنگ میں امریکہ کا ساتھ دیا تو میجر عامر رحمہ اللہ نے جرنیلوں کے آرڈر کی جگہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہا اور مہاجر مجاہدین کی نصرت کا فریضہ انجام دیا، آپ نے جن مجاہدین کی نصرت کی ان میں سرِ فہرست عظیم مجاہد خالد شیخ محمد فک اللہ اسرہ بھی شامل ہیں۔ اس جرم کی پاداش میں ان کا کورٹ مارشل کیا گیا اور ۶ سال پاکستانی عقوبت خانوں میں قید رہے۔ ۲۰۰۸ء میں رہائی پائی تو طویل قید اور دنیا کی ترغیبات آپ کے عزم میں کمی نہیں لا سکیں بلکہ آپ نے دنیا کے بدلے آخرت کے سودے کی ایک دفعہ پھر تجدید کی اور ہجرت و جہاد کی سرزمین کا رُخ کیا۔

پاکستانی فوج نے شمالی وزیرستان میں ڈاکٹر ابو خالدؒ کے ہسپتال پر بھی بم باری کی جس میں اللہ کے فضل سے وہ محفوظ رہے۔ بم باری کے باعث آپ اور میجر عادل اہلِ خانہ سمیت پاکستان افغان سرحد سے پار منتقل ہو گئے۔ جہاں پاکستانی انٹیلی جنس کی مخبری پر ۹ نومبر کی رات امریکی فوج نے چھاپہ مارا۔ ڈاکٹر ابو خالد اور میجر عادل نے مقابلہ کیا۔ جب امریکی آپ کو گرفتار کرنے میں ناکام ہوئے تو بالآخر ڈرون سے بم باری کی جس کے نتیجے میں ڈاکٹر سربلند خان، ان کے دو کم سن بیٹے اور میجر عادل شہید ہو گئے۔ بچوں کے حقوق کا ڈھنڈورا پیٹنے والے امریکیوں نے بچوں کو ڈرون سے نشانہ لے کر شہید کیا۔ اناللہ

21 اکتوبر: صوبہ بادغیس .... ضلع مقر .... بارودی سرنگ دھماکہ .... ایک پولیس وین تباہ .... 6 پولیس اہلکار ہلاک

وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ ان سب شہدا کو قبول فرمائے!!!

اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ یَحْزُنُ، وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکُم یَا أَحْبَابِنَا لَمَحْزُوْنُوْنَ!

آنکھیں اشک بار ہیں اور دل غمگین ہیں مگر ہم صرف وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے پیارو! اللہ کی قسم آپ کی جدائی پر ہم بہت غمگین ہیں!

مبارک ہو! اے ہمارے محبوب بھائی ڈاکٹر ابوخالد! مبارک ہو! ہمارے محبوب عمران بھائی! مبارک ہو! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے آپ کو اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے، شریعت کے نفاذ کے لیے تن من دھن قربان کرنے والے مجاہد اور مظلوم امت کے درد پر درد مند دل رکھنے والا مومن پایا...... مبارک ہو! سعادت کی قابل رشک زندگی اور شہادت کی عظیم موت مبارک ہو! وہ موت مبارک ہو کہ جس کے لیے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعائیں مانگی تھیں! ڈاکٹر ابوخالد! مبارک ہو! اپنی اولاد تک کو اس رستے میں قربان کر کے سنت ابراہیمی ادا کرنے کی یہ سعادت مبارک ہو!

اے اہل پاکستان! اے ہماری محبوب قوم!

ڈاکٹر سربلند خان اور میجر عادل ہم سب کے لیے ایک پیغام ہیں! ایک حجت ہیں! یہ تمہارے دفاع، شریعت کے نفاذ اور ظلم کے خاتمے کے لیے گھروں سے نکلے تھے...... ان دونوں کے سامنے دنیا بانہیں پھیلائے کھڑی تھی، وہ کچھ ان کی رسائی میں تھا جس کی کوئی دنیادار خواہش کرسکتا ہے! مال بھی اور اسٹیٹس بھی! مگر یہ سب کچھ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر قربان کیا...... کہ انہیں دنیا کی حقیر حیثیت کا ادراک اور آخرت کی دائمی زندگی کا یقین تھا!

ڈاکٹر حضرات کے لیے ڈاکٹر ابوخالدؒ کی زندگی دعوتِ فکر ہے! آج اللہ تعالیٰ کی خاطر کچھ سرفروش 'فرعونِ وقت' کے خلاف ایمان و مادیت کا معرکہ سر کر رہے ہیں، یہ مجاہدین تاریخ کی طاقت ور ترین مادی قوت کے سامنے کھڑے کلمہ توحید بلند کر رہے ہیں اور آگ و بارود کی بارش میں بھی ڈٹے ہوئے ہیں...... مگر ان کے زخموں پر مرہم رکھنے کے لیے ابوخالدؒ کی طرح کے ڈاکٹر کی بھی ضرورت ہوتی ہے! ان کی نظریں ایسے ڈاکٹر کی تلاش میں ہیں جو تنخواہ اور اسٹیٹس کی خاطر نہیں بلکہ قرآن کی پکار پر اپنا ایمان بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہے اور ان میدانوں کا رُخ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حق دار ٹھہرے! محاذوں پر موجود ان مجاہدینِ امت کے زخم 'امت کے ڈاکٹروں کو مخاطب کرتے ہیں اور اہم ترین فرضِ عین کی طرف بلا رہے ہیں!

میں ڈھونڈتا ہوں شہر کا طبیب جس کا فن
کسی محاذ پر تڑپتی جاں کا مرہم ہو!

میجر عادل کی صورت میں پاکستان کے ہر فوجی افسر کے لیے ایک پیغام ہے! دنیا کی چار دن کی زندگی کے دھوکے کا شکار ہوتے ہو، اللہ تعالیٰ کے دین اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں ظالم امریکیوں کا ساتھ دے کر اپنی آخرت تباہ کرتے ہو یا میجر عادل کی طرح اللہ تعالیٰ کی غلامی سینے سے لگاتے ہو اور امریکی غلام جرنیلوں کی غلامی پاؤں تلے روند کر دائمی جنتوں کے حق دار ٹھہرتے ہو!

اور اے اللہ تعالیٰ کے دشمنو! یہ پاکیزہ خون ہمیں اور ہماری امت کو اس رستے پر مزید جماتا، تم سے ٹکرانے کے لیے بھڑکاتا اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لیے تڑپاتا ہے! شہید کا خون ہی اللہ تعالیٰ کے دین اور اس دین کے لیے جہاد کے ساتھ مسلمانوں کو جوڑنے کا واسطہ بنتا ہے، یہ خون اس امت کا سرمایۂ افتخار ہے۔ پس ہمارے ان محبوب بھائیوں کو قتل کر کے خوشیاں نہ مناؤ کہ ان شاء اللہ یہی خون امت کے جوانوں کو جہاد کے میدان میں تم سے ٹکرانے کے لیے کھینچ لائے گا، ان شاء اللہ!

شہدا کے ورثا کو ہم اطمینان دلاتے ہیں کہ آپ کے یہ محبوب اللہ تعالیٰ کے پاس اللہ تعالیٰ کی ضیافت میں پہنچ گئے۔ یہ زندہ ہیں! رب کی جنتوں میں ان شاء اللہ خوشیاں منا رہے ہیں! موت سب کو آنی ہے! کوئی یہاں دائمی زندگی کی سند لے کر نہیں آیا ہے۔ ہم سب نے یہاں سے کُوچ کرنا ہے۔ خنسا اور خولہ رضی اللہ عنہما کا کردار ادا کرنے والی بہنیں، ابوخالدؒ بھائی اور عمرانؒ بھائی کی بیواؤں کو بھی ہم دلاسہ دلاتے ہیں اور مبارک باد بھی دیتے ہیں کہ جو کردار صحابیات نے اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے قرن اوّل میں ادا کیا، آپ کی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دور میں اس کے لیے چنا اور آپ کے بیٹوں، ہمارے پیاروں عزیرؒ اور سلیمانؒ نے معاذ اور موّعوذ رضی اللہ عنہما کی سیرت زندہ کردی۔ یہ سعادت مبارک ہو! خوشی اور اطمینان کی بات ہے کہ یہ شہدا اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کی شفاعت کریں گے اور جنت کے دروازے پر آپ اپنے ان محبوبین، اپنے ان بیٹوں کو استقبال کرتے ہوئے ان شاء اللہ پائیں گی! پس اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں آگے بڑھیے، اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے، آپ کے اس غم کو اپنی رحمت سے اطمینان اور خوشی میں تبدیل فرمائے اور اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ یہ شہادتیں آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلّق میں مزید تقویت اور بہتری کا سبب بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ان شہدا کی شہادت قبول فرمائے! اللہ تعالیٰ ان کے پاکیزہ خون کی بدولت پاکستان کے مسلمانوں کے دلوں میں شریعت کی قدر و قیمت اور محبت بڑھا دے اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دیتے ہوئے ان کے ساتھ جنتوں میں ملوائے، آمین!

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

21 اکتوبر: صوبہ زابل...... ضلع شاہ جوئی...... مجاہدین کا متعدد چوکیوں پر حملہ...... 8 فوجی اہل کار ہلاک

اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے!

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ

الحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء محمد المصطفیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ ومن والاہ،اما بعد!

سرزمین پاکستان میں بسنے والے میرے عزیز بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

صحابی رسول حضرت سلمہ بن نفیل الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک شخص نے کہا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ گھوڑوں سے بے پرواہی برتنے لگے ہیں اور انہوں نے اسلحہ رکھ دیا ہے اور کہہ رہے ہیں کہ جہاد ختم ہو گیا ہے، جنگ تھم گئی ہے''.....تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرۂ مبارک سمیت متوجہ ہوئے اور فرمایا:

كَـذَبُـوا الْـآنَ الْـآنَ جَـاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُوْنَ عَـلَـى الْـحَـقِّ وَيُـزِيْـغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوْبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَحَتّٰى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''جھوٹ کہتے ہیں، ابھی بھی تو قتال کا وقت آیا ہے اور میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کے دلوں کو اُن کے خلاف پھیر دیں گے اور گروہِ مجاہدین کو اُن سے غنیمت کا رزق عطا فرمائیں گے اور یہ گروہ اسی حال پر قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے اور گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے بھلائی رکھ دی گئی ہے''۔

میرے عزیز بھائیو!

ملک میں نواز حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد ابتدائی عرصے میں حکومتی عہدے داران مجاہدین کے حوالے سے مستقل میٹھی میٹھی گفتگو کرنے اور مذاکرات کی خواہش کا اظہار کرنے میں مصروف رہے.....لیکن اس دشمن دین حکومت نے زبان سے مذاکرات کا راگ الاپنے کے باوجود عملاً اسلام دشمنی میں وہ اقدامات اٹھائے جو زرداری جیسا بدبخت دشمنِ خدا بھی اپنے طویل دورِ حکومت میں نہیں اٹھا سکا.....نواز حکومت نے اپنے مختصر سے دورِ اقتدار میں اب تک کراچی میں فوجی آپریشن کا آغاز کیا، جس کا بنیادی ہدف مجاہدین، دینی تنظیمات اور مدارسِ دینیہ پر عرصۂ حیات تنگ کرنا ہے.....سرکاری اعداد و شمار کے مطابق محض ستمبر سے دسمبر ۲۰۱۳ء کے درمیان کراچی میں ۹ ہزار سے زائد چھاپے مارے گئے، جن میں ۱۳ ہزار کے قریب گرفتاریاں عمل میں آئیں.....اس حکومت نے اپنی سیاسی قوت کے مرکز پنجاب میں چھاپوں اور کریک ڈاؤن کا ایک ایسا وسیع سلسلہ شروع کیا، جس کی اس سے قبل کوئی نظیر نہیں ملتی.....ان چھاپوں میں بھی سیکڑوں گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں.....اس حکومت نے تمام اخلاقی حدیں توڑتے ہوئے چھاپوں کے دوران میں مجاہدین اور اُن کی نصرت کرنے والوں کے گھروں سے اُن کی خواتین اور شیر خوار بچوں تک کو اغوا کرنے سے گریز نہیں کیا.....ہماری بعض بہنوں کو خفیہ اداروں کی کال کوٹھڑیوں میں طویل عرصہ گزر چکا ہے، جہاں اُن کے ساتھ ہر طرح کا تشدد روا رکھا جاتا ہے، حتیٰ کہ اُن کی عصمتیں تک پامال کرنے سے گریز نہیں کیا جاتا.....حسبنا اللہ ونعم الوکیل.....

اس حکومت نے ملک کے مختلف حصوں سے علما، طلبہ اور غیور قبائلی مسلمانوں کو اغوا کر کے 'پولیس مقابلے' کے نام پر بے دردی سے شہید کرنے کا مکروہ سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے.....اس حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے ڈرون حملوں کا سلسلہ بھی شدت اختیار کر گیا ہے اور پاکستان میں برسرِ پیکار مجاہدین کے علاوہ امارتِ اسلامیہ افغانستان کے ذمہ داران کو بھی نشانہ بنانا اس حکومت کا خاص ہدف نظر آ رہا ہے.....حکمران جماعت بھی سابقہ حکومتوں کی طرح عوام کے ڈرون حملوں پر مذمتی بیانات اور درون خانہ امریکہ کے ساتھ انٹیلی جنس کے میدان میں تعاون کی منافقانہ سیاست کو جاری رکھے ہوئے ہے، جیسا کہ متعدد امریکی عہدے داران کے بیانات سے صاف ظاہر ہے.....یہی نہیں! بلکہ بیش تر ڈرون حملے نواز شریف کے دورۂ یورپ یا دورۂ امریکہ کے موقع پر ہوئے ہیں، گویا یہ بدبخت اپنے صلیبی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے بذاتِ خود جا کر اُن کے سامنے مجاہدین کا خون پیش کرتا ہے اور اُس کے بدلے ڈالر وصول کر کے اپنے اور اپنے خاندان کے خفیہ بنک اکاؤنٹ بھرتا ہے!

اگرچہ دینِ اسلام کے نزدیک انسانوں کے خود ساختہ قوانین اصولی طور پر ہی باطل ہیں لیکن پھر بھی ہم یہ ذکر کرنا ضروری جانتے ہیں کہ وزیر اعظم نے امریکہ اور عالمی قوتوں کی رضا کی خاطر دینی طبقے کے خلاف قانون سازی کرنے میں ذاتی دلچسپی لی ہے.....چنانچہ حکومت نے ''انسداد دہشت گردی قانون'' میں ترمیمات کر کے مجاہدین سے متعلقہ مقدمات کو قانونِ شہادت کے عمومی تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا ہے تاکہ مجاہدین

کے خلاف ناکافی ثبوت ہونے کے باوجود بھی عدالتیں اُنہیں سخت سزائیں دے سکیں...... اس قانون نے سیکورٹی اداروں کو یہ حق دیا ہے کہ کسی بھی شہری کو بلاثبوت دو ماہ تک اپنی قید میں رکھیں اور تفتیش خانوں میں چمڑیاں ادھیڑ کر جھوٹے اعترافات پر مجبُور کرنے والے تفتیش کاروں کی گواہی کو بھی عدالت میں بطور ثبوت پیش کر سکیں...... یہی نہیں بلکہ حکومت نے ہندوستان کے پوٹا نامی قانون سے سبق سیکھتے ہوئے یہاں بھی ''تحفظ پاکستان آرڈیننس'' کے نام سے ایک ایسا کالا قانون جاری کروایا ہے، جس سے جنگل کا قانون بھی بدرجہا بہتر ہوگا......اس سیاہ قانون کے تحت سیکورٹی اداروں کے اہل کاروں کو محض اس شبے کی بنیاد پر گولی مارنے، گھروں میں گھسنے اور گرفتار کرنے کی قانونی اجازت دی گئی ہے کہ کوئی جرم وقوع پذیر ہونے کا خدشہ ہے!!!!اس قانون نے ایسی خصوصی عدالتیں قائم کرنے کا بھی حکم دیا ہے جو جہاد سے ادنیٰ تعلّق ثابت ہونے پر بھی سزائے موت دینے کا حق رکھتی ہیں اور جن کی جانب سے کم سے کم سزا کی دس سال قید ہے!اسی قانون کے تحت ایسے خصوصی تھانے اور خصوصی جیلیں قائم کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے جہاں نفاذِ شریعت کا نعرہ بلند کرنے اور ملک پر امریکی قبضے کے خلاف جہاد کرنے والوں ہی کو قید کیا جائے گا، نیز کلمۂ توحید کی سربلندی کی خاطر دنیا بھر سے آنے والے مجاہدینِ کرام کو اس قانون نے خاص طور پر نشانہ بنایا ہے......اسلام کے ان سرفروشوں کو اس قانون نے Enemy Aliens یا اجنبی دشمن کا نام دیا ہے، اُنہیں جرم ثابت ہونے سے قبل بھی غیر محدود مدت تک نظر بند کرنے کے اجازت دی ہے اور اُنہیں اتنے حقوق بھی نہیں دیے جتنے اللہ کے دشمن امریکہ نے گوانتانامو کے قیدیوں کو دے رکھے ہیں......پس یہ تمام تر ظالمانہ قانون سازی اسلام اور اہلِ اسلام کے بارے میں حکومت کے اصل مجرمانہ ارادوں کا پتہ دیتی ہے......اسی طرح صوبوں کی سطح پر مجاہدین بلکہ کتاب وسنت کے نفاذ کی طرف دعوت دینے والے تمام طبقات کے خلاف لڑنے کے لیے ایک نئی سیکورٹی فورس کا قیام بھی حکومت کے آئندہ ارادوں سے پردہ اٹھاتا ہے...... یہ تو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حکومت وفوج اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جنگ جاری رکھنا چاہتے ہیں، اپنی درندگی کا سلسلہ روکنے پر آمادہ نہیں ہیں......پھر کیا اربوں روپے خرچ کرکے پنجاب، کراچی اور سرحد کے مختلف علاقوں میں خفیہ کیمرے اور جاسوسی آلات نصب کرنے کا مقصد بھی امن کی تلاش ہے؟ یا اس سے درحقیقت اپنے ہی عوام کی جاسوسی کرنا مقصود ہے! آخر کہاں ہیں پاکستان کے غیرت مند لوگ جوان مجرموں کو اپنی ماؤں، بہنوں، بیویوں کی خفیہ عکس بندی کرنے، ان تصاویر کو محفوظ رکھنے اور انہیں حیا واخلاق سے عاری سیکورٹی اہل کاروں کی نگاہوں کے سامنے پیش کیے جانے سے روکیں؟ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

پھر کیا امریکہ کی آنکھوں کے تارے اور کیانی اور مشرف کے قریبی دوست کو فوج کا سربراہ مقرر کرنا بھی اس بات کی دلیل نہیں کہ نئی حکومت بھی سابقہ حکومتوں کی طرح امریکہ کی غلام ہے!......ایک ایسا شخص جو فوج کے پورے تربیتی نصاب اور نظریۂ جنگ کو تبدیل کرنے کا ذمہ دار ہے اور فوج کا محور بھارت اور دیگر بیرونی خطرات کی بجائے اپنے ہی عوام سے لڑنے کی طرف پھیرنے کا بنیادی منصوبہ ساز ہے......اس کا فوجی سربراہ بن جانا اس بات کا واضح اظہار ہے کہ حکومت اور فوج پاکستان کو کس ڈگر پر چلانا چاہتے ہیں......

نئے فوجی سربراہ کے برسراقتدار آتے ساتھ ہی شمالی وزیرستان میں محض ایک دن میں ۷۰ سے زائد عام مسلمانوں، نہتے مردوں، عورتوں اور بچوں کا قتلِ عام بھی کیا اس خطے کے عوام کے لیے امن کا پیام تھا؟ شمالی وزیرستان کے علاقے میر علی کے بازار اور ملحقہ آبادی پر فوجی توپوں کی اندھادھند گولہ باری سے ۷۰ سے زائد عام مسلمان شہید اور درجنوں زخمی ہوئے، مساجد مسمار ہوئیں اور دسیوں مقامی تاجروں اور چھوٹے دکان داروں کی دکانیں ساز وسامان سمیت مکمل طور پر تباہ ہوگئیں......پھر جب افواجِ پاکستان کے ''شیر دل جوانوں'' کا سینہ اس سے بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تو ٹرک ڈرائیوروں کے ایک ہوٹل سے سولہ غریب ڈرائیوروں کو باہر نکال کر قطار میں کھڑا کر کے اُن کے سروں میں گولیاں مار مار کے اُنہیں بے دردی سے شہید کیا گیا......حسبنا اللہ ونعم الوکیل! اور پھر اس کے بعد بالآخر پاکستانی فوج نے شمالی وزیرستان میں امریکہ کے ساتھ مل کر مشترکہ آپریشن کا آغاز بھی کر دیا......

وزیرستان کو محض اس جرم کی سزا دی جارہی ہے کہ وہ امریکہ، اسرائیل، بھارت اور پورے عالمِ کفر کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے اور سقوطِ امارت اسلامیہ افغانستان کے بعد سے اقامتِ خلافت کی عالم گیر جدوجہد کے لیے بنیادی مرکز کی اہمیّت اختیار کر چکا ہے......اس آپریشن میں زمینی پیش قدمی کے ذریعے وزیرستان کی مکمل ناکہ بندی کی گئی ہے، لاکھوں کی تعداد میں مظلوم عوام کو افغانستان اور پاکستان کے دیگر شہروں کی طرف ہجرت پر مجبُور کیا گیا ہے......ایک طرف پاکستانی جیٹ طیاروں، ٹینکوں اور توپ خانے کے ذریعے شدید بمباری جاری ہے' جس میں اب تک دسیوں خواتین، بچے، بوڑھے اور عام عوام شہید ہو چکے ہیں تو دوسری طرف پاکستانی فوج کے تعاون سے جاری امریکی ڈرون حملوں میں بھی ماضی کی نسبت شدت آچکی ہے......اس رمضان المبارک میں اگر ایک سمت اسرائیلی فوج فلسطینی بھائیوں کا خون بے دریغ بہانے میں مصروف رہی تو دوسری جانب پاکستانی فوج بھی مسلمانانِ وزیرستان کے لہو سے ہاتھ رنگتی رہی......کیا ''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' پر یقین رکھنے والے ایسے ہی ہوتے ہیں؟ کیا اس ملک کے عوام اسی لیے ٹیکس بھرتے ہیں کہ ایسی کرائے کی فوج پالی جاسکے جو کافروں کو خوش کرنے کے لیے نہتے عوام کو قتل کرے اور اپنے ہی ملک کی آبادیاں فتح کرنے میں مصروف رہے؟......الحمدللہ! وزیرستان کے غیور عوام اور یہاں موجود مجاہدین اپنے رب

22 اکتوبر: صوبہ ہلمند.................ضلع لشکر گاہ.................پولیس قافلے پر فدائی مجاہد کا حملہ.................13 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی.................3 گاڑیاں بھی تباہ

سے جانوں کے سودے کر چکے ہیں! اورفوج کے ظالمانہ قبضے سے نجات کے لیے ایک لمبی چھاپہ مار جنگ میں داخل ہوگئے ہیں......اللہ اِنہیں اِن ظالموں کے خلاف کامیابی عطا فرمائیں، آمین۔

میرے عزیز بھائیو!

موجودہ حکومت کے جرائم پر نگاہ ڈالنے کے بعد یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ یہ حکومت بھی اسلام سے محبت رکھنے والی پاکستانی عوام کے خلاف ریاستی دہشت گردی اور ظلم وستم کا سلسلہ روکنا نہیں چاہتی......اور یہ حکومت بھی سابقہ حکومتوں کی طرح امریکہ کی غلام ہے! تبھی اس کا وزیراعظم برسراقتدار آنے کے بعد سے پے درپے امریکہ اور برطانیہ کے متعدد دورے کر چکا ہے اور اُن کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے بے قرار نظر آرہا ہے......رہے اس ملک کے مظلوم عوام! تو اِن کے لیے اس حکومت کے پاس ہوش رُبا مہنگائی کے تحفے اور روپے کی قیمت میں مستقل گراوٹ کی نوید کے سوا کچھ نہیں! یہ حکمران اِس ملک کو بیچ چکے ہیں، اس کا سودا کر چکے ہیں، یہ مجاہدین کی لاشوں کے بدلے امریکی ڈالر حاصل کرنے کا مکروہ کاروبار کرنے میں مصروف ہیں اور ان کے نزدیک ملک کی معیشت اسی متعفن کاروبار سے درست ہوسکتی ہے......اللہ اِنہیں برباد کرے، آمین!

میرے عزیز پاکستانی بھائیو!

ان حقائق کو پہچان لینے کے بعد یہ واضح ہوجاتا ہے کہ ملک کی بربادی کا ذمہ دار کون ہے! کون ہے جو امریکی آقاؤں کی رضا کی خاطر ملک کے اندر لگی آگ کو مزید بھڑکانے پر مُصر ہے، چاہے اس سے ملک کے حصّے بخرے ہی کیوں نہ ہوجائیں؟ کون ہے جس نے ملک کی فضاؤں کو امریکی ڈرون حملوں، زمین کو نیٹو سپلائی اور ملک کے پانیوں کو امریکی بحری جہازوں کے لیے مسخر کر رکھا ہے؟ کون ہے جس کے نزدیک بھارتی مشرک کا خون بہانے کی نسبت قبائلی اور بلوچی مسلمان کا خون بہانا زیادہ اہم اور افضل ہے؟ کون ہے جو راول پنڈی میں اہل سنت کی ایک تاریخی مسجد جلائے جانے اور وہاں درجنوں نمازیوں کے بے رحمانہ انداز سے قتل کیے جانے کا ذمہ دار ہے؟ کون ہے جو اہل سنت کے لیے بغض سے بھرے ان رافضی سینوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے؟ پھر کون ہے جو اس ملک میں امن وسکون کی راہ میں رکاوٹ ہے؟ اور اپنے محدود شخصی وگروہی مفادات کی خاطر اس میں غلبۂ اسلام کی راہ روکنے پر اصرار کر رہا ہے......کون ہے جو خون کی ہولی روکنے سے انکاری ہے؟ کون ہے جو لاپتہ مردوخواتین کی مستقل بڑھتی ہوئی تعداد کا ذمہ دار ہے؟ کون ہے جس سے ویرانوں، سڑکوں، چوکوں سے برآمد ہونے والی مسخ شدہ لاشوں کا حساب لیا جانا چاہیے؟ اپنے عزیزوں کے انتظار میں تڑپتے رشتہ داروں کی تکلیف کا ذمہ دار کون ہے؟ بتایئے کہ امریکہ میں قید عافیہ صدیقی کی تکلیفوں کا ذمہ دار کون ہے؟ پاکستان کے خفیہ اذیت خانوں سے بلند ہوتی چیخوں کا ذمہ دار کون ہے؟ ملک کو آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی غلامی میں جکڑنے کا ذمہ دار کون ہے؟ غربت سے ستائی عوام کی خودکشیوں کا ذمہ دار کون ہے؟ مہنگائی کے بوجھ تلے تڑپتے عوام کی تکلیف کا ذمہ دار کون ہے؟

میرے عزیز مجاہد بھائیو!

یقیناً ان سب جرائم کی بنیادی ذمہ داری حکومت اور فوجی جرنیلوں پر عائد ہوتی ہے......اور اُنہیں ان جرائم کی قیمت چُکانی ہوگی! جان لیجیے! کہ ڈالروں کے پجاری یہ حکمران اور فوجی جرنیل قوت کے سوا کوئی زبان نہیں سمجھتے! یہ تبھی امن وسلامتی کی راہ لینے پر آمادہ ہوں گے جب ان کے سروں پر خوف مسلط رکھا جائے گا، ان کی اکڑی ہوئی متکبر گردنوں پر ضرب لگائی جائے گی اور ان کے پیروں تلے ایسی آگ بھڑکائی جائے گی جو اِن کا سکون برباد کردے اور ان کے ہوش ٹھکانے لگادے! پس ہمارا یہ اعلان ہے کہ الآن الآن جـاء الـقتـال......ابھی ابھی تو قتال کو وقت آیا ہے!......امریکہ اور اُس کی آلۂ کار پاکستانی فوج اور حکومت نے تو جو کرنا تھا وہ کرلیا! جو جہاز، ٹینک، گولہ بارود ہم پر آزمانا تھا وہ آزمالیا! اپنے آخری پتے بھی استعمال کرلیے! اللہ تعالیٰ کے اذن سے اب ہماری باری ہے! ان کا خیال تھا کہ یہ اسلحے کے زور سے ہمیں ہمارے برحق شرعی مطالبات سے پیچھے ہٹا لیں گے......ہرگز نہیں! الحمدللہ! ہمارے عزائم اور بھی بڑھ گئے ہیں! بس اللہ تعالیٰ پر توکل کیجیے اور نفاذِ شریعت کی خاطر جہادوقتال کے عمل کو پوری قوت سے جاری رکھیے! اللہ تعالیٰ پر توکل کیجیے اور امریکہ اور اُس کے مقامی آلۂ کاروں پر پاکستان کی زمین تنگ کردیجیے! اہلِ ایمان کی اس سرزمین پر نہ تو امریکی کافروں کو جگہ دیجیے نہ ان کے خائن حواریوں کو سکون کا موقع دیجیے! آگے بڑھیے! اور ظلم کی چکی میں پستے مظلوم عوام کے لیے نجات دہندہ بن کر میدان میں اتریئے اور اُنہیں اس ظالمانہ کفریہ فرنگی نظام سے نجات دلایئے! اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال میں برکت دیں!

میرے عزیز مجاہد بھائیو!

یاد رکھیے! اس سرزمین پر ۱۸۵۷ء کے بعد سے بلاتعطل کفریہ قوانین کی حکمرانی رہی ہے......۱۹۴۷ء کے بعد بھی یہی انگریزی قانون ونظام کم وبیش جوں کا توں باقی رہا ہے......جس سرزمین پر اتنے طویل عرصے تک اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال ہوتی رہیں اور شریعت کے احکامات معطل رہیں، وہاں دین کے قیام کا عمل بھی بالعموم چند لمحوں یا چند مہینوں پر محیط نہیں ہوتا! بلکہ کچھ وقت مانگتا ہے......یہ وقت طویل بھی ہوجائے تو خسارے کا سودا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم مستقل جہادوقتال میں مصروف ہیں......اور ایمان کے بعد افضل ترین عبادت ادا کر رہے ہیں، اس عبادت میں جتنا طویل وقت بھی مصروفیت رہے وہ ثواب سمیٹنے اور گناہوں کی معافی ہی کا باعث بنے گی......یاد رکھیے! کہ میادینِ جہاد میں رباط کرنا ایک عظیم عبادت ہے، مگر جتنی یہ عبادت عظیم ہے اسی قدر دشوار

22 اکتوبر: صوبہ ہلمند............ضلع مارجہ............مجاہدین کے رابطے میں موجود فوجی اہل کار کی چوکی میں فائرنگ............ایک اعلیٰ افسر سمیت 7 فوجی ہلاک

بھی ہے!

پس! شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہیے اور جہاد و رباط پر جمے رہیے! کہیں وہ بدبخت' مسافت کی طوالت اور راہ کی دشواریاں دکھا کر حوصلوں کو کمزور نہ کرنے پائے! اللہ جل شانہ اپنی پاک کتاب میں منافقین کی ایک نشانی یہ بھی بتاتے ہیں کہ وہ ایسا جہاد مانگتے ہیں جس میں سفر مختصر اور منزل قریب ہو اور مصائب کا سامنا نہ کرنا پڑے...... اللہ جل شانہ سورۂ توبہ میں فرماتے ہیں:

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَـٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (آیة: ۴۲)

''اگر مالِ غنیمت سہل اور سفر ہلکا ہوتا تو یہ منافق بلاتامل تمہارے پیچھے ہو لیتے، لیکن اُن کو بہت دور دراز لگا یہ کٹھن راستہ اور اب یہ قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو آپ کے ساتھ ضرور چلتے یہ اپنی جانوں کو خود ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور ان کے جھوٹا ہونے کا سچا علم اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

میرے عزیز مجاہد بھائیو!

یہ بھی ذہن میں رکھیے کہ آج ہم جہاد کے جس عمل میں مصروف ہیں، وہ محض ایک قتل وقتال کا عمل نہیں بلکہ ایک باطل نظام کی تخریب اور اُس کی جگہ ایک زوال پذیر امت کی درست بنیادوں پر تعمیر جیسا وسیع وعریض اور کٹھن عمل ہے! یہ عمل بہت سنجیدگی، اخلاص، مقصد سے لگاؤ، غیر متزلزل استقامت، عالی حوصلہ اور بلند عزم مانگتا ہے...... ہم نے جو راستہ چُنا ہے وہ انبیاء علیہم السلام اور اُن کے متبعین کا پاکیزہ راستہ ہے...... اس راستے پر ہم سے پہلے جو لوگ چلے، اللہ جل شانہٗ اُن کی یہ شان بیان فرماتے ہیں:

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا اسْتَكَانُواْ وَاللّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ (آل عمران: ۱۴۶)

''اور کتنے ہی نبی ایسے گزرے ہیں جن کے ساتھ شامل ہو کر بہت سے اللہ والوں نے حق کی سربلندی کی خاطر قتال کیا، سو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والی مصیبتوں اور تکلیفوں کی بنا پر نہ تو اُنہوں نے ہمت ہاری اور نہ ہی کمزوری دکھائی اور نہ ہی باطل کے آگے دبے اور اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں ایسے ہی صابر اور ثابت قدم لوگوں سے''۔

صبر جہاد کا بنیادی زاد راہ ہے:

میرے عزیز مجاہد بھائیو!

یہ بھی یاد رہے کہ صبر جہاد کا بنیادی زادِ راہ ہے! صبر کیے بغیر، تکالیف جھیلے بغیر، مشکلات میں کودے بغیر، پریشانیاں سہے بغیر، کرب والم کے دریا سے گزرے بغیر فتح و کامرانی نہیں نصیب ہوتی! اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

''جان لو! کہ فتح صبر کے ساتھ ہے اور فراخی کرب کے ساتھ ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے''۔

پس! جان لیجیے! کہ کرب جتنا بڑھے گا، فراخی اُتنی قریب ہوگی...... آزمائش میں جس قدر اضافہ ہوگا فتح اُسی قدر نزدیک ہوگی...... یہ آزمائشیں تو مومن کے درجات بڑھانے اور اُس کے گناہ دھونے کے لیے آتی ہیں...... غموم وہموم اُس کے قلب کو نرم کرتے ہیں...... گھٹن بڑھتی ہے تو وہ زیادہ یکسوئی سے رب کی طرف رجوع کرتا ہے...... اسباب سے ناامیدی پیدا ہوتی ہے تو رب الاسباب سے امید مزید واثق ہوجاتی ہے...... آزمائش تو اس رستے کا لازمہ ہے اور آزمائش پر صبر مومن کا شیوہ!

میرے عزیز مجاہد بھائیو!

اس دین کو غالب کرنے کے لیے آزمائشیں سہنا ہوں گی! خطرات میں کودنا ہوگا! تکالیف جھیلنا ہوں گی! پریشانیاں دیکھنا پڑیں گی! دُکھ اور غم برداشت کرنے پڑیں گے! ثبات دکھانا ہوگا! صبر سے کام لینا ہوگا!

میرے محبوب بھائیو!

اس راہ میں تکالیف طویل بھی ہوگئیں تو کتنا طویل ہوں گی؟ جب کہ قرآن عظیم الشان ہمیں بتاتا ہے کہ قیامت کے دن انسانوں کو یوں لگے گا کہ وہ دنیا میں جو کُل وقت گزار کر آئے وہ محض ایک صبح یا ایک شام کے برابر تھا! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حقیقت ہی کیا ہے؟ بھلا آخرت کی سختی کے مقابلے میں دنیا کی سختی کیا ہے؟ آخرت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی نعمتیں کیا ہیں؟ مسند احمد میں مروی حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن کافروں میں سے وہ شخص لایا جائے گا، جس کی دنیا سب سے زیادہ عیش سے گزری ہوگی اور اللہ عزوجل فرمائیں گے کہ اس کو جہنّم میں ایک غوطہ دو، پھر اُس کو نکالیں گے، پھر اُس سے پوچھیں گے: اے ابنِ آدم! کبھی تُو نے نعمت دیکھی ہے؟ کیا کبھی تیری آنکھیں ٹھنڈی بھی ہوئی ہیں؟ کیا تجھے کبھی کوئی خوشی نصیب ہوئی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! تیری عزت کی قسم! کبھی بھی نہیں!، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کو پھر سے آگ میں ڈال دو!...... پھر اُس مومن بندے کو لایا جائے گا جس پر دنیا میں سب سے

22 اکتوبر: صوبہ میدان............ ضلع سید آباد............ مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید جھڑپیں............ 21 فوجی ہلاک اور 18 زخمی............ 3 گاڑیاں بھی تباہ

زیادہ آزمائشیں گزری ہوں گی اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے اس کو جنت میں اچھی طرح سے ایک غوطہ دو! پھر اس کو نکال کر لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: اے ابنِ آدم! کیا تُو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! تیری عزت کی قسم! مجھے کبھی کوئی تکلیف و پریشانی نہیں پہنچی!''

پس! اگر یہاں کہ چند لمحوں کی سختی کی بدلے وہاں کی ابدی سختی ٹل جائے تو بھلا اور کیا چاہیے؟ ترمذی شریف کی حدیث میں آتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَوَدُّ أَهلُ العَافِيَةِ يَومَ القِيَامَةِ حِينَ يُعطَى أَهلُ البَلَاءِ الثَّوَابَ لَو أَنَّ جُلُودَهُم كَانَت قُرِّضَتْ فِي الدُّنيَا بِالمَقَارِيضِ

''دنیا میں عافیت سے رہنے والے جب قیامت کے دن دنیا میں آزمائشیں سہنے والوں کا ثواب دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش! اُن کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹی جاتیں مگر آج وہ ثواب سے محروم نہ ہوتے''۔

میرے محبوب بھائیو!

جب صبر کی اہمیّت سمجھ لی تو صبر پر جمانے والے اسباب بھی بخوبی سمجھ لیجیے! اہلِ علم صبر کے چھ اسباب ذکر کرتے ہیں

صبر پر جمانے والے اسباب:

۱۔ قرآن وحدیث میں مذکور صبر کے اجر کو جانا جائے اور اس کو ہر دم نگاہوں میں رکھا جائے۔ یہ اجر نگاہوں کے سامنے ہو تو صبر سہل ہو جاتا ہے۔

۲۔ یہ ذہن میں رکھا جائے کہ آزمائش جتنی بھی طویل ہو مختصر ہی ہوتی ہے اور سختی جتنی بڑھتی ہے اتنی فراخی قریب آجاتی ہے......پس اگر فراخی کی نزدیکی پر نگاہ ہو تو بڑی سے بڑی تکلیف سہہ جانا سہل ہو جاتا ہے......

۳۔ انسان اُس حکیم ذات کی طرف توجہ رکھے جس کے حکم سے آزمائش وتکالیف آتی ہیں، جو کسی حکمت کی بنا پر تکلیف بھیجتا ہے اور پوری قدرت رکھتا ہے کہ جب چاہے اس تکلیف کو اٹھالے...... جب قلوب اُس ذات کی طرف متوجہ ہوں تو دلوں کو سکون ملتا ہے اور تکلیف میں بھی ایک خاص قسم کا لطف نصیب ہوتا ہے اور جب ذہن اُس حکیم ذات کی حکمتوں پر غور کریں تو بڑی سے بڑی تکلیف میں بھی بہت سی حکمتیں واضح طور پر کارفرما نظر آتی ہیں اور یوں صبر آسان ہو جاتا ہے......

۴۔ صبر کی توفیق کا سبب بننے والا چوتھا ذریعہ یہ ہے کہ انسان صبر کرنے کی کوشش کرے...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے:

وَاِنَّـهُ مَـنْ يَسْتَـعْـفِفْ يُـعِـفَّـهُ الـلّـهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَلَمْ تَوْتىٰ وعَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

''جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ اُسے سوال کی ذلت سے بچالیتے ہیں اور جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ اُسے صبر عطا کرتا ہے اور جو شخص دنیا سے مستغنی رہنے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ اُسے غنا کی دولت عطا کرتے ہیں اور جان لو کہ تمہیں صبر سے بہتر اور کشادہ تر نعمت نہیں مل سکتی!''۔

پس صبر کی کوشش کیجیے! اللہ تعالیٰ آپ کے لیے صبر کرنا آسان کر دیں گے......

۵۔ انسان اللہ تعالیٰ سے صبر کرنے کی توفیق طلب کرے اور اُن مسنون یا قرآنی دعاؤں کا اہتمام کرے جن میں ہمیں صبر مانگنے کا ڈھنگ سکھایا گیا ہے......اللہ جل شانہ حضرت طالوت اور اُن کے مجاہد ساتھیوں کا ذکر فرماتے ہوئے اُن کی وہ دعا ہمیں بتاتے ہیں جو اُنہوں نے عین میدانِ جنگ میں مانگی......ارشادِ ربِ کریم ہے:

وَلَمَّا بَرَزُواْ لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُواْ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (البقرة: ۲۵۰)

''اور جب جالوت اور اُس کی فوجوں سے سامنا ہوا تو اُنہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں صبر انڈیل دے اور ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور اس کافر قوم پر ہمیں فتح عطا فرما''۔

۶۔ صبر پر جمانے والا آخری سبب یہ ہے کہ انسان اپنے سے زیادہ شدید آزمائشوں والوں کو یاد کرے اور اُن کی تکلیفوں پر نگاہ رکھے......اگر کوئی شخص حضرت بلال حبشی، حضرت عمار بن یاسر، حضرت سمیہ، حضرت مصعب بن عمیر، حضرت خباب بن الارت، حضرت جعفرِ طیار، حضرت عثمان غنی، حضرت حمزہ، حضرت امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آنے والی تکالیف کو یاد کرے تو اُس کو اپنی تکلیف اُس کے سامنے کھیل لگے! اللہ ہمیں تکلیف پر صبر اور نعمت پر شکر کرنے والا بنا دے......اور دین ودنیا کے جملہ امور میں عافیت عطا فرمائے، آمین۔

میرے محبُوب مجاہد بھائیو! میری محبُوب امت کے محافظو! اے دیں کے پاسبانو!

یاد رکھیے! دین کے قیام یا احیا کے لیے کوشاں پہلی نسل اگر اپنے مقصد کے حصول میں سنجیدہ ہو تو اُس کو ضرور اُس کی خاطر خون دینا پڑتا ہے، گھر بار ترک کرنے پڑتے ہیں، ہجرتیں اور دربدریاں سہنا پڑتی ہیں اور معمول کی زندگیاں چھوڑنا پڑتی ہیں! صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے تیار کردہ پہلی نسل تھے......ذرا جائیے! اور جنت البقیع کا جائزہ لیجیے! معلوم ہوگا کہ وہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محض محدود سی تعداد دفن ہے......باقی صحابہ میں سے کوئی تو مصر جا کر دفن ہوا، کسی نے شام وفلسطین کی سرزمین میں اپنا لہو دیا، کوئی سرزمین فارس میں شہید ہوا، کسی کو کابل اور مزار شریف میں سپردِ خاک کیا گیا، کسی کی قبر مکران کے ساحلوں اور بلوچستان کے صحراؤں میں بنی......اور یوں پہلی پوری نسل اپنی معمول کی زندگیاں ترک کر کے،

23 اکتوبر: صوبہ زابل......ضلع اٹغر......بارودی سرنگ دھماکہ......افغان فوجی گاڑی تباہ......4 فوجی ہلاک

تجارت، زراعت اور پیشوں سے منہ پھیر کر، اہل وعیال سے دوریاں گوارا کر کے اسلام قائم کر گئی......اگر صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم معمول کی زندگیاں جاری رکھتے اور ہجرتیں، دربدریاں، فاقے اور دوریاں قبول نہ کرتے تو اسلام تین براعظموں تک کبھی نہ پہنچتا!

میرے عزیز بھائیو!

آج بھی اگر کسی خطے میں اسلام زندہ ہوگا تو پہلی نسل کو اپنی لاشوں اور کھوپڑوں سے ایک ایسی مضبوط بنیاد ڈالنا ہوگی، جس پر بعد میں آنے والی نسلیں اسلام کی بلند و بالا شان دار عمارت تعمیر کر سکیں......

اپنی صفوں کی وحدت کی حفاظت کیجیے!

میرے عزیز مجاہد بھائیو!

اپنی گفتگو ختم کرنے سے قبل آپ سے ایک آخری درخواست یہ کرنا چاہوں گا کہ اپنی صفوں کی وحدت کی حفاظت کیجیے! ہم سب رب کے کمزور بندے ہیں، ہم مل کر شانہ بشانہ کھڑے ہوں، سیسہ پلائی دیوار بنیں تو رب کی محبت بھی ملے گی، جیسے کہ سورۂ صف میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اور کفر کی ہمہ جہت یلغار کا سامنا بھی ہمارے لیے آسان ہو جائے گا۔ یاد رکھیے! اتحاد و اتفاق برکت کا باعث ہوتا ہے اور اختلافات و تنازعات سے شر کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اِلْزِمُوْا هٰذِهِ الطَّاعَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَاِنَّهٗ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ اَمَرَهٗ بِهٖ وَاِنَّمَا تَكْرَهُوْنَ فِي الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّوْنَ فِي الْفُرْقَةِ

''اس اطاعت اور اجتماعیت کو مضبوطی سے پکڑے رکھو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی وہ رسی ہے جسے اُس نے تھامنے کا حکم دیا ہے اور جان لو! کہ اجتماعیت میں جو چیزیں تمہیں ناگوار گزرتی ہیں وہ اُن چیزوں سے بہتر ہیں جو تفرقے میں تمہیں پسند ہیں''۔

پس! وحدت کی برکات سمیٹنے والوں میں سے بنیں اور دشمنانِ دین کو اپنی صفوں میں ہلکی سی دراڑ بھی پیدا نہ کرنے دیجیے! ہر مجاہد اس بات کا اہتمام کرے کہ اُس کے زبان سے نکلنے والی ہر بات، اعضاء و جوارح سے صادر ہونے والا ہر امر، چہرے کا ہر تاثر، قلب کا ہر خیال' مجاہدین اسلام کی وحدت میں اضافے کا باعث بنے، مہاجرین و انصار کے قیمتی رشتے کی تقویت کا ذریعہ بنے اور دلوں کو جوڑنے، محبتیں بانٹنے اور فاصلے رنجشیں مٹانے کا ذریعہ ہو......اللہ تعالیٰ آپ کو دستِ واحد بن کر کفر کے سر پر برسنے اور پاکستان میں قائم نظام بدی کی کمر توڑنے کی توفیق دے، آمین۔

میرے عزیز مجاہد بھائیو!

امیر محترم شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے 'جہادی عمل کے لیے عمومی ہدایات' کے نام سے جو قیمتی دستاویز جاری کیا ہے' اُس نے پاکستان کی جہادی تحریک کے لیے منزل اور مراحل واضح کر دیے ہیں......آپ لکھتے ہیں:

''پاکستان میں (امریکہ کے) ان (مقامی ایجنٹوں) سے معرکہ افغانستان کو امریکی قبضے سے آزادی دلانے کی جنگ کا تتمہ ہے، پھر اس سے پاکستان میں مجاہدین کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ فراہم کرنا مقصود ہے، پھر اس محفوظ پناہ گاہ کو مرکز کے طور پر استعمال کرتے ہوئے پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کی سعی مطلوب ہے''۔

پس اس عزم کی تجدید کر لیجیے کہ ان اہداف کے حاصل ہونے تک اور خلافت علی منہاج النبوۃ کے مکمل احیا تک دعوت و جہاد کا یہ سفر جاری رہے گا، باذن اللہ تعالیٰ!

پس میرے محبوب بھائیو!

جہاد کو دانتوں سے تھامے رکھیے اور راہ کی رکاوٹوں کی پرواہ کیے بغیر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھیے، حوصلے بلند رکھیے، عزائم مضبوط کیجیے، کمر کس لیجیے، ابھی تو آغازِ سفر ہے، بہت سا کام باقی ہے!......بہت سے قرض ایسے ہیں جن کو چُکانا تاحال ہمارے ذمے ہے......ابھی تک ہزاروں بے گناہ بھائی بہن جیلوں میں پڑے تڑپ رہے ہیں، جن کو چُھڑانا باقی ہے......ابھی تک امارت اسلامیہ افغانستان کے معزز قائدین کا بدلہ لینا باقی ہے، جنہیں پاکستان کی خفیہ جیلوں میں شہید کیا گیا......ابھی تک مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا ولی اللہ کا بلگرامی، مولانا نصیب خان رحمہم اللہ اور دیگر ان گنت علمائے کرام کے قاتلوں سے حساب چُکانا باقی ہے......ابھی تک اس پاک سرزمین پر ناپاک امریکی فوجی، امریکی خفیہ اہل کار، امریکی جنگی ساز و سامان سے لدے ٹرک سب دندناتے پھرتے ہیں، جن کو یہاں سے اٹھا باہر پھینکنا باقی ہے......ابھی تک بہت سی ایسی گستاخ سیکولر اور زندیق زبانیں اسلام کے خلاف زہر اُگل رہی ہیں، جن کو لگام ڈالنا باقی ہے......ابھی تک وہ دشمن دین ادارے باقی ہیں جو نسلِ نو کو شہوات و شبہات کے بھیانک سیلاب میں غرق کرنے کے ذمہ دار ہیں...... ابھی تک بدی کا یہ نظام باقی ہے، جو اس ملک کے تمام مسائل کی جڑ ہے......ابھی تک اُس شرعی نظام خلافت کا قیام باقی ہے، جو اس امت کے مسائل کا حل اور اُس کے دُکھوں کا مداوا ہے......

اللہ جل شانہٗ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے رستے پر ثبات دے، ایمان پر استقامت دے، جہاد پر قائم رکھے......ہمیں مظلوموں کی نصرت کرنے اور حق کا ساتھ دینے والا بنائے اور ہمارا خاتمہ ایسے حال میں کرے کہ وہ ہم سے راضی ہو، ناراض نہ ہو! آمین......

وصلی اللہ علیٰ نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

☆☆☆☆☆

23 اکتوبر: صوبہ زابل......افغان فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ......15 فوجی اہل کار ہلاک......6 گاڑیاں بھی تباہ

ہم افواجِ پاکستان کے خلاف لڑنا فرض سمجھتے ہیں!

تحریک طالبان پاکستان حلقہ محسود کے امیر خالد سعید سجنا حفظہ اللہ کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

تمام تعریفیں اُس ذات کے لیے ہیں جس نے دینِ حق کی ہمیشہ نصرت کی اور باطل کو ہمیشہ سے ذلیل وخوار کیا......اور جس نے اپنے نیک بندوں کے ساتھ اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا رحم اور سلامتی ہو اُن لوگوں پر جنھوں نے اپنی جان اور مال سے دینِ حق کا دفاع کیا......آج پوری امت مسلمہ' کفار اور امت کے اندر موجود اُن کے غلاموں کی وجہ سے ظلم وتشدد کا شکار ہے......عراق وشام سے لے کر دنیا کے کونے کونے میں مسلمان اگر سچے مومن ہیں، اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو کفار کے ظلم اور غضب سامنا کر رہے ہیں......اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(آل عمران: ۲۰۰)

''اے اہل ایمان (کفار کے مقابلوں میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جمے رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو''۔

الحمدللہ ہمیں خوش ہونا چاہیے اور موجودہ حالات میں اپنے کردار پر فخر کرنا چاہیے کیونکہ انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صادقین پر بھی دینِ حق کی وجہ سے یہ سب مصائب گزر چکے ہیں، وہ تو اس سے کئی گناہ زیادہ آزمائشوں اور تکالیف میں مبتلا رہے......اللہ تعالیٰ ضرور دیکھنا چاہتا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون......یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ حق اور باطل، ظالم اور مظلوم اور کفر واسلام ہمیشہ آپس میں شدید دشمنی کی بنا پر لڑتے رہیں گے......اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو شرعی نظام عطا فرمایا ہے اُس کے ساتھ خود ساختہ نظاموں کا موازنہ کرنا، اُنہیں شرعی نظام سے بہتر سمجھنا' شریعت کی رُو سے کفر ہے......جمہوریت کے نام کا شرکیہ یونانی نظام پوری دنیا میں پھیلانا اور پورے کرۂ ارض کو اپنی تھانے داری میں رکھنا یہود کا منصوبہ اور امریکہ کی پالیسی ہے۔

اسلام صرف انفرادی عبادات کا نام نہیں بلکہ اسلام ایک ضابطہ حیات، قانون اور نظام حکومت بھی ہے جو کہ الہامی ہے! اور اللہ رب العزت نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے......اور یہی ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے! پاکستانی حکومت نے امریکہ کے حکم پر قبائلی علاقوں میں شدید ظلم اور تشدد روا رکھا......آج امریکہ نے ایک بار پھر پاکستانی حکمرانوں خصوصاً ملک کے سیاہ وسفید پر قابض افواج کو حکم دیا ہے کہ امریکی مفادات کے لیے قبائلی علاقہ شمالی وزیرستان پر فوج چڑھا کر سب کچھ ملیامیٹ کر دیں......پاکستانی افواج نے بدترین دشمن کا کردار ادا کیا اور اسرائیل سے بھی بڑھ کر درندگی کرتے ہوئے عام عوام کو نشانہ بنایا، ہر بار معصوم بچوں اور عورتوں کو بم باری کا نشانہ بنایا، مگر دعوے ہزاروں مجاہدین کی شہادت کے کیے گئے......جب کہ حقیقت یہ ہے کہ شہید ہونے والے مجاہدین کی تعداد پچاس سے بھی کم ہے، الحمدللہ......دوسری طرف کفری میڈیا میں لادین اور ملحد تجزیہ نگار عوام کو دھوکے میں رکھنے کے لیے دن رات ایک کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپریشن صحیح سمت جا رہا ہے اور اہداف حاصل ہو رہے ہیں! حالانکہ مجاہدین پورے حوصلے اور عزم کے ساتھ منظم اور متحد ہیں......

اس موقع پر میں شمالی وزیرستان اور تمام قبائلی علاقوں کے مسلمانوں سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمیشہ حق کا ساتھ دیں، کفار اور مرتدین کے مظالم پر صبر کریں اور یہ یقین کریں کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے ساتھ ہے......اتنے ظلم اور تشدد کے بعد ان مرتدین اور کفار کی امداد نامی بھیک پر کبھی بھی انحصار نہ کریں......اپنی اس بے سروسامانی اور ہجرت کی تکلیفوں کو عبادت سمجھ کر ان پر صبر ورضا کا مظاہرہ کریں......اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور آپ کو خوشیاں عطا فرمانے والا ہے......ہم کفار کے اشاروں پر چلنے والے ان حکمرانوں سے مذاکرات کے لیے صرف اس لیے تیار تھے کہ اپنے قبائلی عوام کو ان کے مظالم سے بچا سکیں......کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ یہ عوام پر تشدد کریں گے......جب کہ اس صورت حال کو کفری میڈیا کے ذریعے یوں پیش کیا جاتا رہا گویا ہم تھک گئے ہیں یا پچھتا رہے ہیں، مگر ایسا بالکل نہیں ہے! نہ ہم بھٹکے ہیں اور نہ ہم تھکتے ہیں! ان کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کو ہم راہِ جہاد کا حصہ سمجھتے ہیں......ہم ان مرتد حکمرانوں اور ان کی افواج کے خلاف لڑنے کو غلط نہیں سمجھتے بلکہ ان کے خلاف لڑنے کو اپنے اوپر فرض اور اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھتے ہیں! شہادت ہماری آرزو اور شریعت ہماری منزل ہے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدة: ۵۱)

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے قوانین کی بجائے، انسانوں اور کفار کے بنائے

23 اکتوبر: صوبہ ہلمند......ضلع موسیٰ قلعہ......بارودی سرنگ دھماکہ......پولیس کی ایک رینجر گاڑی تباہ......کمانڈر سمیت 6 پولیس ہلاک

ہوئے آئین وقوانین کو ہم باطل اور کفر سمجھتے ہیں اور یہی ہمارا عقیدہ ہے.....قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (الانفال: ۳۹)

''اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے۔ اور اگر یہ باز آ جائیں تو اللہ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے''۔

اس موقع پر میں مجاہدین اسلام کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانا، دینِ حق کے لیے خود کو قربان کرنا اور شریعتِ الٰہی کا قیام آپ کی ذمہ داری اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے! ہمیشہ ثابت قدم رہا اور ہر قسم کی سختی اور تکالیف پر صبر کرنا کامیابی کی ضمانت ہے.....اسی لیے مایوس مت ہوں، ہمیشہ حق کا ساتھ دینا، اپنے مقصد کو پہچاننا، ایمان اور عقیدہ کا دفاع کرنا اور پورے اخلاص اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کے لیے جان ہتھیلی پر رکھ کر ڈٹے رہیے! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہیں اور ان شاء اللہ کامیابی آپ کا مقدر بنے گی! علاقہ محسود پر حملہ آور افواج نے جس ظلم، بداخلاقی اور حیوانیت سے علاقوں پر یلغار کی، ہماری آنے والی کئی نسلیں ان جرائم پر ان سے نفرت کرتی رہیں گی.....رہا اسلام دشمنی میں کفار کے معاون کا کردار ادا کرنا تو قرآن مجید اور حدیث کے مطابق ہر مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ ایسے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں.....ہم اس اسلام دشمن فوج نے نمٹنے کے لیے پرعزم ہیں، شمالی وزیرستان اور محسود میں جو مظالم ان مرتدین نے کیے ہیں' ان شاء اللہ اس کا فائدہ اسلام کو اور مجاہدین کو پہنچے گا.....ان کے مظالم کے تدارک اور جواب کے لیے پہلے سے کہیں بڑھ کر قتال پھیلے گا.....پاکستان کے قیام کے بعد علمائے کرام نے شریعت کے نفاذ کے لیے قربانیاں دی تھیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ قربانیاں آج رنگ لا رہی ہیں.....اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بزرگ اور نوجوانانِ اسلام اپنے خون کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں اور جہاد جیسی افضل عبادت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں.....یہ ایسی سعادت ہے جو تمام مایوسیوں کو ختم کر دیتی ہے.....پاکستانی حکومت اور افواج اسلام دشمنی میں جس قدر آگے بڑھتے ہیں مسلمانوں میں اسلام کے دفاع کی فکر اُسی قدر بڑھتی ہے.....ان شاء اللہ تعالیٰ پاکستان تمام امت مسلمہ کے لیے اسلام کا ایک مضبوط قلعہ بنے گا اور یہ لادین اور سیکولر طبقے جہادی بے داری دیکھ کر یا اپنے کالے کرتوتوں سے تائب ہو جائیں گے یا مجاہدین اپنے ہتھیاروں کے ذریعے ان سے نجات کے ذرائع پیدا کریں گے!

آخر میں مَیں پوری امت مسلمہ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ مجاہدین اسلام سے مایوس اور بدظن نہ ہوں کیونکہ ہم دینِ حق کی سربلندی کے لیے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں اور اپنی مظلوم امت کا دفاع اور اُن پر ڈھائے گئے مظالم کا انتقام اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں!.....لہٰذا ان لادین اور مرتد حکمرانوں اور ان کی افواج کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں.....اور مجاہدین اسلام کی مدد اور نصرت کے فریضہ سے خود کو محروم نہ رکھیں.....

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆☆☆☆☆

بقیہ: القاعدہ برصغیر کی طرف سے شیخ مختار ابو زبیر رحمہ اللہ کی شہادت پر تعزیتی بیان

وہی دشمنِ امت خراسان، پاکستان و ہندوستان، عراق وشام، فلسطین اور یمن بلکہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے قتل عام کا ذمہ دار ہے۔ امریکہ عالم کفر کا سردار اور ظالمانہ نظام کا سرخیل ہے۔ یہ بدمعاش پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ظالموں کا دفاع کر رہا ہے، سانپ کے اس سر امریکہ کو کچلے بغیر دنیا کے کسی گوشے میں بھی قیام امن، کلمۃ اللہ کی سربلندی، اسلامی امارت کا قیام واستحکام ممکن نہیں۔ وقت نے ثابت کر دکھایا ہے کہ کفر کے امام امریکہ کو اپنا اولین ہدف رکھنا ہی امت کے مسائل کا حل ہے، یہی شہید امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا منہج اور حکیم امت شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی جہادی عمل کے لیے عمومی ہدایات کا حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس فرعون وقت کے خلاف لڑنے اور ڈٹنے کی توفیق دے، یقیناً فرعون وقت اور اس کے لشکر نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ناکام ہونا ہے، اس ظالمانہ نظام نے اپنے اس الٰہ سمیت ڈوبنا ہے، ان شاء اللہ.....اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (التوبۃ: ۱۴)

ہم آپ کو خوش خبری بھی دیتے ہیں کہ مجاہدین خراسان و برصغیر امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی امارت تلے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جہاد میں ڈٹے ہوئے ہیں، ان کی صفوں میں اخوت واتحاد ہے، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ امریکہ تیرہ سال سر ٹکرانے کے بعد خطے سے بھاگنے پر مجبور ہے۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ (المنافقون: ۸)

آخر میں القاعدہ برصغیر کے امیر شیخ عاصم عمر حفظہ اللہ اور شوریٰ القاعدہ برصغیر' حرکۃ الشباب المجاہدین کے نئے امیر کو سلام پیش کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا گو بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہر قدم اور ہر فیصلے میں برکت ڈالے۔ اللہ تعالیٰ مجاہدین صومال کو ان کی قیادت میں ظالموں کے لیے قہر اور مومنین کے لیے رحیم وکریم ثابت فرمائے، آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

23 اکتوبر: شہر قلات.....افغان فوجی قافلے پر حملہ.....5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی.....2 رینجرز گاڑیاں بھی تباہ

اعلام (میڈیا) کے محاذ پر سرگرم مجاہد بھائیوں کے نام ایک پیغام

شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ

قبل ازیں میں نے جو فضائل بیان کیے وہ کوئی خیالی کہانیاں یا جذباتی باتیں نہیں ہیں بلکہ میادینِ جہاد کے زمینی حقائق اور عملی مثالیں ہیں جن سے محاذ بھرے پڑے ہیں۔ یہ بظاہر بے حس و حرکت امت کے اندر پوشیدہ وہ خیر ہے جو صرف دعوت و تحریض کی مخلصانہ کاوشوں سے ہی ظاہر ہو سکتی ہے۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ ہماری امت کو اتنی استطاعت حاصل ہو گئی کہ گذشتہ تین، چار سالوں میں صرف عراق کے محاذ پر کارروائیوں اور لڑائیوں میں شہید ہونے والوں کے علاوہ چار ہزار سے زیادہ استشہادی مجاہدین جہاد میں شریک ہوئے۔ اگر افغانستان، صومالیہ، الجزائر، شیشان اور پاکستان کے استشہادی مجاہدین کو بھی ان کے ساتھ ملایا جائے تو تعداد کہاں تک پہنچ جاتی ہے......

ان پاکیزہ ابطال میں سے اکثریت ایسے افراد کی ہے کہ جنہوں نے خود کو دنیاوی زندگی کی تنگنائیوں میں جکڑا پایا تو ان کے دل میں راہِ استقامت کی جستجو پیدا ہوئی اور انہوں نے اس کا دروازہ تلاش کرنا چاہا، جس کے نتیجے میں انہیں پکارنے والے کی پکار نے متوجہ کیا کہ جہاد کے ذریعے ہی وہ اس راہ کو پا سکتے ہیں...... یہ معاملہ پیہم جاری ہے۔ سو کیوں نہ ہم اپنی ساری کوششیں اس پر لگا دیں اور ساری طاقتیں مرکوز کر دیں کہ دعوت کا یہ دروازہ اس قدر روا ہو جائے کہ لوگ اس کے ذریعے صرف جہاد ہی سے مانوس نہ ہوں بلکہ یہ اُن کے لیے دین کی کُلّی احکامات کی طرف دعوت اور رجوع کا ذریعہ بن جائے۔

میں آپ کے سامنے یہ سب کچھ اس لیے بیان کر رہا ہوں تاکہ آپ کو احساس ہو سکے کہ دعوت و تحریض کے لیے منتخب فرما کر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ پر کتنا بڑا انعام کیا ہے، رب تعالیٰ کے اس انعام پر مسلسل شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ آپ اس کام میں اپنی محنت کو اور بڑھائیں، اس راستے میں اپنی ہمتوں کو بلند کریں، نیت کو مزید خالص کریں......اور آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ جس جگہ کھڑے ہیں اور جن مشکلات پر صبر کر رہے ہیں وہ اطاعت و قربتِ خداوندی کے حصول کے اعلیٰ مقامات میں سے ایک ہے۔ تاکہ آپ رب سبحانہ کی اس نعمت اور عطا پر بہت شکر گزار ہوں اور کسی نعمت کا بھرپور شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہی ہے کہ اس نعمت سے جو خیر و اطاعت منسلک ہے اسے صحیح معنوں میں مسخر کیا جائے۔

اگر ہم ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس کام کا حق ادا کرنا چاہیں تو میں اس سلسلے میں چند اہم امور آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں جو کہ اس بابت بہت معاون ثابت ہو سکتے ہیں، ان شاء اللہ۔ ان امور کے تذکرے کا مقصد آپ کے علم میں اضافہ نہیں ہے کہ آپ ان امور سے ناواقف ہیں بلکہ آپ کے ساتھ اس خیرِ جلیل میں شرکت کا لالچ ہے، تاکہ ہم دعوت و تحریض کے میدان میں ایسا معیار حاصل کر سکیں جس سے اس دعوت کے مفید ثمرات میں اضافہ ہو اور اس کے پُرنور اثرات ہر طرف پھیل سکیں اور ہم کسی طرح کے ملال اور فتور کے بغیر ثبات و رسوخ کی راہ پر چلتے رہیں۔ شاید کہ ہمارا شمار بھی ان مؤمنین صالحین میں ہو جائے جو حق بات اور صبر کی تلقین کرنے والے ہیں۔

وَالْعَصْرِ۝ اِنَّ الْاِنسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

بلاشبہ یہ معرکہ ہماری طرف سے لگاتار جدوجہد، مسلسل قربانی، مفید و موثر صلاحیتوں اور تعاونِ صادق میں مزید اضافے کا متقاضی ہے۔ اس جنگ میں صرف وہی لوگ ثابت قدم رہ سکتے ہیں جن کے عزائم پہاڑوں کی طرح مضبوط اور ہمتیں بلند ہوں، جو سفر کی طوالت کو نہ دیکھیں، جن کو فوری نتائج کا انتظار نہ ہو اور جنہیں مسافت کی دوری اور راستے کی تنگ گھاٹیاں سست یا ناامید نہ کر سکیں۔ کیوں کہ ان کو اس بات کا ادراک ہے کہ جو کچھ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے اور وہ باری تعالیٰ نیک اعمال کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

پہلی بات:

اے وہ اجنبی گم نام مجاہد! کہ جس کے نام و مکان سے کوئی واقف نہیں، نہ ہی دنیا میں چکاچوند چہروں یا بڑے بڑے القابات و علامات آپ کی شہرت کا سبب بنے ہیں......لوگ بس آپ کے ان تیروں سے ہی واقف ہیں جو گاہے بگاہے آپ گمراہ انسانی شیطانوں کو تباہ کرنے کے لیے پھینکتے ہیں یا پھر اس آبِ شفاء سے جس سے آپ کی امت اپنی بیماریوں کی دوا اور نئی زندگی حاصل کر رہی ہے......اے گم نام بھائی! میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا، اللہ سبحانہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کو لازم پکڑیے، جس کے حکم کی اتباع کے لیے آپ نے اپنی جان کو شدید خطرات میں ڈالا، جس کی رضا کی طلب میں آپ نے تکالیف کا بوجھ اٹھایا اور جس کے وجہِ کریم کی جستجو میں آپ نے قید و گرفتاری کا خوف مول لیا......

بے شک اللہ سبحانہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو ہی قبول فرماتا ہے جو خالص ہو اور جس سے صرف اسی کی ذاتِ باری مقصود ہو......وہ ہر قسم کے شرک سے غنی ہے اور اگر کسی عمل میں اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے تو وہ اس کو رد کر دیتا ہے......لہٰذا آپ چاہے

اپنی کرسی پر بیٹھ کر کوئی صوتی یا مرئی کام کر رہے ہوں، کوئی مقالہ لکھ رہے ہوں، کتاب نشر کر رہے ہوں، کسی شبہے کا رد کر رہے ہوں، کہیں انٹرویو دیں، خبریں اکٹھی کریں یا کوئی پیغام جاری کریں......غرض جو بھی کام کریں، ہمیشہ اس بات کو مستحضر رکھیں کہ یہ کام آپ صرف اللہ کے لیے کر رہے ہیں اور اس کے بدلے اللہ کی رضا کے طلب گار ہیں اور اس محنت سے آپ کا مقصود اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کو قائم کرنا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے مشرکین کے خلاف جہاد کرو'' (احمد، ابوداؤد، ابن حبان)۔

میرے محبوب بھائی! یاد رکھئے اللہ کے لیے اخلاص کام کو بابرکت بنا دیتا ہے۔ ان برکات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کے بدلے آپ کے لیے ہدایت، خیر اور توفیق کے نئے دروازے کھول دے گا۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًی وَّ اٰتٰهُمْ تَقْوٰیهُمْ (محمد: ۱۷)

''اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کو وہ ہدایت مزید بخشتا ہے اور پرہیزگاری عنایت کرتا ہے''۔

وَ یَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًی (مریم: ۷٦)

''اور جو لوگ ہدایت یاب ہیں اللہ ان کو زیادہ ہدایت دیتا ہے''۔

وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِیْتًاOوَّ اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًا Oوَّ لَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا (النساء: ٦٦-٦٨)

''اور اگر یہ اس نصیحت پر کاربند ہوتے جو ان کو کی جاتی ہے تو ان کے حق میں بہتر اور (دین میں) زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔ اور ہم ان کو اپنے ہاں سے اجرِ عظیم بھی عطا فرماتے۔ اور سیدھا راستہ بھی دکھاتے''۔

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ (العنکبوت: ٦۹)

''اور جن لوگوں نے ہمارے راستے میں جہاد کیا ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے''۔

وَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ Oسَیَهْدِیْهِمْ وَ یُصْلِحُ بَالَهُمْ (محمد: ۴، ۵)

''کرے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے ان کے عملوں کو ہرگز ضائع نہ کرے گا۔ (بلکہ) ان کو سیدھے راستے پر چلائے گا اور ان کی حالت درست کرے گا''۔

ابن جریرؒ فرماتے ہیں:

''اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے ذکر کی توفیق کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ اس عمل کی توفیق اسی کو دیتا ہے جس سے راضی ہوتا ہے اور محبت کرتا ہے۔ یہ لوگ جو اس کے راستے میں قتال کرتے ہیں، 'یُصْلِحُ بَالَهُمْ' اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کے دنیا و آخرت کے احوال کی اصلاح فرما دیتا ہے''۔

لہٰذا اپنے مابین اخلاص کی تذکیر کرتے رہیں اور ایک دوسرے کو اس کی نصیحت کریں۔ اس بات کو مستحضر رکھیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک عظیم عبادت انجام دے رہے ہیں اس راستے میں جتنا صبر اور مشقت برداشت کی جائے کم ہے......اس کے لیے اللہ سبحانہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہیں اور اس دعا کی کثرت کریں:

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ

حسنِ عبادت یہ ہے کہ عبادت کو وجہ باری کی رضا کے مطابق کمال اور اخلاص سے ادا کیا جائے اور یہ صرف اللہ کی اپنے بندے کے ساتھ نصرت کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔

دوسری بات:

کفار کے لیے شدید اور اپنے بھائیوں کے معاملے میں رحیم و شفیق رہیے۔ یہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صفت ہے......جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُم (الفتح: ۲٦)

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل''۔

اسی طرح اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا جن کو اللہ سبحانہ تعالیٰ مرتدین کی جگہ لے کر آئے گا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ (المائدۃ: ۵۴)

''اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں۔

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

24 اکتوبر: صوبہ ہلمند......ضلع گریشک......مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ......6 فوجی ہلاک اور 6 زخمی......2 گاڑیاں تباہ

يـاَيُّهَـا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَاْوٰيهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ (التوبۃ:۷۳)

''اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔ اوران کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے''۔

اس لیے وہ کافر جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے دین کے دشمن ہیں، جو اس کے اولیا کو اذیتیں دیتے اور لوگوں کو اس کے راستے سے روکتے ہیں...... آپ ان کے خلاف ہجو کی یلغار کردیں، ان کے عیوب اور کمینگی کو بیان کریں، ان کی بری خصلتوں اور جھوٹے دعووں کو بے نقاب کریں، ان کی نجاست اور گندگی کو انتہائی قبیح اور مکروہ شکل میں بیان کریں تاکہ لوگوں پر ان کی بدترین درندگی اور حیوانیت بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر اصلیت واضح ہوسکے......

ان موضوعات پر بہترین رہ نمائی آپ کو قرآن کریم سے مل سکتی ہے جو قبیح ترین الفاظ میں ان کفار کا تذکرہ کرتا ہے اور انہیں بدترین اوصاف سے متصف کرتا ہے......ان کے جرائم، ان کی عقلوں کے فساد، ان کے فطرت سے انحراف، خواہشاتِ نفس کے غلبے اور ان کی فکر کی سفاہت کو واضح بیان کرتا ہے......ان کے ساتھ میل جول سے خبردار کرتا ہے اور ان کے باطن کی حقیقت کو بے نقاب کرتا ہے جو بظاہر بڑا مزیّن ہے......ہمیں ان کے سینوں میں بھرے غیظ اور بغض سے آگاہ کرتا ہے...... چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے:

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَس (التوبۃ:۲۸)

''مشرک تو نجس ہیں''۔

اور منافقین کے بارے میں فرمان ہے:

فَأَعْرِضُواْ عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ (التوبۃ:۹۵)

''سو ان کی طرف التفات نہ کرنا یہ ناپاک ہیں''۔

اور فرمایا:

اِنَّ شَـرَّ الـدَّوَآبِّ عِـنْـدَ الـلّٰـهِ الـصُّـمُّ الْبُـكْـمُ الَّـذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ (الانفال:۲۲)

''کچھ شک نہیں کہ اللہ کے نزدیک تمام جان داروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے''۔

مزید فرمایا:

اِنَّ شَـرَّ الـدَّوَآبِّ عِـنْـدَ الـلّٰـهِ الَّـذِيْـنَ كَـفَـرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (الانفال:۵۵)

''جان داروں میں سب سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو وہ ایمان نہیں لاتے''۔

اور فرمانِ باری ہے:

اَمْ تَـحْـسَـبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا (الفرقان)

''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں''۔

اسی طرح ارشاد ہوتا ہے:

وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (البقرۃ:۲۵۴)

''اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں''

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ (الرحمن:۴۳)

''یہی وہ جہنّم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے''۔

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (البقرۃ:۱۲)

''دیکھو! یہ بلاشبہ مفسد ہیں لیکن خبر نہیں رکھتے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ (البقرۃ:۱۳)

''سن لو کہ یہی بیوقوف ہیں لیکن نہیں جانتے''۔

كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ (مرسلات:۴۶)

''اے جھٹلانے والو! تم کسی قدر کھالو اور فائدے (اٹھالو) تم بے گناہ گار ہو''۔

قرآنِ پاک میں اس موضوع پر اتنی کثرت سے آیات موجود ہیں کہ سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ یہ سب کفر کی قباحت، بے ہودگی اور رذالت پر دلالت کرتی ہیں......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

کیا فکرِ جہادی ایک تکفیری فکر ہے؟

''مجاہدین کے مجموعات پر فکرِ جہاد اس طرح کھڑی ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ کے گروہوں کے خلاف دفاع کریں، جہاں تک تکفیری فلسفہ کا تعلّق ہے تو وہ مسلمانوں کی تکفیر اور ان سے برات پر کھڑی ہے، اور فقط اپنی جماعت کو ہی مسلمین میں شمار کرتی ہے، پس یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ فکرِ تکفیر اور فکرِ جہاد متفق ہوجائیں''۔

شیخ ابومصعب السوری فک اللہ اسرہ

26 اکتوبر: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......مجاہدین کا ایک فوجی مرکز اور دو ٹینکوں پر الگ الگ حملہ......8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

شمالی وزیرستان......حقیقی تصویر

ضربِ کذب...... ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ

کاشف علی الخیری

صلیبی جنگ کے معاشی اثرات:

پاکستان کے جرنیلوں نے صلیبی جنگ میں دل و جان سے شرکت کا فیصلہ کیا تو اُنہیں اتنا تو یقین تھا کہ اس فیصلے سے اُن کی تجوریوں اور خفیہ بنک اکاؤنٹس کے پیٹ اس قدر بھر جائیں گے کہ اُن کی آنے والی کئی نسلیں ''فارغ البالی'' کی زندگی گزار سکیں گی...... لیکن اُنہیں یہ اندازہ بالکل نہیں تھا کہ صلیبی میں شرکت کا یہ فیصلہ پاکستانی نظامِ معیشت کی کمر توڑ کر رکھ دے گا......مجاہدین نے اپنے رب کی نصرت اور اُسی کی عطا کردہ بصیرت و صلاحیت کے بروئے کار لاتے ہوئے دنیا کی معاشی و عسکری ''سپر پاورز'' کی معیشت کا بھی دیوالیہ نکال دیا اور اُن کی عسکری قوت کے غبارے سے بھی ہوا نکال دی......ایسے میں بھلا نظام پاکستان جیسا بُودا، کمزور، بے وقعت اور لاٹھیوں کے سہارے کھڑا نظام' اللہ کے ان بندوں کے ضربوں کو کیسے سہہ سکتا تھا!......

۱۳ سال گزر گئے، اللہ تعالیٰ کے خلاف اس جنگ کو لڑتے ہوئے، اور اب [۲۷ اکتوبر کو] پاکستان کی وزارت داخلہ نے پچھلے پانچ سالہ 'جنگی دور' کے اخراجات کی تفصیل جاری کی......جس کے مطابق ''گزشتہ پانچ سالوں میں ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' پر ۴۸ ارب ۸۰ کروڑ روپے خرچ ہوئے''......یہ تو اُن وسائل کا مختصر احوال ہے جو مجاہدین کے خلاف کی گئی کارروائیوں میں ۵ سالوں میں جھونکے گئے...... جب کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بل بوتے پر مجاہدین کے جوابی حملوں اور جنگی تدابیر نے اس نظام کے کس بل کس طرح نکالے اُسے جاننے کے لیے اُن اعداد و شمار سے واقفیت کافی ہے جن کا تذکرہ معروف ماہرِ معیشت ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی نے کیا، اُن کے دیگر خیالات و آرا سے اتفاق کی گنجائش قطعی نہیں ہے لیکن یہاں وہ جو اعداد و شمار پیش کر رہے ہیں اُنہیں کسی صورت جھٹلایا نہیں جا سکتا......ڈاکٹر صاحب ۲۳ اکتوبر ۲۰۱۴ کو روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والے اپنے کالم میں رقم طراز ہیں کہ ''اس جنگ کے نتیجے میں ۱۳ سالوں میں پاکستان کی معیشت کو ۱۰۷/ارب ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے......امریکہ نے اتحادی امدادی فنڈ کی مد میں پاکستان کو ۳۰۰ ملین ڈالر کی رقم کی ادائیگی سے انکار کر دیا ہے اور موجودہ حکومت خاموشی سے اس رقم سے دست بردار ہو گئی ہے۔ آزادی کے ۵۵ برس بعد ۳۰ جون ۲۰۰۲ء کو پاکستان پر قرضوں اور ذمہ داریوں کا مجموعی حجم ۳۸۵۶ ارب روپے تھا، جو ۳۰ جون ۲۰۱۴ کو بڑھ کر ۱۸۲۴۱/ارب روپے ہو گیا ہے، یعنی ۱۲ برسوں میں ان قرضوں کے حجم میں ۱۴۳۸۵/ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے''۔

ذہنوں میں یہ بات یقینی طور پر آئے گی کہ مجاہدین کا بھی تو اس جنگ میں نقصان ہوا ہے...... بلاشبہ مجاہدین نے بھی اللہ کے راستے میں بے پناہ مصائب اور تنگیاں برداشت کی ہیں، اپنے قیمتی ترین ساتھیوں اور قائدین کو اس راہ میں قربان کیا ہے، لیکن ان دونوں فریقوں کے مابین اس تقابل کی کوئی حیثیت نہیں!......کیونکہ فریقِ اول یعنی صلیبی آقا اور اُن کے غلاموں کا کُل مطمع نظر دنیا کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ سمیٹنا اور پرسکون واطمینان بخش ماحول میں زندگی گزارنا ہے......اس کے علاوہ تو اُنہیں کچھ مقصود و مطلوب نہیں! آخرت میں تو اِن کا حصّہ ماسوائے دہکتے انگاروں کے کچھ نہیں لیکن اس سے بڑا گھاٹے کا سودا بھی کچھ ہوگا کہ دنیاوی مقصد و مطلب بھی اُنہیں نصیب نہ ہو سکا اور خسارے و نقصان میں ہاتھ ملنے کے سوا اُن کے پاس کوئی چارہ ہی نہیں! اس کے مقابلہ میں مجاہدین کا معاملہ ہی الگ ہے! اُن کے لیے ہر دو صورت میں **احدی الحسنین** کا وعدہ ہے......وہ اصلاً تو آخرت ہی کے راہی ہیں لیکن اُن کا پروردگار رایسا رحیم و کریم ہے کہ اُنہیں دنیا میں بھی رسوائی و ذلت سے بچانے کا انتظام اپنی رحمت خاصہ سے فرماتا ہے...... ان ۱۳ سالوں میں اربوں روپے اجاڑنے اور کھربوں روپے کا نقصان اٹھانے کے باوجود کیا مجاہدین کے بڑھتے قدموں کو روکنا ممکن ہو پایا؟ مجاہدین آج' گذشتہ کل کے مقابلے میں زیادہ منظّم اور مربوط انداز سے پاکستان میں اپنے جہادی سفر کو جاری رکھے ہوئے ہیں تو یہ کامیابی کس کی ہے اور ناکامی کس کی؟

ضربِ کذب کی کشتی میں سوراخ:

مجاہدین تو اپنے رب سے رحمت اور نصرت کی امید پر شروع دن سے یہ کہہ رہے ہیں کہ بے دریغ بم باریوں اور ظالمانہ گولہ باریوں کے باوجود پاکستانی فوج کے ہاتھ کچھ بھی آنے والا نہیں......۱۳ سالوں سے جاری فوجی کارروائیوں کی طرح موجودہ فوجی آپریشن بھی بالآخر ناکامی ہی پر منتج ہوگا، ان شاء اللہ......اب یہ آوازیں' ہلکے اور دھیمے سُروں' میں فوجی سربراہ اور حکومتی ذمہ داران کی طرف سے بھی آنے لگی ہے......

راحیل شریف جو کہ ۷ روز تک آقاؤں کی میزبانی میں دادِ عیش دیتا رہا، اُس نے 'کرزئی' گاروں کے بغل میں کھڑے ہو کر دہائی دی کہ ''شدت پسندوں کے خلاف کارروائی بھارت کی سرحدی دخل اندازیوں کے باعث مشکلات کا شکار ہے''......اس بار جرنیلوں نے ناکامی کا سارا نزلہ بھارت پر گرانے کی تیاری کر لی ہے...... بالکل اُسی طرح جیسے سقوطِ ڈھاکہ کا سارا الزام بھٹو پر لگا کر اپنی مجرمانہ سرگرمیوں پر پردہ ڈالا گیا اور کارگل

26 اکتوبر: صوبہ پکتیکا......ضلع اندار......مجاہدین کا پولیس اور ایف سی اہل کاروں پر حملہ......4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

جنگ کی خفت کو نواز شریف کے کندھوں پر لاد کر مٹایا گیا، اسی طرح اس بار ضرب کذب کی ناکامی کا تمام تر ملبہ بھارت پر گرانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے کیونکہ معروف محاورہ ہے کہ Generals are always Right!

پاکستانی وزیر دفاع خواجہ آصف نے ۲۵ اکتوبر کو کھلے لفظوں میں اقرار کیا کہ ''امریکی پالیسی خطے میں ناکام ہوچکی ہے''......ان الفاظ میں پنہاں مفہوم کو سمجھنا مشکل نہیں کہ جس پالیسی کو سروں پر اٹھائے کرائے کے ٹٹو کا کردار ادا کرتے ہوئے ۱۳ سال گزار دیے، وہ پالیسی بالآخر ناکام ہوتی دکھائی دینے لگی ہے! اگر امریکی پالیسی کی ناکامی دکھائی دے رہی ہے تو اسی ناکامی کے آئینے میں اپنا کریہہ اور کلنک زدہ سیاہ چہرہ دیکھنا بھی گوارا کرلو! وزیر اعلیٰ بلوچستان بھی دہائی دے رہا ہے کہ ''دہشت گرد دوبارہ منظّم ہوچکے ہیں اور نئی تکنیک سے حملے کررہے ہیں''......

خاکی اورسویلین خلیج:

راحیل شریف امریکہ یاترا میں اپنی ''قربانیاں منوانے'' کے جتن کررہا تھا تو دوسری سرتاج عزیز نے فوج سے ''پچھلے حساب برابر'' کرتے ہوئے بیان داغ دیا کہ ''امریکہ کے دشمنوں کو اپنا دشمن کیوں بنائیں، افغان طالبان افغانستان کا مسئلہ ہیں اور حقانی نیٹ ورک اُنہی کا حصّہ ہے''......اس پر خاکی وردی کا سیخ پا ہونا یقینی تھا لہٰذا اسی روز عاصم باجوہ نے امریکہ آقاؤں کی گود میں بیٹھ کر واضح کیا کہ ''دہشت گردوں کا تعلّق کہیں سے بھی ہو بلاتفریق نشانہ بنارہے ہیں، قربانیوں کا اعتراف ہی آرمی چیف کے دورۂ امریکہ کا سب سے بڑا حاصل ہوگا''......گویا جس کے لیے قربانیاں دی جارہی ہیں اور ''اپنی جنگ'' جس کی خوش نودی کے لیے لڑی جارہی ہے اُس کے حضور ترلے منت کرکے ہی اپنی قربانیاں منوانے کو کامیابی گردانا جارہا ہے......

سرتاج عزیز کے بیان سے صاف طور پر سمجھا جاسکتا ہے کہ جمہوری حکمرانوں کو بہرحال اپنی فیس سیونگ کرنا ہے ......اِنہیں بخوبی علم ہے کہ حکومتی محلات کی رونق افروزیاں اور حفاظتی سپاہ دوچار دن کا کھیل ہے، زیادہ سے زیادہ پانچ سال بعد تو ان سے ہاتھ جھاڑنا ہی ہوگا، اس کے بعد یہ اُنہی کے رحم وکرم پر ہوں گے جن کے لیے آج ایڑیاں اٹھا اٹھا کر ''آخری شدت پسند کے خاتمے تک آپریشن جاری رہے گا'' کے اعلان کرتے پھرتے ہیں......اپنے پُرکھوں کا انجام دیکھ کر وہ اس جرنیلی مافیا کے جرائم سے اپنا دامن کسی بھی طور چھڑوانا چاہتے ہیں لیکن خاکی شکنجہ اس قدر مضبوط ہے کہ یہ بے چارے نیم دروں نیم بروں حالت میں اُن کا ساتھ دینے پر مجبُور ہیں......

امریکی غصه اورپیار......ساتھ ساتھ!

۴ نومبر کو امریکہ محکمہ دفاع پینٹا گون نے کانگریس میں پیش کی جانے والی ششماہی رپورٹ میں پاکستان پر متعدد الزامات عائد کیے۔ جن میں ''عسکریت پسندوں کو بھارت کے خلاف استعمال کرنا، افغانستان میں عدم استحکام پیدا کرنا، پاکستانی سرزمین دہشت گردی کے لیے استعمال کرنا'' وغیرہ جیسے الزامات شامل تھے......اس رپورٹ کا اصل مقصد تو ''ڈومور'' کا حکم ایک نئے انداز سے پیش کرنا ہی تھا......کیونکہ بھارت تو طویل عرصے سے سرحد پر جنگی کیفیت پیدا کیے ہوئے ہیں لیکن پاکستانی فوج اُسے عملاً 'دشمن' کی فہرست سے بھی نکال باہر کرچکی ہے......افغانستان کے لیے مستقل دردسر کی حیثیت اختیار کرجانے والے مجاہدین جنود حقانی کے خلاف پاکستانی فوج اپنی پوری قوت جھونک چکی ہے......اپنی سرزمین سے امریکی زبان میں ''دہشت گردوں'' اور شرعی اصطلاح میں مجاہدین فی سبیل اللہ کے خاتمے کے لیے ہزار جتن کررہا ہے......اگر پھر بھی امریکی آقا خوش نہ ہو تو ''صدائے احتجاج'' بلند کرنا تو بنیادی حق قرار پاتا ہے!

اسی بنیادی حق کو استعمال کرتے ہوئے ۵ نومبر کو امریکی سفیر اولسن کو دفتر خارجہ ''طلب'' کیا گیا اور پینٹا گون کی ششماہی رپورٹ پر احتجاج کیا گیا۔ اس ''احتجاجی منظر'' کی تصویر اخبارات میں بھی شائع ہوئی......جس میں امریکی سفیر باقاعدہ مابدولت کی طرح ''بڑے صوفے'' پر جلوہ افروز ہے، گود میں لیپ ٹاپ رکھے، چہرے پر تحکمانہ مسکراہٹ سجائے گفتگو کررہا ہے اور سامنے ''احتجاجی'' سرتاج عزیز کامل مودبانہ انداز میں ہاتھ باندھے سمٹ کر بیٹھا بتیسی نکالتے ہوئے ''احتجاج'' ریکارڈ کروارہا ہے......اس سارے تبصرے میں اگر کسی کو مبالغہ آمیزی کا رنگ نظر آئے تو ۶ نومبر کو روزنامہ ایکسپریس میں شائع ہونے والی خبر کا متن اور تصویر ملاحظہ کرلے!

دوسری جانب امریکی فوجی قیادت پاکستانی فوج کی پیٹھ ٹھونکنے کے لیے شاباشی کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہے......۸ نومبر کو پینٹا گون کے ترجمان جان کربی نے کہا کہ ''پاکستان ہمارا اس خطے میں اہم پارٹنر ہے، پاکستانی فوج کی جانب سے افغان فورسز کو تربیت دینے کے فیصلے کا خیرمقدم کرتے ہیں''......اس سے دو دن قبل ۶ نومبر کو افغانستان میں امریکی اور نیٹو افواج کے کمانڈر جنرل اینڈرسن نے کہا کہ ''پاکستانی فوج کے آپریشن کی وجہ سے حقانی نیٹ ورک کی حملہ کرنے کی صلاحیت کو نقصان پہنچا ہے''...... جب کہ ۱۲ نومبر کو امریکی سفیر اولسن نے کہا کہ ''شمالی وزیرستان آپریشن کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں پاکستان اور امریکہ مل کر افغان سرحد پر درپیش چیلنجز سے نمٹ سکتے ہیں''......اسی طرح ۱۵ نومبر کو امریکی تھنک ٹینک 'ہیریٹیج فاؤنڈیشن' میں جنوبی ایشیا کی ماہر لیزا کرٹس نے کہا کہ ''شمالی وزیرستان اور خیبر ایجنسی میں پاکستان فوج کے آپریشن کے نتیجے میں طالبان کے حملے کرنے کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے۔ پاکستان شمالی علاقوں میں عسکریت پسندوں کے خلاف جو کارروائیاں کررہا ہے اس سے افغانستان میں صورت حال بہتر ہونے میں مدد مل رہی ہے''......

پاکستانی فوج کے آقاؤں کے بیانات کا اس قدر تفصیل سے ذکر کرنے کا

26 اکتوبر: صوبہ بدخشاں......ضلع وردوج......مجاہدین کا متعدد چوکیوں پر حملہ کرکے......10 فوجی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی......17 اہل کار گرفتار

مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ ایک طرف امریکی' پاکستان کو مسلسل اپنے دباؤ میں رکھنے کے لیے مختلف حیلے کرتے ہیں اور دوسری طرف پاکستانی نظام میں طاقت کے اصل منبع' فوج کو ہلاشیری دینے میں بھی کسی بخل سے کام نہیں لیتے......وگرنہ افغانستان میں حالات جس قدر سنبھلے ہیں اور پاکستانی فوج کی مدد سے مجاہدین کی صلاحیت میں جو فرق پڑا ہے اُس کا اندازہ گزشتہ چند ماہ میں افغانستان میں ''خیبر جہادی آپریشن'' کے نام سے ہونے والی امارت اسلامیہ افغانستان کی کارروائیوں کو دیکھ کر بخوبی لگایا جاسکتا ہے......

افغانستان میں مجاہدین کی حالیہ کارروائیوں خصوصاً فدائی عملیات کے حوالے مجلّہ میں ایک علیحدہ مضمون شامل ہے...... یہاں ہم صرف افغان وزارت داخلہ کی جانب سے جاری کیے گئے اعداد و شمار ہی کو پیش کرتے ہیں تاکہ واضح ہوکے کہ ''مجاہدین کی صلاحیتوں کو متاثر'' کرنے والے خوابوں کی جس دنیا میں رہتے ہیں اُس کا حقیقت حال سے کوئی تعلّق سرے سے نہیں ہے......۶ نومبر کو افغان وزارت داخلہ نے جو اعداد و شمار جاری کیے، اُن کے مطابق مارچ ۲۰۱۳ء سے مارچ ۲۰۱۴ء تک ایک سال کے دوران میں ۱۴۰۰۰ افغان فوجی مجاہدین کے مقابلے میں مارے گئے......جب کہ اس سال مارچ سے ستمبر تک کے چھ مہینوں میں ۹۵۰ افغان فوجی اور مارچ سے جولائی تک کے عرصہ میں ۲۲۰۰ پولیس اہل کار مجاہدین کے ہاتھوں مارے جاچکے ہیں......[یاد رہے سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت کے یہ وہ اعداد و شمار ہیں جنہیں افغان کٹھ پتلی سرکار نے تسلیم کیا ہے، جب کہ مجاہدین کے ذرائع کے مطابق ۱۸۴۶۷ افغان سیکورٹی اہل کار مجاہدین کے ہاتھوں مارے جاچکے ہیں......اسی عرصے کے دوران میں ۸۲۸ صلیبی فوجی بھی مارے گئے...... صلیبی فوجیوں کے مردار ہونے کا تناسب افغان سیکورٹی اہل کاروں سے یقینی طور پر کم ہوگیا ہے، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اب صلیبی افواج نے عملی میدان افغان فورسز کے حوالے کردیا ہے لہٰذا مجاہدین کا مقابلہ بھی اکثر و بیشتر اِنہی سے ہوتا ہے......البتہ جہاں صلیبی شکار کرنے کا موقع ملے تو مجاہدین کسی ایسے موقع کو ضائع نہیں کرتے......] ان حالات میں پاکستان فوج کے آپریشن کو'' کارگر'' قرار دینا اُس کی دلجوئی سے زیادہ بھلا کیا حیثیت رکھتا ہے؟

ڈرون حملے:

ضرب کذب میں پاکستانی فضائیہ، توپ خانے اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کی بم باریوں کے ساتھ ساتھ ڈرون حملے میں تسلسل سے جاری ہیں......نواز شریف کا میران شاہ کا دورہ ہو تب بھی اُسے ڈرون حملوں کا 'تحفہ' دیا جاتا ہے اور راحیل شریف کے امریکی دورے کے موقع پر بھی ڈرون طیاروں سے شمالی وزیرستان پر میزائل برسائے جاتے ہیں......دفتر خارجہ کی طرف سے ان دونوں مواقع پر روایتی اور گھسا پٹا ''خودمختاری پر حملے'' کا بیان بھی جاری نہیں ہوا......یعنی یہ جمہوری حکمران اور جرنیل اپنی موجودگی میں آقاؤں کے چرنوں میں بیٹھ کر بھی ''وطن عزیز کی خودمختاری'' نہیں منوا سکتے!

مہاجرین کی حالت زار:

۲۰ لاکھ سے زائد ساکنان قبائلی علاقہ جات ''وقار'' کی رعونت کا شکار ہوکر کسمپرسی اور غریب الوطنی کے کٹھن دن گزار رہے ہیں......سرد موسم کی شدت میں آئے روز اضافہ ہوتا جارہا ہے، لیکن ان مہاجرین کے سروں پر نہ چھت ہے نا ہی سرد ہواؤں سے بچاؤ کرنے والی دیواریں ہی اُنہیں میسر ہیں......خواتین، بچے اور بوڑھے خیمہ بستیوں میں پڑے نمونیا، بخار اور سینے کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں......ان کے لیے علاج معالجہ کی سہولت ہے نہ دوا دارو کا کوئی انتظام......ان کا کوئی پُرسان حال نہیں کہ ان کے نام پر کروڑوں ڈالر تو دنیا سے وصول کیے جارہے ہیں لیکن اِنہیں نا صرف بے گھر کر کے شدائد زمانہ کے سپرد کردیا گیا ہے بلکہ ان کچے گھروندوں تک کو بم باریاں کرکر کے مسمار کیا جارہا ہے......ان میں سے جو کوئی فاقوں کی شدت اور بھوک سے بلکتے بچوں کی حالت دیکھ کر بے تاب ہو، راشن کے حصول کے لیے تگ و دو کرے تو اُس پر پولیس کے درندے چھوڑ دیے جاتے ہیں......فوجی جنتا اِن کے گھروں اور آبادیوں کو برباد کرنے میں مصروف ہے تو پولیس کو اِن کے جسم ادھیڑنے پر مامور کردیا گیا ہے......

اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے لیے آخرت میں جو آسودگیاں، نعمتیں اور کشائشیں تیار کر رکھی ہیں، اُنہیں دیکھ اُن کے یہ مجرمین بھی اور اُن کی مدد و نصرت سے ہاتھ کھینچ کر بیٹھ رہنے والے بھی وہی تمنا کریں گے، جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دے چکے کہ'' کاش! ہماری کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹی جاتیں مگر آج ہم اس ثواب سے محروم نہ ہوتے''......

ان مہاجرین اور انصار المجاہدین کے صبر و ثبات کے نتیجے میں ان کے لیے آخرت کا اجر تو ثابت ہو چکا، ان شاء اللہ......لیکن ان کے مجاہد بھائی ان کے ایک ایک کرب اور غم کا بدلہ چکانے کے لیے پوری طرح سرگرم عمل ہیں......ان کے ہر دُکھ اور رنج کی کسک اور تکلیف اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہوئے اُن پر ظلم ڈھانے والوں کا ناطقہ بند کیے ہوئے ہیں......یہ مجاہدین اپنے انصار کو کیونکر فراموش کرسکتے ہیں کہ جنہوں نے اِنہیں اُس وقت پناہ دی جب ساری دنیا کا کفر اُن پر'' زمین تنگ کردینے'' کا دعویٰ لے کر اٹھا تھا......اب ان انصارانِ جہاد پر آزمائش کا وقت ہے تو ان کے بھائی اور بیٹے اِنہی کی جنگ کو جیٹ طیاروں اور ڈرون کی بم باریوں تلے بیٹھ کر لڑ رہے ہیں......اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا تو مجاہدین بہت جلد ان کے دکھوں کا مداوا کا سامان کریں گے اور ان پر ستم توڑنے والوں کو صلیبی لشکروں کی طرح بے نیل و مرام اپنی بلوں میں گھسنا ہوگا، ان شاء اللہ!

☆☆☆☆☆

27 اکتوبر: صوبہ پکتیکا......ضلع احمد آباد......14 افغان فوجیوں کا مجاہدین کی صفوں میں شمولیت کا اعلان

موانعِ تکفیر (کسی خاص کلمہ گو کا کافر قرار دینے میں احتیاطیں)

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

موانعِ تکفیر سے مراد وہ رکاوٹیں ہیں جو کسی مرتکبِ کفر شخص کو کافر ہونے سے بچاتی ہیں۔ اگر کوئی کفریہ قول یا فعل کسی مسلمان سے سرزد ہوجائے تو شریعت ان پر اک دم کافر ہونے کا حکم نہیں لگاتی بلکہ کچھ توقف کرتی ہے، یعنی کسی مسلمان کے کفریہ قول و فعل کے باوجود اس کو ایک دم کافر نہیں کہتی۔ بلکہ اس صورت میں بھی چند باتیں ایسی ہیں جو اس کو کافر ہونے سے بچاسکتی ہیں، جن میں سے اہم موانع کی طرف مختصراً اشارہ یہاں کیے دیتے ہیں:

أ۔عذرِ جہل:

جہالت یعنی لاعلمی کا عذر کسی مسلمان سے کفریہ قول یا کفر کا ارتکاب ہونے کے باوجود، بہت سی صورتوں میں خود اس مسلمان کو کافر قرار دینے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ اس بات کو تمام اہلِ علم نے فتوے کے اصول و آداب میں نقل کیا ہے۔ پھر بالخصوص جمہوریت جیسے مبنی بر دجل نظام کی بحث میں جہاں جمہوریت کی حقیقی شکل اور اس کے شرعی حکم سے جاہل ہونے کے بیسیوں اسباب آج موجود ہیں، بہت سے نامور علما اس کے حق میں فتاویٰ دے چکے ہیں جس کے سبب عوام مغالطے میں پڑ گئے ہیں، جمہوریت کی مخالفت کرنے والے علما کے بزور گلے گھونٹ کر ان کی آواز عام مسلمان تک پہنچنے سے روکی جارہی ہے۔

ان سب حالات کو سامنے رکھا جائے تو یقیناً کسی فرد کے جمہوریت کو درست سمجھنے یا جمہوری نظام میں شامل ہونے کی بنا پر اسے کافر قرار دینے سے قبل جہالت کے عذر کو سامنے رکھنا مفتی کی اہم ذمہ داری ہے۔ کم از کم جو لوگ اس نظام کی حقیقت کو نہیں سمجھتے یا اس کا کفر ان پر واضح نہیں ہوا، وہ معذور قرار دیے جائیں گے اور اگر چہ وہ ایک نہایت خطرناک جرم میں مبتلا ہیں لیکن ان پر کفر کا فتویٰ لگانے سے قبل توقف اختیار کرنا، تحقیق کرنا اور جہل دور کرنا ضروری ہے۔ علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''الاشباہ والنظائر'' کے فن 'الجمع والفرق' میں اور 'الیتیمہ' میں مذکور ہے:

> ''جس شخص نے اپنی جہالت کی بنا پر یہ گمان کرلیا کہ جو حرام و ممنوع فعل میں نے کیے ہیں وہ میرے لیے حلال و جائز ہیں، تو اگر وہ (افعال و اعمال) ان امور میں سے ہیں جن کا دینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونا قطعی اور یقینی معلوم ہے (یعنی ضروریاتِ دین میں سے ہیں) تو اس شخص کو کافر کہا جائے گا، ورنہ نہیں'' (اکفار الملحدین؛ص:۱۹۷)۔

ب۔اکراہ یعنی مجبوری:

کسی کفر کو کرنے کے لیے جان سے مارنے یا جسم کا اساسی عضو تلف کرنے کی دھمکی دی جائے اور غالب گمان بھی یہ ہو کہ اگر اس نے کلمۂ کفر نہیں کہا تو اسے قتل کردیا جائے گا یا اس کے جسم کا کوئی اساسی عضو تلف کردیا جائے گا، ایسی صورت میں کلمۂ کفر اس شرط کے ساتھ کہنے کی اجازت ہے کہ اس کا دل ایمان پر جما ہوا اور مطمئن ہو۔ ہاں، افضل یہی ہے کہ کلمۂ کفر کی بجائے وہ شہید ہوجانے کو ترجیح دے۔ ایسے جبر کو شریعت کی اصطلاح میں ''اکراہ'' کہتے ہیں۔ البتہ واضح رہے کہ ''مجبوری'' (اکراہ) کی وجہ سے ہر جرم کے ارتکاب کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ جیسا کہ اپنی جان بچانے کے لیے کسی دوسرے مسلمان کی ناحق جان لینا، اپنا ملک بچانے کے لیے دیگر مسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ دینا وغیرہ؛ مجبوری کا عذر بنا کر یہ سب شنیع اعمال کرنا درست نہیں ہوگا۔ پس اکراہ بھی کسی کی تکفیر میں مانع ہوسکتا ہے، یہ ایک مفصل بحث ہے جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ج۔تاویل کا عذر:

کسی مسلمان میں کفریہ چیز پائی جانے کے باوجود اس کو کافر قرار دیے جانے میں ایک رکاوٹ ''تاویل'' بھی ہوسکتی ہے۔ مثلاً کسی کا یہ تاویل کرکے جمہوریت میں اترنا کہ اگر چہ وہ اس نظام کو غلط سمجھتا ہے لیکن چونکہ اس کے خیال میں اسلامی حکومت قائم کرنے کا کوئی دوسرا راستہ باقی نہیں بچا اس لیے وہ اس کے ذریعے سے شریعت لانے کی کوشش کرے گا۔ اگر چہ ہمیں اس تاویل سے اختلاف ہے اور اس تاویل کو غلط ثابت کرنے کے لیے درجنوں دلائل دینا ممکن ہے، اور اگر چہ اس تاویل کے ساتھ بھی اس غلیظ کفریہ نظام میں شریک ہونا ایک سنگین جرم ہے، لیکن یہ تاویل بہت سی صورتوں میں جمہوریت میں شریک شخص کو کافر قرار دیے جانے سے روک دیتی ہے۔ یہی تاویل وہ فرق ہے جو سیکولر دین دشمن جماعتوں اور جمہوریت میں شریک دینی جماعتوں میں فرق کرنے کا باعث ہے۔ اور یہ تفریق کرنا اور سب کو بلاتفریق ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے سے رکنا ضروری بھی ہے۔ الغرض، تاویل بھی کسی کو کافر قرار دینے میں مانع ہوسکتی ہے، البتہ شریعت میں اس کی تفصیل بھی موجود ہے کہ کون سی تاویل قابلِ قبول ہے اور کن مواقع پر۔

کسی پر کفر کا حکم لگانا عام آدمی کا کام نہیں:

بعض موانعِ تکفیر کا بیان ہم نے یہاں اختصار سے کردیا تاکہ قارئین اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ نظام جمہوریت و دینِ جمہوریت کا کفر بے شک ثابت شدہ ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳۷ پر)

(آخری قسط)

تہذیب مغرب کی تقلید......قرآن سنت کی روشنی میں

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

برادرم! اس مشابہت کو روکنا اس قدر اہم ہے کہ مزاروں پر حاضری کی مشابہت تک سے روکا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم بن جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وصال سے پہلے پانچ چیزیں سنی ہیں، ان میں سے ایک یہ کہ میں برأت کرتا ہوں تم میں سے کسی کو دوست بناؤں کیونکہ اللہ نے مجھے اپنی دوستی سے نوازا ہے، جیسا کہ ابراہیم کو خلیل کا شرف بخشا تھا، اگر میں دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا، تم سے پہلی امتیں انبیاء وصالحین کی قبروں کو درگاہ اور مسجد بنالیتی تھیں، تم ایسا نہ کرنا''۔

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قاتل الله اليهود والنصارىٰ اتخذوقبورانبياهم مساجد

''اللہ ان یہود ونصاریٰ کو ہلاک کرے انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا''۔

ابوداؤد میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نہ میں سرخ لباس استعمال کرتا ہوں اور نہ زرد کپڑے پہنتا ہوں، اور نہ ہی گریبان میں ریشم لگا ہوا کرتہ پہنتا ہوں''۔

اسی طرح ناخن سے ذبح کرنا حبشیوں کا طریقہ تھا، سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناخن سے ذبح کرنے کو منع کر دیا، اس میں تشبہ سے ممانعت کی گئی ہے کہ جب اسلام میں ایک طریقہ موجود ہے تو دوسروں کی راہ پر چلنا اور ان کی مشابہت کرنا فعلِ ذبح میں جائز نہیں، خواہ جانور کا دَمِ مسفوح خارج ہی ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جاہلی عرب مزدلفہ سے آفتاب نکل آنے پر چلتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آفتاب نکلنے سے ذرا پہلے چل پڑو۔ اسی طرح اہلِ جاہلیّت عرفات سے غروبِ آفتاب سے پہلے ہی چل پڑتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب غروب ہو جانے کے بعد کو حکم فرمایا، اور فرمایا'' وخـالف هـديـنـا هـدى المشـركين'' یعنی ہماری سنت مشرکین کی سنت کے خلاف ہے''۔

اس میں طریقۂ عبادت میں مشابہت سے روکا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زَرد لباس پہنتے دیکھا تو فرمایا:

ان هذه من ثياب الكفار لا تلبسها (مسلم)

''یہ کفار کا لباس ہے، اسے مت پہنو''۔

اسی طرح سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کو منع فرمایا کہ یہ دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور آخرت میں مومنوں کے لیے ہیں۔ صحیحین میں ابوعثمان نہدی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط نقل کیا ہے جو انہوں نے آذر بائیجان کے کمانڈر عتبہ بن فرقد کو لکھا تھا کہ:

''مالِ غنیمت نہ تمہاری ماں کا ہے، نہ تمہارے باپ کا ہے، جو تم کھاتے ہو وہی مسلمانوں کو کھلاؤ، تنعّم اور مشرکین کی مشابہت اختیار نہ کرنا، نہ ریشم پہننا اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چار اُنگل ہی کی اجازت دے دی ہے''۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک گھر میں تانبے، پیتل کے برتن دیکھے (جو اس زمانے میں غیر مسلم لوگ برتتے تھے) تو اُس گھر میں داخل نہ ہوئے اور فرمایا: ''کسی قوم کی مشابہت اس قوم کا فرد بن جانا ہے''۔ آج ہم یورپ کے ہر طرز کو اپنانے کو فخر سمجھتے ہیں۔ جس گھر میں سونے چاندی کے برتن ہوتے یا دعوت میں نشہ یا کوئی منکر ہوتا تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وہاں نہیں ٹھہرتے تھے، ایک مرتبہ فرمایا: ''ذی □وس، ذی □وس ''...... یہ تو مجوسیوں کا طریقہ ہے۔

یوم الشک میں روزہ رکھنا اس لیے مکروہ ہے کہ نصاریٰ کے کمی بیشی کر لینے کی مشابہت ہوتی ہے۔ بعد الفجر والعصر نماز اسی لیے مکروہ ہے کہ اس وقت مشرکین آفتاب کو پوجتے ہیں اور آفتاب کے پجاریوں سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کو منع فرمایا کہ یہ شیطان کا عمل ہے، یعنی شیطان کے ساتھ مشابہت ہو جاتی ہے، جیسے وہ کھاتا ہے تم بھی اسی طرح کھاؤ، یہ غلط ہے، شیطان کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ بہر حال عبادات، رہن سہن، لباس وطعام اور شکل وصورت میں اسلامی دستور کے مطابق رہنا ضروری ہے، دیگر اقوام کی مشابہت پیدا کرنا ممنوع ہے۔

اسلام نے جن حدود کے اندر دوسرے مذاہب کی تہذیب سے روکا ہے وہ صرف اس لیے کہ عقلی اور اخلاقی اعتبار سے انسان کے لیے سودمند نہیں بلکہ مخرب الاخلاق ہیں اور دینِ کامل میں ایک نقص ہونا لازم آتا ہے، اسلام کی انفرادیت پر حرف آتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ مخالفت تعصب کی بنا پر نہیں ہے بلکہ فلاحِ انسانیت کی بنا پر ہے۔ (بقیہ صفحہ ۳۱ پر)

27 اکتوبر: صوبہ ننگرہار......................ضلع دہ بالا......................مجاہدین کا ایک فوجی چوکی پر حملہ......................3 جنگجو ہلاک اور کئی زخمی

الإسلام یعلو ولا یعلی

مولانا محمد زبیر مدظلہ العالی

تکلیف، ذلت اور مغلوبیت ایک دن ضرور دُور ہوگی ان شاء اللہ، چاہے خیر میں مسابقت کرنے والوں کے ہاتھوں ہو یا مجددین کے ذریعے سے......لیکن یہ بات یقینی ہے کہ یہ مصیبتیں ہمیشہ نہیں رہیں گی اسلام کے سارے دشمنوں سے اللہ کا اعلان جنگ ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ کا اعلانِ جنگ ہو اس سے ڈرنے کی ضرورت کیا ضرورت ہے؟ دنیا میں ان دشمنانِ اسلام کی حکومت ایک دن ختم ہو جائے گی......حدیث قدسی ہے:

مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ

''جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے، میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں''(صحیح بخاری)

آیئے! ہم ایک دوسرے کو مصیبتوں پر صبر کی تلقین کریں اور تقدیر کے فیصلے پر رضامندی سے ثابت قدم رہیں......ہمیں ناامیدی پھیلانے کی بجائے فتح اور غلبۂ اسلام کی خوش خبریاں پھیلانی چاہئیں......جو لوگ طویل انتظار کی وجہ سے مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہیں، ان کی خدمت میں عرض ہے کہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصیبتوں اور سختیوں کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

''اللہ کی قسم! یہ کام (غلبۂ دین) پورا ہو کر رہے گا مگر تم جلدی کرتے ہو''۔(صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس اعتماد، یقین اور توکل کا مطالبہ کرتا ہے جس کا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے مظاہرہ کیا، اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حکم دیا کہ

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ (القصص: ۷)

''اور پھر اگر تجھے اس (موسیٰ) کے بارے میں ڈر لگے تو اسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر اور نہ غم کر''۔

اُنہوں نے اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کو (صندوق میں رکھ کر) دریا میں ڈال دیا اور وہ نہ ڈریں اور نہ غم کیا حالانکہ دریا تو چھوٹے سے دودھ پیتے بچے کے لیے خطرناک ہوتا ہے......اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بچا لیا، یہ دودھ پیتا بچہ آخرکار اس دور کے سب سے بڑے طاغوت فرعون کے پاس پہنچ گیا جس نے اسے پالا اور پھر یہی بچہ اس کی ہلاکت کا سبب بنا......اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائب اس طرح ظاہر ہوتے ہیں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین قسم کے ایسے لوگوں کا ذکر فرمایا جن میں کوئی خیر نہیں ہے......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثلاثة لا تسأل عنهم .....ورجل شک فی أمر الله والقنوط من رحمة الله

''تین قسم کے لوگوں کے بارے میں نہ پوچھو ایک آدمی جو اللہ کے فیصلے میں شک کرے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے''۔(صحیح بخاری، مسند احمد)

اسی لیے جب لوگوں کو شک اور ناامیدی کی بیماری لگ جائے تو وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک اس سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور اس کی مدد و نصرت کا یقین نہ کر لیں......تقدیر پر ایمان وہ بہترین طریقہ ہے جس سے یہ اعتماد ہوتا ہے آخری فتح متقین کی ہوگی......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لكن شيء حقيقة وما بلغ عبد حقيقة الإيمان حتى يعلم أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وما أخطأه لم يكن ليصيبه

''ہر چیز کی ایک حقیقت ہے اور بندہ اس وقت تک حقیقتِ ایمان تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اسے یقین کامل نہ ہو جائے کہ اسے جو مصیبت پہنچی ہے وہ ٹل نہیں سکتی اور جو ٹل گئی ہے وہ کبھی پہنچ نہیں سکتی تھی''۔(مسند احمد)

مسئلہ توقیت مقدرو (تقدیر کا ایک خاص وقت مقرر ہے) اور اجل (مقرر وقت) کا مسئلہ ہے جو نہ تو کسی جلدی کرنے کی وجہ سے مقدم ہوتا ہے اور نہ کسی سستی کرنے والے کی وجہ سے موخر ہوتا ہے......ایسے مضبوط عقیدے کے ذریعے بے صبری کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دل مطمئن ہو جاتا ہے کہ آخری انجام و فتح متقین کے لیے ہے......اگرچہ امت مسلمہ کی کمزوری کے دور گزر رہی ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے، اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ گم شدہ عزت اور کھوئی ہوئی سرداری دوبارہ لے آئے......انسانوں کی یہی شان ہے کہ کبھی بلندی اور کبھی پستی......جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً

''مومن کی مثال کھیتی کے پودے کی تازہ کلی سے نکلی ہوئی ہری شاخ سے کی طرح ہے جسے ہوا کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے''۔(بخاری ومسلم)

اہم ترین بات یہ ہے کہ ایک دن مومن ضرور کھڑا (اور غالب) ہوگا اور یہی اللہ تعالیٰ کی سنتِ کونیہ (اور فیصلہ) ہے...... جب اسبابِ تقدیر پورے ہو جائیں گے تو ایک دن ضرور ہوگا ان شاءاللہ......

امم سابقہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ اور قانون جاری رہا ہے حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عُرِضَتْ عَلَيّ الْأُمَمُ فرأيت النَبيٌّ وَمَعَهُ الرّهْطُ وَالنَبِيُ وَمَعَهُ الرّجُلُ وَالنّبِيُّ مَعَهُ الرّجُلَانِ وَ النّبِيّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَد

''مجھے امتیں دکھائی گئیں، میں نے دیکھا کہ ایک نبی کے ساتھ کچھ لوگ تھے ایک نبی ہے اس کے ساتھ دو آدمی ہیں اور ایک نبی ہے جس کے ساتھ کوئی (امتی) بھی نہیں''۔(صحیح مسلم)

اس کے باوجود دعوت جاری رہی اور ہر زمانے میں جاری رہے گی چاہے جتنی بھی کمزوری ہو جائے...... کسی نبی پر یہ اعتراض قطعاً نہیں ہوسکتا کہ ان کے ذریعے سے کوئی ہدایت یافتہ کیوں نہ ہوا؟ حالانکہ انہوں نے دعوت میں اپنی پوری کوشش کی تھی ہدایت دینا تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے...... اس طرح کسی مجاہد پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ اسے فتح حاصل کیوں نہیں ہو رہی؟ حالانکہ وہ اپنی استطاعت اور پوری کوشش سے جہاد میں مصروف رہا ہے۔ اعتراض صرف یہ ہے کہ ہم نے اسباب کے استعمال میں کمی کی اور کوشش میں کچھ نہ کچھ بخل سے کام لیا باقی اللہ کی مرضی وہ جب چاہے جو چاہے کرتا ہے......

جب شہیدوں کو یہ خوف ہوا کہ زندہ رہ جانے والے کمزوری کی وجہ سے کہیں جہاد سے پیچھے نہ رہ جائیں تو انہوں نے اپنے رب سے سوال کیا:

''ہمارے پیچھے رہ جانے والے بھائیوں کو یہ کون بتائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے؟ تاکہ لوگ جہاد سے پیچھے نہ رہیں اور میدان جنگ سے نہ بھاگیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: أَنَا أُبَلِّغُكُمْ عَنْكُم ''میں انہیں تمہاری یہ بات پہنچا دوں گا''(سنن ابی داؤد، مسند احمد)

رات نے آخر ختم ہو جانا اور روشنی پھیل جائے گی، خس وخاشاک بہہ جائے گا اور زمین میں وہ چیزیں رہ جائیں گی جو لوگوں کے لیے نفع بخش ہیں...... اللہ کی تقدیر کا یہ فیصلہ ایک دن برحق ثابت ہوگا کہ آخری فتح متقین ہی کی ہے۔ والحمد للہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

بقیہ: تہذیب مغرب کی تقلید......قرآن سنت کی روشنی میں

دوسرے مذاہب کی جامعیت ختم ہو چکی ہے، اس لیے ان کے حدود مشتبہ ہو گئے، پھر اس بے یقینی کا نام رواداری رکھ لیا، بھلا اسلام جیسا مکمل اور منظم دین ایسے مشکوک تہذیب و تمدن کو کیسے گوارا کر سکتا ہے جن کی صحیح راہ ختم ہو چکی ہے! رہا یہ سوال کہ بعض چیزیں اہل کتاب کی قرآن میں آتی ہیں، ان کو کیوں کیا جاتا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ اہل کتاب کے مسائل کی تین قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ ہمارے یہاں مشروع ہو اور ان کے یہاں بھی ہو، یا وہ صحیح عمل کرتے چلے آتے ہوں۔ دوسری وہ جو مشروع ہوں لیکن بعد میں قرآن نے انہیں منسوخ کر دیا ہو۔ تیسری وہ جو مشروع نہ ہو بلکہ ایجادِ بندہ ہو اور بدعت ہو۔ پھر یہ تینوں صورتیں عبادات میں ہوں گی یا عادات میں یا معاملات میں، تو کل نو [۹] ہوئیں۔ سو پہلی شکل کہ جس میں شریعت اسلام اور وہ دونوں متفق ہیں، جیسے صوم عاشورہ، تو ان کی صفات میں ضرور فرق ہوگا، جیسے دسویں کے ساتھ نویں کا ملا کر رکھنا، یا تعجیلِ افطار اور تاخیر سحور وغیرہ۔ یہ فرق کر دیا، اسی طرح حائضہ سے علیحدگی تھی مگر اسلام نے ایک اعتدال پیدا کر دیا، یہ فرق مشابہت سے ہٹانے کے لیے ہے۔ دوسری قسم جو منسوخ ہے، جیسے یوم السبت کا روزہ یا بدعت، سو ان میں موافقت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بہرحال بدعت اور مشابہت سے پرہیز دین کا تقاضا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاء رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدا(الكهف: ۱۱۰)

''جو اپنے رب سے ملنا چاہے، وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے''۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ''جب تک کوئی عمل خالص اللہ کے لیے اور سنت کے مطابق نہ ہو، مقبول نہیں''۔

ہم اہل اسلام کو غیر مسلموں کے طور وطریق کی بجائے اپنے اسلامی طور وطریق کو اپنا اور رواج دینا چاہیے۔ ہر شعبہ زندگی انفرادی و اجتماعی کسی قسم کا ہو سب کو اسلام کی حدود کے اندر کرنا چاہیے۔ حدودِ شرعیہ سے باہر نکل کر دوسری اقوام کی خواہشات کی رونق سے مرعوب نہ ہونا چاہیے، سادہ زندگی ہی زیبا ہے، تعیش اور لادینی ترقی سے ایک مسلمان کو دنیا یا آخرت میں نقصان کا سخت اندیشہ ہے۔ دین پر رہ کر بھی انسان ترقی کر سکتا ہے، مسلمان اپنے مذہب پر چل کر ہی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ خیال ہی غلط ہے کہ اسلام ترقی سے مانع ہے، اسلام ترقی کو نہیں روکتا بلکہ غلط اعتقاد، مخربِ اخلاق اور مخربِ معاشرہ تمام امور کا سدباب چاہتا ہے، ذرا سوچو! اور سیدھی راہ پر چلنے کی کوشش کرو!

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆☆☆☆

03 نومبر: قندہار......................نائب صوبائی گورنر پر سنائپر گن سے حملہ......نائب صوبائی گورنر ہلاک

کرسمس کیک اور مسلمان

محمد فاروق صدیقی

(امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم کے اردو ترجمے ''سلام اور غیر اسلامی تہذیب'' سے اقتباس، پسند فرمودہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ)

کفار و مشرکین کے مذہبی تہواروں میں سے جیسے ہی کسی تہوار کی آمد ہوتی ہے مثلاً ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی، سکھوں کے گرونانک کا جنم دن اور خاص کر عیسائیوں کی کرسمس تو فوراً ہمارے ارباب اختیار اور دانش ورحضرات رواداری، محبت، بھائی چارہ اور فروغ امن کے نام ان تہواروں کو نہ صرف خوش آمدید کہتے ہیں بلکہ ان تہواروں کی مذہبی رسومات یا تقریبات میں بنفس نفیس شرکت کرتے ہیں۔ چنانچہ معالمے اگر ہمارے ان ارباب اختیار اور دانش ورحضرات کا ہوتا جن کا دین اور غیرت سے دور تک کا کوئی واسطہ نہیں تو خیر تھی لیکن یہاں صورت حال یہ ہے کہ وہ دینی وسیاسی جماعتیں جو توہین رسالت اور دیگر دینی وملی معاملات پر زبانی طور پر مر مٹنے کے دعوے کرتے نہیں تھکتی، ان کے قائدین نہ صرف ان تہواروں میں شرکت کرتے ہیں بلکہ اس بات سے قطع نظر کہ ان تہواروں کی تعظیم اور ان میں شرکت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا ان تہواروں کی جانتے بوجھتے اور شعوری طور پر تعظیم اور ان میں شرکت کفر تو نہیں ہے؟ اب تو ان تہواروں کی تقریبات اپنے دینی مراکز میں کرانے سے بھی نہیں چوکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (سنن ابی داود، ج: ۱۱، ص: ۴۸ رقم: ۳۵۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے تو وہ انہی میں سے ہے''۔

سلف وخلف کے فقہا اور علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کسی قوم کے مذہبی تہواروں کی تعظیم اور تقریبات کا انعقاد شعوری طور پر کیا جائے تو یہ کفر ہے اور اس فعل سے انسان اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ ((سنن ابی داؤد، ج: ۹، ص: ۱۴۰ رقم: ۲۸۸۱)

حضرت ثابت بن ضحاک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ مقام بوانہ میں ایک اونٹ ذبح کرے گا۔ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے بوانہ میں ایک اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ کیا بوانہ میں زمانہ جاہلیّت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی وہاں پوجا کی جاتی تھی؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں پھر آپ نے پوچھا کیا وہاں کفار کا کوئی میلہ لگتا تھا؟ عرض کیا نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ''تو اپنی نذر پوری کر کیونکہ گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں ہے اور اس چیز میں نذر لازم نہیں آتی جس میں انسان کا کوئی اختیار نہ ہو''۔

اس حدیث کی روشنی میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''جب جاہلی میلوں اور عبادت گاہوں پر کسی عقیدت مندانہ حاضری کو منع کر دیا گیا تو خود جاہلی عیدوں میں شرکت بدرجہ اولیٰ ممنوع ہو گئی''۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان: ۷۲)

''رحمان کے بندے جھوٹ پر گواہ نہیں ہوتے''۔ کی تفسیر میں الزور کو بعض تابعین نے غیر مسلموں کی مذہبی تقریبات کو مراد لیا ہے۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''الزور سے مراد عیسائیوں کی عید شعانین مراد ہے''۔

امام مجاہد رحمہ اللہ اور ربیع بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هو اعياد المشركين

''یہ مشرکوں کی عید کو کہتے ہیں''۔

قاضی ابو یعلی اور امام ضحاک رحمہما اللہ سے بھی یہی رائے منقول ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''جب اللہ تعالیٰ نے کفار کی عیدوں میں تماش بینی اور حاضری منع کر دی تو

03 نومبر: صوبہ ہلمند .... ضلع گریشک .... مجاہدین کا ایک فوجی چوکی پر حملہ .... متعدد فوجی ہلاک اور زخمی

یہ کس کی جنگ ہے؟

آپریشن ضرب عضب سے افغانستان میں حالات بہتر ہو رہے ہیں: امریکہ

پاک فوج کے آپریشن میں طالبان اور انتہا پسند عناصر تتر بتر اور منتشر ہو رہے ہیں، ان کی مرکزیت پر ضرب لگی

انتہاپسندوں کے لاحق خطرات سے نمٹنے کیلئے وہاں کی حکومتوں کیساتھ مل کر دوسرے ذرائع استعمال کرنے کی ضرورت

امریکی غلاموں کی مسلمانوں سے نفرت کی انتہا

۲۱ اگست کو ننگرہار میں ریموٹ کنٹرول بم کا نشانہ بننے والی افغان پولیس کی گاڑی

۳۰ اگست، جلال آباد میں NDS ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کے حملے کے بعد دھواں اٹھ رہا ہے

زخمی فوجیوں کو اٹھا کر لے جانے والے ہیلی کاپٹر میں خون کے نشانات واضح ہیں

ننگرہار ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کی عمارت پر مجاہدین کے قبضہ کے چند مناظر

۲۴ اگست کو جلال آباد میں امریکی کانوائے پر مجاہدین نے کمین لگائی، متعدد امریکی ہلاک ہوئے

۱۰ اگست ۲۰۱۴ء۔ کابل میں امریکی فوجی کانوائے پر حملے کے بعد کا منظر

۱۹ اگست ۲۰۱۴ کو ضلع تگاب کا پولیس چیف مجاہدین کے حملے میں ہلاک ہوا

۲۰ اگست کو کابل میں ہلاک ہونے والے امریکی سارجنٹ کی لاش وطن روانہ کی جا رہی ہے

۱۰ نومبر ۲۰۱۴ء۔ ننگرہار میں ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ۳ پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

۱۳ نومبر ۲۰۱۴ء۔ جلال آباد میں امریکی کانوائے پر فدائی حملے میں تباہ ہونے والی گاڑی

۱۶ نومبر ۲۰۱۴ء۔ کابل میں افغان رکن پارلیمنٹ پر حملے میں ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

۲۷ نومبر ۲۰۱۴ء۔ کابل میں فدائی حملے کا نشانہ بننے والی برطانوی سفارت کاروں کی گاڑی

16 اکتوبر 2014ء تا 15 نومبر 2014ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	9 عملیات میں 9 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	65
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	119	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	165
ٹینک، بکتر بند تباہ:	51	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	19
کمین:	28	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	56	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	2
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1342	صلیبی فوجی مردار:	76
سپلائی لائن پر حملے:	23		

عملاً نہیں منانا کہاں جائز ہوسکتا ہے''۔

امام عطا ابن یسار رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ :

ایاکم ورطانة الاعاجم و ان تدخلوا علی المشرکین یوم عیدهم فی کنائسهم

''نہ مشرکین کی زبان بولو اور نہ ان کی عید کے دن ان کی عبادت گاہوں میں جاؤ''۔

فقہائے مالکی سے یہ قول بھی منقول ہے :

''جو مشرکین کے کسی تہوار میں خربوزے کو خاص طرح سے کاٹتا ہے (جیسے آج کل کرسمس کا کیک) تو گویا وہ خنزیر ذبح کرتا ہے''۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول یہ ارشاد بھی نقل کرتے ہیں کہ :

اجتنبوا اعداء الله فی عیدهم

''اللہ کے دشمنوں سے ان کی عید میں بچو''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

من بنی بارض المشرکین وصنع نیروزهم ومهرجانهم وتشبه بهم حتی یموت، حشر معهم یوم القیامة

''جو مشرکین کے درمیان رہتا ہے اور ان کی عید نوروز اور تہوار مناتا ہے اور ان کی صورت اختیار کرتا ہے اور اسی حال میں مرجاتا ہے تو قیامت کے دن ان ہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: موانع تکفیر (کسی خاص کلمہ گو کا کافر قرار دینے میں احتیاطیں)

لیکن اس میں شریک متعین افراد یا جماعتوں پر حکم لگانا ہمارا مطمع نظر نہیں...... نیز جمہوریت کو کفر کہنے سے سیدھا یہ لازم نہیں آتا کہ اس میں کسی بھی سطح پر اور کسی بھی انداز سے شریک ہونے والے تمام لوگ ہمارے نزدیک بلاتفریق دین سے خارج ہوگئے ہیں۔ یہ نہ تو ہم نے کہا ہے اور نہ ایسی غیر محتاط اور مبنی برغلو آرا اختیار کرنا مجاہدین کا طریقہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہمہ وقت ہمارے پیش نظر رہنا چاہیے

اذا قال الرجل لاخیه یا کافر فقد باء به احدهما۔ (بخاری)

''جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو یہ کفران دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹے گا''۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس کو کافر کہا گیا ہے، اگر اس میں واقعی کفریہ بات ہے تو پھر تو وہ کافر ہے، لیکن اگر اس میں کوئی کفریہ بات نہیں ہے، اور اس نے بغیر تحقیق کے اس کو کافر کہہ دیا، تو پھر اب یہ کہنے والا خود ایک بہت سنگین گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاَیجتمع رجلان فی الجنة أحدهما قال لأخیه :یاکافر (مسند اسحاق بن راهویه؛ الجزء الاول؛ ص ۴۶۲)

''وہ دو آدمی جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے جن میں سے ایک نے دوسرے مسلمان بھائی کو کافر کہا''۔

یعنی جس کسی نے کسی مسلمان کو کافر کہا (جس کے اندر کوئی کفریہ بات نہیں تھی) تو یہ کہنے والا ایسا عمل کرگیا جو اسے جنت سے محروم کرسکتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص کسی کفر میں مبتلا ہے تو عام آدمی اس وقت تک اس کو کافر نہ کہے جب تک علمائے حق اس کے کافر ہونے کا فتویٰ نہ دیں، البتہ اس کفریہ عمل کو کفر ضرور کہا جائے گا۔

یوں تکفیر کی بحث کے اعتبار سے لوگوں کو ہم تین درجوں میں تقسیم کرسکتے ہیں :

أ۔عام مسلمان: کسی بھی عام مسلمان کے لیے (خواہ مجاہد ہی کیوں نہ ہو)، جائز نہیں کہ وہ ان مباحث کو پڑھ کر عام لوگوں پر یا کسی عالم پر کفر کے فتوے لگاتا پھرے۔ ایسا کرنا یقیناً اس کے ایمان کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ لہٰذا غیر عالم کو صرف اتنا کرنا ہے کہ خود کو اور اپنے گھر والوں اور اقارب کو اس کفر (جمہوریت) سے بچانا ہے، نہ کہ دوسروں پر حکم لگانا۔

ب۔عالم دین: اہلِ علم حضرات خود کو اس کفر سے بچائیں اور جمہوریت کا کفر لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ البتہ کسی خاص جماعت، افراد یا کسی عالم پر کفر کا حکم لگانا ہر عالمِ دین کا کام بھی نہیں کیونکہ اس کام کے لیے علم میں گہرائی و رسوخ کی ایک خاص سطح درکار ہے، جو کم کم علما کو میسر ہوتی ہے۔

ج۔محقق علمائے کرام: کسی کو کافر کہنا، یہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں، بلکہ انتہائی نازک مسئلہ ہے۔ چنانچہ محقق علما ہی اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پرواہ نہ کریں اور قیامت کے دن کتمانِ حق کے جرم میں پکڑ لیے جانے سے ڈریں۔ دلی جذبات، نفسانی خواہشات، ذاتی رغبتوں، سب کو ایک طرف رکھ کر علمی قواعد اور فتوے کے آداب و اصولوں کے مطابق حق کو ہر حال میں بیان کریں، خواہ اہلِ اقتدار اور خوہی الہ و رب بن جانے والوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ لگے۔ ایک دن سب کو معبودِ حقیقی کے سامنے جا کھڑا ہونا ہے، کامیاب وہی ہے جو اس کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر جائے اور دنیا کی ہر قوت کے خوف سے آزاد ہوجائے۔ آج بھی موت و زندگی وہی بانٹتا ہے، ہر چیز پر اُسی کی بادشاہت ہے۔ جیلوں میں زہر کے ٹیکے لگانے والے، علمائے حق اور مجاہدین کو شہید کر کے سڑکوں پر پھینک دینے والے کچھ بھی نہیں!

☆☆☆☆☆

03 نومبر: صوبہ ہلمند......................ضلع نوزاد......................نظم عامہ کے اہل کاروں پر مجاہدین کا حملہ......................8 اہل کار ہلاک اور 6 زخمی......................ایک گاڑی بھی تباہ

صلیبی مُہروں راحیل اور غنی کے کابل، اسلام آباد اور امریکہ کے دورے

رب نواز فاروقی

اس ماہِ نومبر میں صلیبی مُہروں راحیل شریف اور اشرف غنی کے تین دورے ہوئے۔ ۶ نومبر کو ایک روزہ دورۂ کابل راحیل شریف نے کیا، ۱۶ نومبر کو ۲ روزہ دورۂ اسلام آباد اشرف غنی نے کیا، ۱۹ نومبر کو ۷ روزہ دورہ امریکہ راحیل نے کیا۔

ان دوروں کے تجزیے اور اثرات سے قبل صلیبی جنگ کے موجودہ منظر نامے کے حوالے سے سات اہم حقائق ذہن نشین کر لینا بہت ضروری ہے کہ ان دوروں اور مستقبل قریب کے واقعات کو اس تناظر میں دیکھنے سے بہت سے ابہام خود بخود دور ہوتے چلے جائیں گے۔

پہلا اہم نکتہ پاکستان پر مسلط حکمرانوں کی پوزیشن کے حوالے سے سمجھ لینا ضروری ہے کہ زرداری حکومت کے برعکس موجودہ مسلط نواز حکومت سے صلیبی جنگ میں پالیسی سازی اور فیصلہ سازی کا اختیار اب امریکہ نے واپس لے کر پاکستانی فوج کے سپرد کر دیا ہے...... پے در پے تجربات کے بعد گویا اب امریکہ ون ونڈو آپریشن کا قائل ہو گیا ہے...... حکومت صرف فوج کے اقدامات کی حمایت یا تشریح ہی کر رہی ہے یا کرے گی، باقی منصوبے سے عمل درآمد تک کے تمام مراحل کی 'ذمہ داری' فوج ہی کی ہے۔ ۱۵ جون کو شروع کیے گئے ضرب کذب اور اکتوبر میں شروع کیے گئے خیبر ون میں بھی تمام امور فوج ہی کے ذمہ ہیں، حکومت صرف زبانی حمایت ہی پر گزارا کر رہی ہے۔ گویا امریکہ نے سمجھ لیا ہے کہ صلیبی جنگ کے اس مرحلے میں اہم ترین اثاثہ پاکستانی فوج ہی ہے۔

دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت ہر صورت امریکہ کی طفیلی ہی رہے گی کہ خود وہاں کی ملی اردو (افغان ملی فوج) اور حزب اقتدار کے دوسرے دھڑوں کے درمیان بھی نزاعی امور امریکہ ہی طے کرواتا ہے، اگر کرزئی کا انتخاب اور اب غنی اور عبداللہ کی ایڈجسٹمنٹ یاد ہو تو، کجا کہ یہ کٹھ پتلیاں دوسروں کے ساتھ اپنے معاملات طے کرنے والی بن جائیں اور امریکہ کے بعد افغانستان کے اندرونی تجارتی واقتصادی معاملات میں اس کٹھ پتلی کی نگرانی بھارت کرتا ہے...... اس لیے بھارت کی بجائے کسی اور سے 'دوستی کا ہاتھ' بڑھانا ان کی خودکشی کے مترادف ہو گا۔ کٹھ پتلی حکومت کا آدھا حصّہ دار اشرف غنی، کرزئی سے زیادہ ہوشیار بننے اور نمبر بنانے کے لیے پاکستانی فوج سے 'معاملہ بازی' کر رہا تھا کہ سارک کانفرنس، ۲۸ نومبر کو اس نے کہا کہ ''ہم کسی کو اپنی پراکسی وار افغانستان میں لڑنے کی اجازت نہیں دیں گے''...... اس نے واشگاف الفاظ میں پاکستان کو معاملات طے کرنے کے لیے افغانستان کی سرزمین استعمال کرنے سے باز رہنے کو کہا۔

تیسرا یہ کہ افغانستان میں بھی صلیبی جنگ میں امریکہ کی خدمت کی ذمہ داری افغان ملی اردو [افغان ملی فوج] کی ہی ہے، غنی اور عبداللہ کی مکسچر، تنازعات سے بھرپور حکومت محض نمائشی ہے جس کا کابل تو کُجا خود صدارتی محل میں بھی قائم رہنا' امریکہ کے بعد ملی فوج ہی کے دَم سے ہے...... لہٰذا مخلوط غنی حکومت کو اس نظر سے دیکھنا کہ یہ کوئی اہم جنگی نوعیت کے فیصلے اور معاہدے کر پائے گی، افغان امور کی ابجد سے بھی شناسائی نہ ہونے کا عملی اظہار ہے...... اس لیے وہاں عملی طور پر چلے گی تو فوج کی ہی چاہے حکومت جو کچھ مرضی طے کرتی رہے۔

چوتھا نکتہ یہ کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ افغان ملی آرمی اور ناپاک آرمی باوجود یہ کہ 'پرچم صلیب' تلے یکساں طور کھڑی ہیں لیکن ان کا آپس میں اینٹ، کتے کا بیر ہے...... البتہ یہ فیصلہ ہونا باقی ہے کہ ان میں سے اینٹ کون ہے اور کتا کون...... لیکن دونوں ایک دوسرے کو زِک پہنچانے سے کبھی دریغ نہیں کرتیں، ان کے رگ و ریشے میں ایسی عصبیت رچی بسی ہے کہ وہ کبھی بھی ایک دوسرے کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے سے نہیں چوکتیں اور کوئی بھی موقع ضائع نہیں کرتیں جس سے باہم دوسرے فریق کو نقصان پہنچایا جا سکے...... ۱۳ سالوں میں سیکڑوں بار آپس میں 'فرینڈلی فائرنگ' کا تبادلہ دونوں اطراف سے ہو چکا ہے اور لحۂ موجود میں بھی ہوتا رہتا ہے...... دونوں اطراف سے ایک دوسرے کے قیدیوں اور زخمیوں سے بھی بدترین دشمن والا سلوک کیا جاتا ہے...... اس لیے اب ۱۳ سالوں بعد یکا یک ایسا کیا انقلاب آجائے گا کہ دو باہم متحارب گروپ یک جان و یک قالب بن جائیں...... ایسا ہونا بالکل بھی ممکن نہیں کہ دونوں اخلاص کے ساتھ ایک دوسرے سے برتاؤ کریں۔

پانچواں یہ کہ امریکہ اس وقت پاکستانی فوج اور افغانی فوج دونوں سے یہ چاہ رہا ہے کہ وہ القاعدہ، امارت اسلامی اور پاکستان کے مجاہدین کے خلاف بلاامتیاز جنگ کریں تاکہ یہ تمام مجاہدین ایک بار پوری طرح تتر بتر ہو جائیں...... ضرب کذب میں ناپاک فوج نے ایسا ہی کیا کیوں کہ 'فوجی دماغ' تو نتائج سے بے فکر ہے کہ سب سے لڑائی مول لے لی تو بھگتے گا کون؟ یہی نکتہ تھا جس کی بنا پر نظام پاکستان نے گذشتہ تیرہ سالوں میں دانستہ کوشش کر کے کچھ مجاہدین مجموعات کے ساتھ جنگ نہیں چھیڑی اور معاہدے کیے رکھے...... اس کا اظہار مسلط نظام حکومت کے 'تھنک ٹینک' سرتاج عزیز نے بی بی سی سے انٹرویو میں یہ کہہ کر کیا کہ ''جو ہم سے نہیں لڑتا اس سے لڑ کر ہم اپنا دشمن کیوں بنائیں؟'' لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان عبادالطّواغیت کی مت ایسی ماردی ہے کہ وہ اپنی

04 نومبر: صوبہ بدخشاں......ضلع کوہستان......مجاہدین کا پولیس اہل کاروں کے خلاف آپریشن......10 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

اتنی محنت سے بنائی گئی گراؤنڈ کو خود ہی غرق کر بیٹھے اور سبھی سے بلا امتیاز جنگ چھیڑ کر سبھی کو اپنا دشمن بنا لیا......شاید تکوینی امور میں اللہ رب العزت نے 'ضرب کذب' کے شر سے یہ خیر برآمد کرنی ہو کہ امارت اسلامی اور وزیرقبائل سبھی کے سبھی بلا امتیاز اور بلا جغرافیائی حد بندی اس پاکستان پر قابض نظام کو اس کے منطقی انجام تک پہنچائیں۔

چھٹا اہم نکتہ یہ ہے کہ امریکہ بلاشبہ پاکستان کو صلیبی جنگ کے فرنٹ لائن اتحادی کے طور پر دیکھتا ہے لیکن وہ ایشیا کی چوہدراہٹ ہر صورت بھارت ہی کے ہاتھ میں دینا اور دیکھنا چاہتا ہے......اسی لیے ستمبر میں جنرل اسمبلی اجلاس کے موقع پر نواز شریف کو بالکل بھی لفٹ نہیں کروائی گئی جب کہ بھارتی وزیراعظم مودی کو خصوصی پروٹوکول اور ملاقات سے نوازا گیا......دوسرا موقع اکتوبر میں بھارت کی سرحدی علاقوں میں مسلسل گولہ باری کے واقعات تھے......یہاں امریکہ بالکل چُپ سادھے یہ تماشا دیکھتا رہا اور اپنے فرنٹ لائن کی مدد کے لیے ایک لفظ بھی نہیں بولا......راحیل اپنے دورہ امریکہ میں یہ واویلا بھی کرتا رہا کہ اتنی قربانیوں کے باوجود بھارت کی زیادتیوں پر ہماری اشک شوئی نہیں کی گئی۔

ساتواں اور اہم ترین نکتہ یہ ہے کہ اس صلیبی جنگ میں پاکستانی اور افغانی فوج اپنے تمام تر اسلحہ اور خروں [گدھوں] کے خون پسینے کو بہا دینے کے باوجود بھی ۱۳ سالوں میں یہ اعتماد حاصل نہیں کر سکیں کہ امریکہ کی یہاں موجودگی اور کُلی مدد کے بغیر یہ دونوں فوجیں اپنے اپنے دائرہ کار میں جنگ لڑ پائیں گی۔اس لیے یہ تصور ہی انہیں ہلکان کیے دیتا ہے کہ ہم امریکہ کے بغیر کیسے 'ان' سے جنگ لڑ پائیں گے جن سے امریکہ انچاس ممالک کو لے کر بھی نہیں لڑ سکا۔

اس لیے غنی اور راحیل کے اضطرابی دوروں کا بنیادی محرک یہی خوف تھا جس نے اوبامہ کو مجبور کیا کہ وہ مزید ایک سال کے لیے اپنی فوج یہاں رکھنے کی التجا قبول کر لے،قیام میں ایک سال کے اضافے کے امریکی اعلان سے ناپاک اور ملی دونوں افواج کی جان میں جان آئی ہے کہ اب مریں گے بھی تو امریکہ کچھ کر لے گا!!!

ان حقائق کے بعد اب ہم آتے ہیں ماہ نومبر میں غنی اور راحیل کے دوروں کے احوال کی طرف......٦ نومبر کو کابل کے ایک روزہ دورہ میں راحیل شریف نے افغان صدر اشرف غنی اور چیف ایگزیکٹو عبداللہ عبداللہ وزیر دفاع بسم اللہ محمدی آرمی چیف شیر محمد کریمی اور افغان نیشنل سیکورٹی ایڈوائزر سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں......جن میں چار اہم امور پر بات ہوئی......۱۔دونوں ممالک کے تعلقات ،۲۔خطے سے امریکی انخلا کے بعد افغان فورسز کی ذمہ داریاں ،۳۔سرحد پار سے '' دہشت گردی'' خاص طور پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کی طرف سے سیکورٹی فورسز پر کیے جانے والے حملوں اور بعض افغان حکام کے پاکستان پر مسلسل جھوٹے الزامات کا معاملہ بھی اٹھایا، ۴۔راحیل نے افغانستان کو انفنٹری بریگیڈ کی صورت حال بہتر بنانے سمیت افغان فورسز کو پاکستان میں تربیتی کورسز کی بھی پیشکش کی۔غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان چار امور میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا تذکرہ جانبین کی طرف سے گذشتہ ۱۳ سالوں میں نہ ہوا ہو۔

افغان کٹھ پتلی آدھا حکمران اشرف غنی ۱۴ نومبر کو دو روزہ اسلام آباد یاترا کے لیے وزیر دفاع جنرل بسم اللہ محمدی، افغان چیف آف جنرل سٹاف جنرل شیر محمد کریمی اور سکیورٹی کے سینیئر حکام سمیت ۳۰ رکنی وفد لے کر سیدھا جی ایچ کیو پہنچا [اتنے مختصر سے وفد سے ہی کارپردازان کا باہمی اعتماد جھلکتا ہے]اس کے وفد میں تاجر بھی شامل تھے۔ ناپاک فوج کے دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا،غنی نے '' یادگار شہدا'' پر پھول چڑھائے۔ اس موقع پر اشرف غنی نے کہا'' میں پوری تیاری سے آیا ہوں جب کہ کرزئی ۲۰ دوروں میں بغیر تیاری کے آیا''۔اس نے سرکاری حکام اور وزرا کے علاوہ مولانا فضل الرحمٰن سے بھی ملاقات کی۔اس دورے کے بعد افغان صدارتی محل کی جانب سے جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اشرف غنی کے دورے پر دو طرفہ تجارت کو دوگنا کرنے پر اتفاق ہوا ہے۔

غنی وفد سمیت جی ایچ کیو گیا اور وہی اس کی سرگرمیوں کا مرکز رہا،اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ افغانستان کا معاملہ امریکہ نے کُلی طور پر سیاسی حکومت سے لے کر فوجی جنتا کے سپرد کر دیا ہے......اب وہاں کے عسکری معاملات ہوں یا تجارتی ،ان کو سلجھانے یا الجھانے کا ٹھیکہ فرنٹ لائن فوج ہی کے پاس ہے......ہاں یہ بات دوسری ہے کہ وہاں امریکہ کا جگری یار بھارت پہلے ہی تجارت پر ڈیرے جمائے ہوئے ہے اور وہاں کی فوج کے افسران سمیت پارلیمان اور بیوروکریسی سبھی میں اپنی گہری جڑیں رکھتا ہے جس کے باعث یہ کبھی ممکن ہی نہیں کہ وہاں '' فرنٹ لائن'' کو گھسنے بھی دے۔

۱۹ نومبر کو ۷ روزہ امریکہ یاترا کی چار سال بعد زیارت کا اذن پانے والے جرنیل کو 'لی جین ایوارڈ' کے نام سے وہ فوجی ایوارڈ دیا جو بہترین کارکردگی پر سینئر کمانڈروں کو دیتے ہیں۔گویا یہ عملی اعتراف ہے کہ صلیبی جنگ میں راحیل بھی ایک سینئر کمانڈر کی حیثیت رکھتا ہے۔راحیل کے اس دورے میں وہ کیا عجیب ہوا جس پر فوجی تجزیہ نگار پھولے نہ سمائے جا رہے ہیں......ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے،راحیل نے وہی کشکولی طریقہ واردات اپنایا اور بھکارانہ باتیں کیں اور آقا نے بھی پہلے کی طرح مزید محنت سے اچھی طرح مزدوری کرنے کی نصیحتیں کیں۔

راحیل کے دورے میں چار التجائیں تھیں......ایک ضرب کذب میں ہمارے کارناموں اور قربانیوں کو تسلیم کرتے ہوئے ہمیں دیگر رقم سے نوازا جائے......دوسری ہمیں بھارت کے 'جنگی جنون' سے ڈر لگتا ہے،اسے سمجھایا جائے کہ وہ ہم سے صلح کر لے تا کہ ہم بہتر انداز میں صلیبی جنگ لڑ سکیں......عاصم باجوہ نے بھی وائس آف امریکہ کو انٹرویو میں یہی بیان کیا'' آرمی چیف کی امریکی حکام سے ملاقاتوں میں بھارت کی جانب سے سرحدی خلاف ورزی کے معاملات بھی زیر بحث آئے''۔ (بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

04 نومبر: صوبہ ننگرہار......ضلع شیرزاد......مجاہدین نے افغان فوجی گاڑی اور موٹر سائیکل کو بارودی مواد سے نشانہ بنایا......8 اہل کار ہلاک اور 4 زخمی

''عالمی ضمیر'' کے دہرے معیار

عمار ثاقب

کوٹ رادھا کشن میں وقوع پذیر ہونے والے حالیہ واقعے نے ایک دفعہ پھر سے ان نام نہاد انسانی حقوق کے علم برداروں کے ہاتھ میں ان کی دیرینہ خواہش کے عین مطابق ایک نادر موقع دیا ہے.....تمام ملکی و غیر ملکی ٹی وی چینلز سے لے کر اخبارات، سیاست دان اور حتیٰ کہ ''اعلیٰ'' عدالتیں بھی اس معاملے میں ہم آواز نظر آتی ہیں..... یہاں تک کہ کلیسائے روم کا مہان پادری بھی اس معاملے میں پاکستان کے لتے لیتا نظر آتا ہے.....

یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ پاکستان میں انصاف کا بول بالا ہے اور صرف توہین مذہب سے متعلّق قوانین میں ہی قانون کا غلط استعمال ہو رہا ہے..... بلاشبہ جو کچھ ہوا غلط ہوا اور شریعت اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتی جو مبینہ طور پر اس مسیحی جوڑے کے ساتھ کیا گیا..... یہاں یہ امر بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا کہ اس واقعہ کی تمام تفصیلات میڈیا کے ذریعے سامنے آئی ہیں اور فریق مخالف کی موقف کو کسی طور سامنے آنے نہیں دیا جا رہا..... یاد رہے کہ یہی وہ میڈیا ہے جو ''عیسائی مشنری'' کے طور پر کام کرتا ہے اور ایسے ہر واقعہ کی کوریج اس انداز میں کی جاتی ہے گویا دنیا کی مظلوم ترین قوم پاکستان میں بسنے والی 'اقلیتیں' ہیں جن کی مظلومیت اور بے چارگی کی مثال دنیا بھر میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی.....یہی میڈیا ہے جو ایسے واقعات کی کوریج کا وہی انداز اپناتا ہے جو رمشا مسیح کیس میں اپنایا گیا.....جھوٹ بولا جاتا ہے اور دھڑلے سے بولا جاتا ہے، رمشا مسیح کیس کی تفصیلات یقینی طور پر مسلمانانِ پاکستان کے ذہنوں سے اُتر چکی ہوں گی کیونکہ ہم من حیث القوم بھلکڑ واقع ہوئے ہیں اور جن حقائق پر میڈیا نے کذب و افترا کی گرد ڈال دی ہو وہ تو ہمیں کسی طور یاد ہی نہیں رہتے......اس کیس میں کس ڈھٹائی سے ایک ۳۰ سال کی خرانٹ عورت کو چودہ سالہ بچی بنا کر پیش کیا گیا، ۲۰۰۵ء میں آنے والے زلزلہ کے متاثرین میں سے ایک دس سالہ بچی کی تصویر کو ''رمشا مسیح'' کے نام سے دنیا بھر میں پھیلایا گیا......آخر کار رمشا مسیح اپنے پورے خاندان سمیت بیرون ملک بھجوا دی گئی اور اس کیس کو اپنی غیرت ایمانی کی بنا پر سامنے لانا والے مولوی خالد جدون صاحب ڈیڑھ دو سال تک جیلوں میں پڑے سڑتے رہے......اسی طرح آسیہ مسیح کا معاملہ ہے، جسے میڈیا نے اس انداز میں پیش کیا کہ پاکستان کو پورا لادین اور سیکولر طبقہ گستاخ رسول آسیہ مسیح کی پشت پر کھڑا ہو گیا.....اُس کے ان پڑھ، اجد، گنوار شوہر کی رسائی نیویارک ٹائمز جیسے امریکی اخبار تک ہو گئی اور وہ ایسا جاہل ہے کہ نیویارک ٹائمز کو لکھی گئی اپنی ''بپتا'' پر دستخط بھی نہیں کر پایا اور انگوٹھا چھاپ کر یہ ''داستان رنج والم'' امریکی اخبار کو بھجوائی گئی......بی بی سی کی نشریات کا ''پرائم ٹائم'' اس کے لیے وقف کر دیا گیا......ان تمام حقائق سے یہ بات تو پایۂ ثبوت تک جا پہنچتی ہے کہ جھوٹ اور میڈیا کی طاقت کی بنا پر عیسائیوں نے یہ کام پکڑ لیا ہے کہ جو چوڑا چمار یورپ اور مغربی ممالک میں سیٹل ہونا چاہے، وہ شعائر اسلام اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تضحیک کر کے باآسانی یہ مقصد حاصل کر سکتا ہے...... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرو، شعائر اسلام کی تضحیک واستہزا کا جرم کرو، معاملہ بڑھے گا، مسلمان اپنی غیرت ایمانی کی بنا پر مشتعل ہوں گے، میڈیا کے بازار سجے گا، ملحد اور مفسد این جی اوز غضب ناکی کی تصویر بنی بپھر کر سامنے آئیں گی، مجرمین کو حفاظتی حصار میں لے کر یورپی اور مغربی ممالک بھیج دیا جائے گا اور اگلے ڈرامے کی تیاری کی جانے لگی گی!

لہٰذا یہ بات تو طے ہے کہ جو سیکولر جماعتیں اور شخصیات اس معاملے پر بول رہی ہیں ان کو نہ تو انسانی حقوق سے کوئی سروکار ہے اور نہ ہی اقلیتوں یا خواتین کے حقوق سے کوئی دل چسپی!......ان کا اصل مقصد تو مغربی سامراج کے ان مذموم مقاصد کی تکمیل میں ان کا ہاتھ بٹانا ہے اور ان خدمات کے ذریعے ان کی نظروں میں اپنے قد بڑھانا ہے......آسیہ مسیح کیس کا سطور بالا میں تذکرہ ہوا، اس ملعون آسیہ نے ایک جرگہ میں اپنے جرم کا اظہار کیا، متعدد بار اس کا اقرار کیا، اپنے کیے پر کسی قسم کی شرمندگی ظاہر نہیں کی اور اس کے بعد معاملے کو عدالت میں لے جایا گیا لیکن ان حقائق کے باوجود ایک حلقہ کی طرف سے پروپیگنڈا کیا جاتا رہا کہ کیس جھوٹ پر مبنی ہے......ان حقائق سے تو صاف ظاہر کے اصل میں ہمدردی توہین مذہب کے جرم میں گرفتار ملزمان سے نہیں بلکہ اصل ہدف توہین مذہب اور توہین رسالت کے قوانین ہیں جن کو انگریز کے نمک خوار غلام مکمل طور پر ختم کرنا چاہتے ہیں...... جب کہ ان قوانین پر آج تک اس حوالے سے بحث نہیں کی گئی کہ توہین رسالت اور شعائر اسلام کی بے حرمتی کے درجنوں واقعات ثابت ہو جانے کے باوجود آج تک کتنے مجرمین کو ان قوانین کے تحت سزا دی گئی؟ کتنے گستاخان رسول کی گردنوں میں پھانسی کے پھندے ڈالے گئے؟

ان حالات میں یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی پوچھے تو سہی ان انسانی حقوق کے علم برداروں سے کہ تم کس منہ سے انسانی حقوق کی بات کرتے ہو جب کہ تمہاری تاریخ، تمہارا ماضی اور حتیٰ کہ تمہارا حال بھی انسانی خون میں لت پت ہے......اپنے آپ کو مہذب کہلوانے والے دیکھیں تو سہی کہ ماضی میں کس طرح سیاہ فاموں کو امریکہ میں آگ

پر بھونا جاتا رہا جس کو لچنگ اور باربی کیو کہا جاتا......کیا اس حیوانیت سے خواتین بچ سکیں تھیں؟ کیا یہ بھول گئے کہ کتنے کروڑ ریڈ انڈینز' جو امریکہ کی اصل آبادی تھی' کو انہوں نے قتلِ عام کر کے اُنہیں اقلیت میں تبدیل کیا......کتنے لاکھ افریقیوں کو یہ جانوروں کی طرح ڈربوں میں بند کر کے افریقہ سے امریکہ لائے......کتنے لاکھ مسلمانوں کو جبری طور پر سپین میں عیسائیت اختیار کروائی گئی......چلیے ماضی میں جھانک نہیں سکتے تو آج کے، اسی دور کے واقعات دیکھ لیں کہ کس طرح برما میں مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا جارہا ہے......شام وعراق میں پورے پورے گاؤں اور قصبے کے لوگوں کو جمع کر کے والدین کے سامنے بچوں کو زندہ جلایا جاتا ہے...... ہماری مسلمان ماؤں بہنوں کی عزتیں ان کے خاندان کے سامنے لوٹنے کے بعد ان کو قتل کیا جاتا ہے حتیٰ کہ مساجد میں خواتین اسلام کی عزتیں لوٹی گئیں اور ان پاکیزہ صفت بہنوں کی چیخوں کو مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر اہل علاقہ کو سنوایا گیا......افریقی صلیبی فوج کی سرپرستی میں عیسائیوں کے ہجوم وسطی افریقہ میں مسلمان خاندانوں کو بچوں عورتوں سمیت زندہ جلاتے رہے......لیکن کسی موقع پر بھی انسانیت کا درس دینے والے ان صلیبی غنڈوں کا ضمیر بیدار نہ ہوا...... یہ ویڈیوز پوری دنیا میں شاید ہی کوئی چینل چلا سکے......ایک لمحے کے لیے فرض کریں اگر یہ ویڈیو کسی مسلمان خاندان کے جلنے کی بجائے کسی مسیحی خاندان کے جلنے کی ہوتی، کیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسی ویڈیو کو چینلز پر رات دن چلا چلا کر یہ لوگ کیسی قیامت برپا کرتے......

پھر پاکستان کے معاملات ہی دیکھ لیجیے......نائن الیون کے بعد جب سے پاکستانی افواج نے کافروں کے ہراول دستے کا کردار ادا کرنا شروع کیا ہے کیا کوئی اندازہ کر سکتا ہے کے پاکستانی افواج اور ان کے خفیہ اداروں نے کتنے مجاہدین اور ان کے عزیز و اقارب کو جعلی مقابلوں میں شہید کیا، کتنے افراد کو چند ڈالروں کے عوض امریکہ کے حوالے کیا، کتنے افراد کو لاپتہ کیا، اور کتنے افراد کو خفیہ ٹارچر سیلوں میں آج تک اذیت کا نشانہ بنایا جارہا ہے......حالیہ آپریشن ہی دیکھ لیجیے! کیا بھٹے میں جلانا بدتہذیبی ہے اور جنگی جہازوں سے بمباری کر کے جلانا تہذیب کے دائرہ میں ہے؟ کیا ایک مسیحی جوڑے کی ہلاکت ان لاکھوں خاندانوں پر گزرنے والی قیامت سے زیادہ تکلیف دہ ہے؟ کیا جامعہ حفصہ میں فاسفورس سے جلائی جانے والی طالبات کے بارے میں بھی میڈیا اور خواتین کے حقوق کی دعوے دار تنظیموں کی جانب سے اسی غم وغصہ کا اظہار کیا جاتا رہا جس غم وغصہ میں یہ آج مبتلا ہیں......کیا سانحہ تعلیم القرآن کی کوریج میں بھی صحافتی اصولوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے غیر جانب داری کے ساتھ سچ دکھایا گیا یا ایسے نظر انداز کیا گیا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو......

ایسے ہر واقعہ کے بعد اپنے تئیں ''دفاعِ اسلام'' کے جذبے سے سرشار کچھ علمائے سو میدان میں نکل آتے ہیں......ان علمائے سو کو پہنچانا ہو تو دیکھ لیجیے کہ صلیبی وظیفہ خوری اور عیش وعشرت کی محفلوں میں ''شربت انگور'' [جسے ان بے حمیت لوگوں نے ''میٹھے پان'' کا نام دے رکھا ہے] کے جام کے جام لنڈھانے کی عاداتِ بد نے ان کے وجود کس قدر بے ڈھنگے، بھاری بھرکم اور ''بے پایاں وسعتوں'' کے شاہکار بنا دیے ہیں......ایسے علمائے سو ان مواقع پر اسلام کی 'اقلیتوں' سے رواداری، باہمی محبت والفت کے وکیل بن کر سامنے آتے ہیں......چربی کے یہ بے حس پہاڑ کچھ علم نہیں رکھتے کہ قرآن مجید میں مسلم معاشرے میں بسنے والے اہل کتاب سے جزیہ وصول کرنے کا اور اُنہیں ''صاغرون'' کی حالت میں رکھنے کے احکامات ہیں......کیا یہ صلیبی خوش نودی میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں اور نہیں جانتے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فتح بیت المقدس کے موقع پر نصاریٰ کو ذمی بن کر رہنے کی کن شرائط پر اجازت دی تھی؟ اُن شرائط پر ایک نظر ڈال لی جائے تو کسی صاحب ایمان کے لیے عیسائیوں کو ''برابر کا شہری'' قرار دینے کی جرات کرنا ممکن نہ رہے اور نہ ہی اُن کے ''حقوق'' کا یوں ڈھنڈورا پیٹا جائے......کیونکہ اسلام میں عطا کردہ ذمیوں کے حقوق کی فراہمی ادائیگی جزیہ اور 'هم صاغرون' کے قرآنی حکم پر عمل کرنے سے ہی مشروط ہے! اب پاکستان کی ''اقلیتی برادری'' کے غم میں گھلنے والے یہ خائن دعویٰ کر سکتے ہیں کہ یہ 'اقلیتیں' ذمیوں ہی کی زمرے میں آتی ہیں اور باقاعدہ جزیہ دے کر اور 'چھوٹے بن کر رہنے' کی تمام شرعی شرائط کو پورا کیے ہوئے ہیں؟

کوٹ رادھا کشن واقعہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ واقعات اجتماعی طور پر قوم کی احساس محرومی اور اس نظام سے بے زاری کی عکاسی کر رہے ہیں......کیا اس سے پہلے بھی بیسیوں ایسے واقعات نہیں ہوئے جن میں عوام نے چوروں ڈاکوؤں کو پکڑ کر بدترین تشدد کیا اور پھر زندہ جلایا گیا......یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ عوام کو اس بات کا یقین ہو چلا ہے کہ یہ نظام انہیں خصوصاً غریب کو انصاف فراہم نہیں کرتا......اسی طرح توہین مذہب اور توہین رسالت میں ملوث افراد کے لیے حکومت کی طرف سے جانب داری کا مظاہرہ کرنا اور کھلے عام ان ملزموں کی حمایت کرنا، حتیٰ کہ ان کے فرار کی راہ کو بھی آسان بنانا، یہ ایسے اقدامات ہیں جو بذاتِ خود عوام کو کوٹ رادھا کشن کی طرح کے حالات پیدا کرنے کے اور انہیں اکسانے کے مترادف ہے......

آج جب کہ عوام اس نظام سے بے زاری کا مظاہرہ کر رہے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام کو شریعت کی اہمیت وافادیت سے آگاہ کیا جائے......مغربی میڈیا اور دین بے زار طبقہ جو عوام کو شریعت کی مسخ شدہ شکل دکھا کر انہیں شریعت سے متنفر اور خوف زدہ کرنا چاہتا ہے ان کا رد کیا جا......نہ صرف دعوت کے ذریعہ بلکہ اپنے عمل کے ذریعہ بھی......ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب یہ خطہ ظلم واستحصال پر مبنی کفری قوانین سے چھٹکارا پا کر شریعت کی برکات سمیٹے گا!

☆☆☆☆☆

افسوس فرعون کو سکول کی نہ سوجھی

حذیفہ خالد

اسے ہم مسلم امہ کی بدنصیبی کہیں یا کچھ اور کہ حق و باطل کے مابین اس معرکے میں یہ امت اپنے محسنوں پر کیچڑ اچھالتی ہے اور رہزنوں، بہروپیوں اور خائن افراد کو اپنا رہبر و محسن مانتی ہے...... برصغیر میں جب انگریز کو اپنا وجود توحید کے متوالوں کے سامنے ڈگمگاتا ہوا محسوس ہوا تو انگریز نے جنگ کے ساتھ ساتھ ایک اور حربہ استعمال کیا، وہ تھا ایسے افراد کی نشوونما اور پرورش ہو جو مسلمانوں کے رہبر کے طور پر سامنے آئیں اور ان کے جذبہ جہاد کو کچل کر انہیں ایسے راستے پر ڈال دیں جو بالآخر انہیں مستقل محکوم بنا کر رکھ دے......انگریز کے بنائے گئے اس نئے منصوبے کے لیے سرسید احمد خان پہلا مہرہ تھا، جس کو آج تک تعلیمی نصاب میں بطور ہیرو پیش کیا جاتا ہے......انگریزوں کی حمایت اور انگریزوں کے خلاف لڑنے والوں کی مخالفت میں جتنا کام اس شخص نے کیا شاید ہی آنے والے دنوں میں موجود دور کے ملحد دانش وروں میں سے کوئی انگریز کی اتنی خدمت کر سکے......آج پاکستان کے قیام کو ۶۷ سال گزر چکے ہیں اور اگر ہم اپنے تعلیمی نظام اور اس کے زیرسایہ پروان چڑھنے والی نئی نسل کے کردار و عمل کا انصاف پسندی سے جائزہ لیں تو یہ محسوس کیے بغیر نہ رہ پائیں گے کہ کہیں نہ کہیں کچھ تو گڑبڑ ہے......حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مسلمانوں کے مسائل و معاملات کو اہمیت نہ دے اور ان کے لیے فکر نہ کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے'' (طبرانی، ترغیب)۔

کیا یہ سچ نہیں کہ انگریزوں کا تخلیق کردہ یہ مغربی تعلیمی نظام ایسے افراد پیدا کر رہا ہے جن کے لیے مادی خواہشات کا حصول ہی تعلیم کا اولین مقصد ہے یعنی نوکری، کاروبار، ترقی، اور ایک نہ ختم ہونے والی دوڑ ہے......اس چھینا جھپٹی میں آج کا نوجوان اس بات سے بے خبر ہے کہ اپنے والدین کے کون سے حقوق اس کو ادا کرنے ہیں......نہ ہی اسے معلوم ہے کہ بحیثیت مسلمان، مسلم امہ کی فکر کرنا اس کا فرض ہے...... برما، فلسطین عراق و شام اور افغانستان سمیت دنیا کے کسی بھی ملک میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر یہ کیا تڑپتا، یہ تو اپنے ملک شہر اور دیہات میں اپنے اردگرد بسنے والے مسلمانوں سے لاتعلق ہے......کیا یہ بھی سچ نہیں کہ آج اس ملک کو گِدھوں کی مانند نوچنے والے یعنی کرپشن کرنے والے وہ افراد ہیں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں......صرف کرپشن ہی نہیں بلکہ اخلاقی گراوٹ کا یہ حال ہے کہ نت نئی شرم ناک خبریں پڑھ اور سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے......کچھ عرصہ قبل ایک خبر ٹی وی پر نشر کی گئی کہ برطانیہ میں رہائش پذیر دو پاکستانی خواتین نے کورٹ میرج کے لیے درخواست دی......ابتدا میں کورٹ نے ان کے مسلمان ہونے کے باعث ان کو اجازت نہ دی لیکن دونوں خواتین نے کیس لڑا، چونکہ برطانیہ میں ہم جنس پرستوں کو آزادی حاصل ہے لہٰذا دونوں خواتین کو بعد میں اجازت دے دی گئی......واضح رہے کہ ان میں سے ایک خاتون جس نے اپنی تعلیم لاہور شہر میں مکمل کی تھی پی ایچ ڈی کر چکی تھی......انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے نام پر نیٹ کیفے کے جال صرف اور صرف فحاشی کے فروغ کا سبب بن رہے ہیں......کراچی شہر کی ایک شہرت یافتہ یونی ورسٹی کا وائس چانسلر ایک انٹرویو میں کہتا ہے کہ

''ہم ایک ایسے معاشرے کی تعمیر چاہتے ہیں جہاں ایک طالب علم، جس کی داڑھی سنت کے مطابق ہو اور اس کی شلوار ٹخنوں کے اوپر ہو اور وہ اپنی کلاس فیلو جس نے جینز کی پینٹ اور بغیر آستینوں والی شرٹ پہنی ہو، کے ساتھ بلا جھجک گپ شپ لگائے اور اس کے ساتھ گھوم پھر سکے''......

شرم و حیا کے جنازے نکالنے کا منصوبہ اگر صرف ایسے تعلیمی اداروں تک محدود ہوتا جہاں اس ملک کے حکمرانوں اور elite یعنی اشرافیہ کی اولادیں پڑھتی ہیں تو شاید اتنا نقصان نہ ہوتا لیکن مسئلہ تو یہ ہے کہ مغربی تہذیب کی غلاظتیں نہ صرف اعلیٰ یونی ورسٹیوں میں بلکہ ان اداروں میں سرایت کر رہی ہیں جہاں متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی اکثریت تعلیم کی غرض سے رخ کرتی ہے کیا یونی ورسٹیاں کیا کالج اور کیا سکول......ایک طرف فنون لطیفہ اور آرٹ کے نام پر فحاشی و عریانی کی مدح سرائی کی جاتی ہے، دوسری طرف سکولوں میں غیر نصابی سرگرمیوں کے نام پر ڈرامے، ناچ گانے سے لے کر تمام واہیات سے بچوں کو شروع سے ہی متعارف کرا دیتے ہیں تاکہ اگر کوئی بچہ گھر میں کیبل و ڈش کی خرافات سے محفوظ ہے تو اس کی کمی سکول پوری کر دے......کچھ عرصہ قبل ایک عزیز کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا جن کا بچہ سکول سے آنے کے بعد اپنی والدہ کو بتا رہا کہ اگلے روز ویلینٹائن ڈے کی وجہ سے اسے سکول سرخ رنگ کی شرٹ پہن کر جانا ہے اور ایک گفٹ خریدنا ہے یہ تمام ہدایات بچے کو ٹیچر کی جانب سے دی گئیں تھیں...... یہ حال ایک متوسط علاقے میں واقع ایک چھوٹے سے پرائیویٹ سکول کا تھا ورنہ بڑے بڑے پرائیویٹ سکولوں میں کن چونچلوں کی تربیت دی جاتی ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں......

یوں بچوں کے قتل سے بدنام نہ ہوتا
افسوس فرعون کو سکول کی نہ سوجھی

05 نومبر: صوبہ اورزگان.......................ضلع دہرود.......................بارودی سرنگ دھماکے.......................5 ٹینک تباہ

یہ تو معاملہ رہا سویلین تعلیمی اداروں کا......رہی بات ملٹری تعلیمی اداروں کی 'وہاں تو اخلاق واقدار کی لٹیا کی ڈوب چکی ہے......قیام پاکستان سے قبل جو نصاب انگریز نے فوج کے لیے تخلیق کیا تھا وہ تقریباً اسی حالت میں آج بھی باقی ہے جس میں دین اسلام کی کوئی جگہ نہیں......انگریز کی وفادار اس فوج کا کام چونکہ صرف ہندوستان کی عوام کو محکوم بنائے رکھنا اور بغاوتیں کچلنا تھا لہٰذا قیام پاکستان کے بعد بھی یہی روش قائم رہی ، ملٹری نصاب میں کسی ردوبدل کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی گئی اور ردوبدل ہوا بھی تو وہ بھی اُلٹی سمت یعنی روایتی دشمن ہندوستان سے توجہ ہٹا کر ملک میں شریعت کا نعرہ لگانے والوں پر توجہ مرکوز کی گئی......آئی ایس ایس بی جو فوج میں کمیشنڈ افسران کی بھرتی کا ادارہ ہے' اس میں سلیکشن کا طریقہ کار بھی ایسا وضع کیا گیا ہے جس کی چھلنی سے گزر کر ایک اسلام پسند نوجوان کا فوج میں شمولیت اختیار کرنا ناممکن ہے......ٹیسٹ دینے والے نوجوان کو چار دن تک سلیکشن سنٹر میں رکنا ہوتا ہے جہاں دوسرے امتحانات کے علاوہ نفسیات کا ماہر ٹیسٹ دینے والے نوجوان کی نفسیات کا مکمل جائزہ لیتا ہے اور ایسے شخص کو ہی منتخب کیا جاتا ہے جو افسران کے احکامات بلاچوں چراں ماننے کی اہلیّت رکھتا ہو چاہے وہ احکامات اسے ارتداد کے راستے پر ہی کیوں نہ ڈال دیں......انٹرویو کے دوران بھی خاص طور سے افسران جانچ کرتے ہیں کہ کسی مذہبی معاملے پر یہ شخص اشتعال دلانے پر مشتعل ہوتا ہے یا نہیں......

ایک نوجوان کی زبانی معلوم ہوا کہ اس سے آئی ایس ایس بی issb کے فائنل انٹرویو میں پوچھا گیا کہ اسے اپنے اردگرد کس بات پر سب سے زیادہ غصہ آتا ہے تو نوجوان نے جواب دیا کہ ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی وعریانی پر اور آئے روز خبروں میں عصمت دری کے واقعات کے بارے میں خبریں پڑھ اور سن کر بہت غصہ آتا ہے......اس جواب پر انٹرویو لینے والا مزید سوال کرتا ہے کہ فرض کرو ملٹری اکیڈمی میں تم اپنے ایک ساتھی کے کمرے میں داخل ہوتے ہو اور دیکھتے ہو کہ تمہارا افسر تمہارے ایک ساتھی کے ساتھ بدکاری کررہا ہے تو تم کیا کرو گے......نوجوان نے جواب دیا کہ لازمی بات ہے مجھے غصہ آئے گا میں اسے روکوں گا اس پر انٹرویو لینے والے نے سوال کیا کہ تم کیسے اپنے افسر کو روک سکتے ہو جب کہ تم اس کے ماتحت ہو اور اس کا ہر حکم ماننا تم پر لازم ہے......یہ نوجوان منتخب تو نہ ہو سکا لیکن اس کا ایک اور ساتھی جو منتخب ہوا تو ٹریننگ کے دوران چھٹیوں میں واپس آکر بتاتا ہے کہ اکیڈمی میں ہفتے میں ایک دن مخصوص ہے جب اکیڈمی میں تربیت پانے والے لڑکے افسران کی اجازت سے ہال میں فحش فلمیں دیکھ سکتے ہیں......

واضح رہے کہ یہ واقعہ مشرف حکومت سے قبل کا ہے اور بعد میں آنے والے جرنیلوں نے امریکی ایما پر فوج کے تربیتی نصاب اور ٹریننگ میں کیا کیا تبدیلیاں کی ہیں اس کے اثرات بھی واضح ہیں......وزیرستان میں ایک کارروائی کے دوران مجاہدین کو پاکستانی فوجیوں کا مال غنیمت نصیب ہوا جس میں ایک پاکستانی فوجی افسر کا لیپ ٹاپ بھی تھا جس کی ہارڈ ڈسک فحش فلموں سے بھری ہوئی تھی......

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اخلاق سے عاری اس فوج نے خواتین کو فوج میں شمولیت اختیار کروانے کے لیے کن ہتھکنڈوں کو اختیار کیا ہے......اخبار میں شائع ہونے والے لڑکیوں کے کیڈٹ سکول کے اشتہار دیکھیں تو ان میں نماز، قرآن مجید کی تلاوت کو لازمی قرار دے کر اکیڈمی کے ماحول کو اسلامی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہوتی ہے تاکہ والدین اپنی بیٹیوں کے متعلّق کسی حد تک بے فکر ہو جائیں......اب یہ اور بات ہے کہ ان اکیڈمیوں سے نکل کر فوج میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد ان کو جو ٹریننگ ملے گی اس کے بعد اتنی روشن خیال تو ہو ہی جائیں گی کہ پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقع پر ان کا افسران کے سینے پر بیج لگائے اور انہیں کوئی شرم محسوس نہ ہو!

کیڈٹ سکول کی ایک ویڈیو دیکھنے کا اتفاق ہوا جس میں ایک فوجی کو ہاسٹل میں رہنے والے کم عمر لڑکوں کو بلاوجہ گالیاں دیتے ہوئے دکھایا گیا ہے......شاید گالیوں سے بھرپور ٹریننگ ایک ایسا افسر تیار کرنے میں مدد دیتی ہے جو اپنے افسران کی گالیاں خندہ پیشانی سے برداشت کر سکے اور فوج یا خفیہ ایجنسی کا سربراہ بننے پر امریکہ سے بھی احکامات گالیوں اور ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ وصول کرنے میں کوئی شرم محسوس نہ کرے......جس طرح امریکی فوج میں فوجیوں کو جانوروں کا خون پینا سکھایا جاتا ہے اسی طرح پاکستانی فوجیوں کو بھی ایک ویڈیو میں مرغی کا سر اپنے منہ سے نوچ کر خون پیتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے......شاید اس تربیت کے بعد ان فوجیوں کے لیے وزیرستان میں بسنے والے قبائل کا خون بہانا آسان ہوتا ہوگا......

پرویز ہودبائے، حسن نثار، جاوید غامدی، عامر لیاقت سمیت نام نہاد دانشوروں اور سکالروں کی لمبی فہرست ہے جن کو میڈیا پروموٹ کرتا ہے......حسن نثار بلب کے موجد کے لیے ''رضی اللہ عنہ'' کا استعمال کرتے ہوئے قوم کو لعنت ملامت کرتا ہے کہ تم ایڈیسن کے شکر گزار کیوں نہیں ہو، تو پرویز ہودبائے قرآن مجید میں بیان کردہ انبیائے کرام کے واقعات کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے......ان کے پیش نظر سائنس کی ترویج کم جب کہ ملحدانہ نظریات کا پھیلاؤ انکا خاص ہدف ہوتا ہے......

طاہر القادری کو ہی دیکھ لیجیے......۲۰۰۳ء میں جب امریکہ کے دفاعی اداروں نے پروگرام بنایا کہ مسلمان ممالک میں جہاد کو کچلنے کے لیے لبرل اسلام کو فروغ دیا جائے اور اس مقصد کے لیے ۱.۳ ارب ڈالر کی رقم مختص کی گئی ان میں پاکستان سرفہرست تھا......اس پروگرام کے تحت پاکستان میں نئے سکول کھولے جانے تھے......کیا یہ محض اتفاق ہے کہ اس کے بعد طاہر القادری کے ادرے منہاج القرآن نے پنجاب بھر میں سیکڑوں سکول کھولے......ان سکولوں کے ذریعے ہونے والی ذہن سازی کے ثمرات کا مشاہدہ ہم اسلام آباد کی سڑکوں پر دیکھ چکے ہیں......یہی ہے وہ اسلام جو امریکہ پاکستان

05 نومبر: صوبہ غزنی............ضلع شلگر............مجاہدین کے افغان فوجی چوکیوں پر لگاتار حملے............5 فوجی ہلاک اور 1 زخمی

میں نافذ کرنا چاہتا ہے جس میں ناچ گانے پر روک ٹوک نہ ہو، شراب اور زنا کے اڈے کھلے عام چلتے رہے...... کوئی بھی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں کسی بھی طرح کی بکواس کرنے کے لیے آزاد ہو......

لیکن سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان پاکستانی دیسی انگریزوں نے معاشرے کی بنیادیں ہلانے میں آخر کون سی کمی چھوڑی تھی جو تعلیمی نظام مکمل طور پر یوایس ایڈ اور اس کی بغل بچہ نام نہاد فلاحی تنظیموں کے حوالے کیا جا رہا ہے...... یوایس ایڈ کی جانب سے پچھلے چند سالوں کے دوران شروع کیے جانے والے تعلیمی منصوبوں پر نظر ڈالیں تو بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ پاکستانی معاشرے کو کس سمت لے جانا چاہتا ہے مثال کے طور پر گرلز ہاسٹلز کا قیام، اساتذہ کی ٹریننگ، نصاب کی تبدیلی، وقتاً فوقتاً یونی ورسٹیوں اور کالجوں میں کانفرنسوں کا انعقاد، اور وظائف اور امریکی سکالرشپ کی تقسیم...... کیا یہ ظلم نہیں ہوگا کہ ہم معصوم ذہنوں کو ان شیطانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں جو ہمیں ایک ایسی نسل تیار کر کے دیں گے جو مغرب سے مرعوب و متاثر ہو اور انہی کو اپنا نجات دہندہ سمجھتی ہو!......

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مسئلے سے نمٹنے کی فکر کی جائے اور اپنے بچوں کو مکمل طور پر سکولوں کے سپرد کرنے کی بجائے ان کی تربیت کی خود بھی فکر کی جائے...... جتنی فکر ہم ان کے مستقبل کی کر رہے ہیں کم از کم اتنی فکر ان کی آخرت کے لیے بھی کریں...... شروع سے ہی گھر میں دینی تعلیم کا اہتمام کریں...... علمائے کرام سے تعلّق کو مضبوط کریں اور ہر معاملے میں ان سے رہنمائی لیں...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''علما کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے...... جب ستارے بے نور ہو جاتے ہیں تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ راستہ چلنے والے بھٹک جائیں'' (مسند احمد)۔

یعنی علما کے نہ ہونے سے عموماً لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں...... یہ صدی ان شاء اللہ اسلام کے عروج اور غلبہ کی صدی ہے...... یہ کتنی بدنصیبی ہوگی اگر ہماری اولاد مغربی تعلیم سے متاثر ہو کر اپنے نظریات و عقائد ہی گنوا بیٹھے اور حق کے خلاف کسی بھی شکل میں باطل کا ساتھ دے...... لیکن اگر ہم نے فکر کی اور ان کی صلاحیتیں کسی بھی میدان یا شعبے میں حق کو غالب کرنے میں صرف ہوئیں تو ہمیں امید ہے کہ یہ ہمارے لیے دنیا و آخرت میں کامیابی کا باعث ہوں گی......

☆☆☆☆☆

بقیہ: صلیبی مُہروں راحیل اور غنی کے کابل، اسلام آباد اور امریکہ کے دورے

تیسری التجا یہ تھی کہ ہمارے خطے سے عالی جاہ امریکہ اپنے لاؤ لشکر کو نہ نکالے کہ اس کے نکلنے سے وہ ''درندے'' ہمیں کچا کھا جائیں گے جو عالی جاہ کو بھی نہیں چھوڑتے...... اس استدعا کو شرف باریابی سے نوازا گیا۔ چوتھی گذارش یہی تھی کہ افغان فورسز اور خود عالی جاہ اس امر کو یقینی بنائیں کہ افغانستان سے آ کر ہمارے علاقوں میں ہمارے فوجیوں کو مار کر اور زندہ پکڑ کر لے جانے والوں کا کچھ کیا جائے۔

امریکہ کی زیارت کرتے ہوئے پہلی بات سابقہ پاکستانی حکمرانوں اور جرنیلوں کی طرح راحیل نے بھی یہی کی کہ ''پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کی بھاری قیمت ادا کی ہے، پاکستانی قوم دہشت گردی کے خلاف جنگ میں متحد ہے، اس نے بیش بہا قربانیاں دی ہیں، جن کا عالمی سطح پر اعتراف کیے جانے کی ضرورت ہے...... ۲۰۰۱ء میں انسداد دہشت گردی کے خلاف شروع کی گئی عالمی کوششوں میں ہراول دستے کا کردار ادا کرنے والے ملک پاکستان کو خود بھی دہشت گردی و انتہا پسندی کا سامنا رہا ہے اور اس میں اب تک ہزاروں سیکورٹی اہل کاروں سمیت ۵۰ ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں جب کہ معیشت کو اربوں روپے کا نقصان ہو چکا ہے''۔ [راحیل کی کیلی فورنیا میں اسٹین فورڈ میں ایک مباحثے میں تقریر]

جوابی طور پر امریکہ نے حسب سابق وہی احکامات صادر کیے جو وہ پہلے کیا کرتا ہے، آخر میں کسی تبصرے کے بغیر صرف امریکی نمائندے کے الفاظ پیش کر رہے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ آقاؤں کے ہاں غلاموں کے لیے کیا احساسات و تاثرات ہیں۔

پاکستان اور افغانستان کے لیے امریکی نمائندہ خصوصی ڈین فیلڈمین نے راحیل کے دورے کے دوران میں حاصل ہونے والے مقاصد کا جواب دیتے ہوئے کہا ''ہماری حقانی نیٹ ورک سمیت تمام دہشت گردوں کو نشانہ بنانے کی ضرورت کے حوالے سے انتہائی دوٹوک اور تعمیری گفتگو ہوئی تا کہ دہشت گردوں کے تمام محفوظ ٹھکانوں کا خاتمہ یقینی بنایا جا سکے''...... شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں کے خلاف جاری آپریشن پر اس کا کہنا تھا کہ ''ہم مانتے ہیں کہ انتہائی اہم پیش رفت ہو چکی ہے''۔ تاہم اس نے ڈومور کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ''ہمیں یہ بھی ماننا چاہیے کہ اس سلسلے میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے اور جنرل شریف ایسا کرنے کے لیے پرعزم ہے''...... اس کا کہنا تھا کہ ''راحیل کے حقانی نیٹ ورک سمیت تمام دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے عزم سے امریکی بہت خوش ہیں''...... امریکی سفیر نے باور کرایا کہ دونوں ملکوں کی افواج کے درمیان طویل المدتی شراکت کی از سرِ نو تعمیر کی کوششیں کئی سال پہلے ہی شروع کر دی گئی تھیں اور مزید کہا کہ اس دورے سے وہ عمل جاری رہا جس سے تعلقات مزید مضبوط ہوئے''۔

☆☆☆☆☆

05 نومبر: صوبہ ہرات...... ضلع زرغون...... مجاہدین کا افغان فوجیوں اور نظم عامہ کے اہل کاروں پر حملہ...... 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

خاک ہو جائیں گے ہم کفر کے مٹ جانے سے!

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

۲۲ نومبر کو سید منور حسن صاحب کے قتال فی سبیل اللہ بیان نے تہلکہ مچا دیا...... ممنوعہ ترین بات مملکت خداداد پاکستان میں؟ بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی! اس سے پہلے بھی وہ 'شہید' کہنے کے مرتکب ہو چکے ہیں...... نتیجتاً امارت ہی ''رتبۂ شہادت'' پر فائز ہو گئی!

؎ نکل جاتی ہے جس کے منہ سے سچّی بات! کیا کیجیے!

گھٹن کے اس ماحول میں جہاں امریکہ ''عازمِ جہاد'' ہے پوری دنیا میں بری، بحری، فضائی بیڑے لیے......اس کے ''اعلان جہاد'' پر پوری امت سر بکف ''دہشت گردی'' کا کلمہ پڑھتی ''امام جہاد'' کے پیچھے پیچھے اپنے اپنے ممالک میں ''دہشت گردوں'' کی جان کو آ لی......ان کے نام طے کر دیے گئے۔ طالبان اور القاعدہ جس پر چاہو یہ لیبل لگا دو۔ ہر قانون ان کو گولی مارنے یا عقوبت خانوں میں پھینکنے کی سزا سناتا ہے، ملکِ شرق و غرب کا کوئی بھی ہو! مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے کسی کی استثنیٰ نہیں......[۱۲ اکتوبر کے ایکسپریس ٹریبون نے ۱۲ عرب بچوں اور ۲ عرب خواتین کے حراست میں لیے جانے کی خبر دی ہے]۔ 'شہید' کی اصطلاح بھی قبضے میں لے لی گئی۔ سلمان تاثیر اور شہباز بھٹی ''شہید'' ہوئے تھے۔ حال ہی میں بلاول میاں نے فتویٰ دیا ہے۔ کمال ہے اس پر کوئی سوال نہ اٹھا......حالانکہ سید منور حسن صاحب نے یہ لفظ استعمال کیا تو سب تڑپ اٹھے! روشن خیالی، مسلم کشی اور اسلام کے بخیے ادھیڑنے پر مامور پورے ماحول میں کیا وجہ ہے کہ بڑے بڑے سیکولر، دہریے، فخریہ آنجہانی کمیونزم سے رشتہ جوڑنے والے بھی شہادت کے معاملے میں بڑے جذباتی ہو جاتے ہیں؟ قرآن و حدیث سے جاہل افراد کا تو یہ رویہ سمجھ میں آتا ہے۔

تاہم آل عمران، انفال، توبہ، سورۃ محمد کی تلاوت کرنے والا یا احادیث سے مس رکھنے والا بھی قتال فی سبیل اللہ اور شہادت پر کوئی اشتباہ نہیں رکھتا۔ کتب حدیث میں کتاب الایمان کے ابتدا ہی میں اخلاص نیت کی حدیث جسے بیان کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہؓ تین مرتبہ بے ہوش ہوئے، سٹی گم کر دینے کو بہت کافی ہے!...... جہاد فی سبیل اللہ کو مسخ کر کے غربت کے خلاف جہاد، ناخواندگی کے خلاف جہاد، بڑھتی آبادی کے خلاف جہاد (موجودہ عالمی جہاد مسلمانوں کی بڑھتی آبادی ہی کے خلاف ہے!) والے کیا جانیں کہ عنداللہ یہ اصطلاحات کیا معنی رکھتی ہیں......اس وسیع و عریض کائنات میں اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں......جو اس کا خالق، مالک، بادشاہ حقیقی، مدبر الامر ہے......اس کائنات کے اس چھوٹے سے کرۂ زمین پر انسان کو اختیار دے کر اللہ نے آباد کیا ہے، زمین اُسی کی مِلک ہے، مخلوق اللہ ہی کی ہے، اس پر حکم بھی اُسی کا چلنا چاہیے......**الا لہ الخلق والامر** [خبردار! مخلوق اس کی ہے حکم اسی کا چلے گا]......بندۂ مومن اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے زبان و بیان، دعوت و تبلیغ کی قوتوں سے جدوجہد (جہاد) کرتا ہے۔

مزاحم (کفریہ) قوتوں کی مزاحمت ختم کرنے کے لیے، انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر رب واحد کی غلامی میں دینے کے لیے، میدان قتال میں اتر جانے والا مجاہد/مقاتل فی سبیل اللہ ہوتا ہے...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی کے لیے لڑے وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے''۔ (بخاری)

مختلف مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ ناموری کے لیے لڑنا، مال غنیمت کے لیے لڑنا، بہادری دکھانے، قومی حمیت کی خاطر لڑنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو بھی قتال/جہاد فی سبیل اللہ کی حیثیت سے قبول نہیں کیا۔ اصطلاحوں کے جھگڑے تو قرآن، حدیث سے رجوع کر کے ختم ہوتے ہیں...... ہمارا المیہ یہ ہے کہ اسلامی اصطلاحوں پر اتھارٹی امریکہ، رینڈ کارپوریشن اور اقوام متحدہ کو مان بیٹھے ہیں۔ یا پھر آکسفورڈ سے ''افتاء'' کی سند لیے بلاول بتاتا ہے کہ شہدا کون ہیں! ہمارا علاج تو گورے نے ۱۹۲۴ء میں خلافت توڑنے کے بعد کما حقہ کر دیا تھا......مسلم کالونیوں میں اپنے سچّے غلاموں کی فوج ظفر موج کو سیاست، انتظامیہ، تعلیم، مقنّنہ ہر شعبۂ زندگی میں متعین کر کے۔ لارڈ کرزن نے خلافت توڑ کر پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''ہمیں اسلامی اتحاد کا ذریعہ بننے والے ہر سبب کا سدباب کرنا ہو گا۔ ہمیں یقینی بنانا ہو گا کہ مسلمان کبھی دوبارہ متحدہ ہونے کے لیے اٹھ نہ سکیں خواہ وہ ثقافتی سطح پر ہو یا دانش ورانہ سطح پر''...... مسلم امہ کا تصور پاش پاش کرنے اور قومیت کی تنگنائے میں مقید کرنے کا اہتمام کیا گیا...... یہاں سب سے پہلے پاکستان پڑھایا......اردن جانے والے نے بتایا، وہاں لکھا تھا بورڈ پر ''سب سے پہلے اردن!''......خود وہ یورپین یونین بن کر ایک کرنسی ایک وحدت میں ڈھل گئے، ویزے پاسپورٹ کی پابندی سے آزاد، نیٹو کی صورت فوجی قوت یکجا! **الکفر ملة واحدة**...... بنیان مرصوص بنی، وہ بھی ہمارے خلاف صف آرا اور ہم خود بھی اپنے خلاف صف آرا......اپنے اپنے (ایمان والے) قبائل سے برسر پیکار! پاکستان، مصر، یمن غرض ہر جگہ!

(بقیہ صفحہ ۵۰ پر)

05 نومبر: صوبہ ننگرہار اور پکتیکا......................15 فوجیوں کا مجاہدین کی دعوت پر تحریک جہاد کی صفوں میں شمولیت کا اعلان

عالمی تحریک جہاد کے مختلف محاذ

محمد سعود میمن

القدس:

القدس میں مسلمانوں اور اسرائیلی فوج کے درمیان جھڑپوں کے علاوہ چند فدائی مجاہدین نے ۴ شاندار کارروائیاں......

اکتوبر کے آخری دنوں میں ایک فلسطینی مجاہد معتز حجازی شہیدؒ نے ایک یہودی سرکردہ رہنما یہودا گلیک کو ایک کانفرنس سے نکلنے بعد قتل کر دیا۔ یہ ملعون مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے ہیکل سلیمانی بنانے کے لیے سرگرم یہودیوں کا رہنما اور کنیساؤں (یہودی عبادت گاہ) کی جماعت کا نائب سربراہ تھا...... بعد ازاں اس یہودی کو ہلاک کرنے والے مجاہد معتز حجازی شہید جن کا تعلّق القدس شہر سے تھا' کو یہودی کمانڈوز نے ان کے گھر پر حملہ کر کے شہید کر دیا۔

۶ نومبر: ایک فلسطینی بہادر مجاہد ابراہیم عکاری نے اپنی منی بس کے ذریعے سڑک کنارے کھڑے اسرائیلیوں کو کچل ڈالا۔ اس کارروائی میں ۲ اسرائیلی ہلاک اور ۷ زخمی ہوگئے جن میں سے ۳ کی حالت نازک ہے۔ اس مجاہد کو بھی اسرائیلی فورسز نے شہید کر دیا۔

دو ہفتوں کے دوران میں ریلوے اسٹاپ پر کھڑے اسرائیلیوں پر گاڑی چڑھانے کا یہ دوسرا واقعہ تھا۔ اس سے پہلے اسی انداز میں ایک ڈرائیور نے ریلوے اسٹاپ پر کھڑے اسرائیلیوں پر اپنی کار چڑھا دی تھی جس کے نتیجے میں نو اسرائیلی زخمی ہوگئے تھے۔

۶ نومبر: مقبوضہ فلسطین میں اسرائیلیوں کو گاڑی سے کچلنے کی دوسری کارروائی۔

۱۸ نومبر: مقبوضہ بیت القدس میں فدائی کارروائی، ۷ یہودی ہلاک، ۱۰ زخمی...... بیت المقدس کے علاقے مفرق الرام میں دو فلسطینی نوجوانوں نے تیز دھار آلات کے وار کر کے ۷ یہودیوں کو ہلاک جب کہ ۱۰ کو زخمی کر دیا...... ہلاک ہونے والوں میں تین امریکی، ایک برطانوی، ایک اسرائیلی بریگیڈیر اور ۳ ربّی شامل ہیں...... یہ لوگ ہارنوف نامی یہودی کنیسہ میں موجود تھے کہ دو فلسطینی مجاہدوں ۲۸ سالہ غسان ابوجمل اور ۲۲ سالہ عدی ابوجمل نے ان پر تیز دھار آلات سے حملہ کر دیا...... سات منٹ تک جاری رہنے والی اس کارروائی میں ۷ یہودی ہلاک اور ۱۰ زخمی ہوگئے...... اسرائیلی سکیورٹی اداروں نے کارروائی کر کے دونوں مجاہدوں کو شہید کر دیا...... ان دونوں کا تعلّق الویۃ صلاح الدین نامی اسلامی تنظیم سے بتایا جا رہا ہے...... اسرائیلی حکام نے دونوں شہدا کے جسد خاکی ان کے اہل خانہ کو دینے سے انکار کر دیا ہے۔

یمن:

یکم سے ۵ نومبر کی خبروں کی تفصیل

یمن میں امریکی ڈرون طیاروں کی مجاہدین القاعدۃ جزیرۃ العرب کے ٹھکانوں پر بم باری

۳ نومبر کو امریکہ نے رداع میں تین ڈرون حملے۔ امریکی ڈرون طیاروں نے مجاہدین انصار الشریعہ کی دو گاڑیوں پر بھی میزائل داغے۔ کئی مجاہدین شہید ہوئے۔

القاعدہ فی جزیرہ عرب کے دو رہنما شیخ نبیل الذھب اور امیر خولان الصنعانی رحمہم اللہ امریکی ڈرون حملے میں شہید ہوگئے۔ شیخ نبیل الذھب شہیدؒ مجاہدین کے نامور کمانڈر تھے جب کہ خولان الصنعانی شہیدؒ اکثر جہادی اناشید پڑھتے تھے اور مختلف جہادی اداروں نے آپ کی آواز میں اناشید جاری کیں۔ (اللہ تعالیٰ ان شہدا کی شہادت قبول فرمائے آمین)۔

۴ نومبر کی رات کو مجاہدین پر امریکہ کے ۳ ڈرون حملے کیے۔

ایب میں حوثیوں نے اخوان المسلمین یمن کی ذیلی تنظیم "اصلاح پارٹی" کے مرکز کو بم سے اڑا دیا، ۵ افراد شہید ہوگئے

مجاهدین کی عملیات:

مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں جھڑپوں میں ۲۱ حوثی ہلاک ہوگئے۔

البیضاء، رداع: حوثیوں کیا جتماع پر بم حملہ ۲۵ ہلاک

رداع میں قیفا نامی علاقے میں حویوں کے عسکری مواقع پر مجاہدین کا حملہ۔ شدید جھڑپیں اور دھماکے۔ ہلاکتوں کی تعداد معلوم نہیں ہوسکی۔

رداع میں مختلف عسکری مواقع پر مجاہدین انصار الشریعہ اور سنی قبائل کے شدید حملے۔

مجاہدین کی رداع شہر کے مرکز تک پیش قدمی

حوثیوں پر (آئی۔ای۔ڈی) بم حملہ، کئی ہلاک

رداع کے تاریخ قلعے پر بہت بڑا دھماکہ۔ اس قلعے میں حوثی محصور تھے۔

صنعاء: یمنی شہری نے ایک حوثی کو صنعاء میں قتل کر دیا۔

الحدیدہ: الحدیدہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ۸ یمنی فوجی ہلاک ہوئے۔

القاعدہ اور حوثی شیعوں کے درمیان یمن میں جھڑپیں ۳۰ فوجی ہلاک ۱۳ گرفتار کر لیے۔

القاعدہ مجاہدین نے سٹریٹیجک اہمیّت کے حامل 'الحدیدۃ' صوبے کے 'جبل الراس' ضلع پر بھی قبضہ کر لیا۔

6 نومبر: صوبہ پکتیکا......................ضلع زرمت........................مجاہدین کے حملے......................11 انٹیلی جنس اہل کار اور جنگ جو ہلاک

۴ نومبر: صنعا میں سابق یمنی صدر عبداللہ علی صالح کے گھر کے باہر مجاہدین کا بم حملہ۔
۶ نومبر: صنعا میں حوثی جنگ جوؤں کی گاڑی پر مجاہدین کا حملہ، شیعہ جنگ جو ہلاک۔
۷ نومبر: رداع، ایک فدائی حملے میں دسیوں حوثی جنگجو ہلاک، کئی زخمی۔
۷ نومبر: حضرموت یمنی آرمی کی گاڑی پر مجاہدین کی جانب سے بم حملہ ۶ فوجی ہلاک
۸ نومبر: رداع میں مجاہدین اور حوثی جنگ جوؤں میں شدید لڑائی، ۳۰ دھماکوں میں درجنوں حوثی ہلاک اور زخمی۔
۱۰ نومبر: عدن قائد اور مجاہد ترکی العسیری رحمہ اللہ اینٹی ٹیررزم فورسز سے لڑائی میں شہید
۱۰ نومبر: وسطی یمن میں انصار الشریعہ اور سنی قبائل کی حوثی شیعہ جنگ جوؤں سے شدید جھڑپیں، ۳۰ حوثی جنگ جو ہلاک۔
۱۰ نومبر: حضرموت، مجاہدین کا یمنی فوجی گاڑی پر بم حملہ، متعدد فوجی ہلاک۔
۱۱ نومبر: مجاہدین کی جانب سے آئی ای ڈی حملہ، ۱۲ حوثی جنگ جو ہلاک۔
۱۱ نومبر: رداع میں مجاہدین کی جانب سے بارودی سرنگ کے ذریعے حملہ، ۵ حوثی ہلاک۔
۱۱ نومبر: مجاہدین انصار الشریعہ کا حوثی جنگ جوؤں کی فوجی گاڑی پر حملہ، ۹ حوثی ہلاک۔
۱۲ نومبر: وسطی یمن میں ۱۰ حوثی کار بم حملے کے نتیجے میں ہلاک۔
۱۷ نومبر: حضرموت میں مجاہدین کی جانب سے بارودی سرنگ کے ذریعے یمنی فوجیوں کی بکتر بند گاڑی پر حملہ، متعدد ہلاک اور زخمی۔
۱۷ نومبر: مجاہدین کا سپیشل گارڈ افیسر کی کار پر بم حملہ، گارڈ آفیسر ہلاک، ۳ فوجی زخمی۔
۱۷ نومبر: البیضا میں مجاہدین نے حوثی جنگ جوؤں کے فوجی ساز و سامان کو بارود سے اڑا دیا
۱۷ نومبر: ابین میں مجاہدین کا یمنی فوجی ساز و سامان پر بم حملہ، ۲ فوجی بھی زخمی۔
۱۷ نومبر: رداع میں مجاہدین نے لڑائی کے بعد حوثی جنگجوؤں سے غنیمت میں ہتھیار حاصل کیے۔
۱۷ نومبر وسطی یمن میں حوثی رہنما مجاہدین کے حملے میں ہلاک۔
۱۹ نومبر: حضرموت میں مجاہدین کے گھات حملے میں ۳ یمنی فوجی ہلاک۔

شام:

۱۹، ۲۰ اکتوبر: مجاہدین نے حلب میں اسدی فوج کی ڈیفنس فیکٹریوں پر حملے شروع کر دیے۔
۲۰ اکتوبر: مجاہدین جبهۃ النصرہ نے القنیطرہ میں البعث اور خان ارنبہ نامی دو گاؤں آزاد کرانے کی لڑائی کے دوران۔ البعث کو مکمل طور پر آزاد کرا لیا۔
۲۱ اکتوبر: دمشق میں مجاہدین کی تل کردی ٹاؤن جھڑپوں کے بعد پیش قدمی
۲۲ اکتوبر: القنیطرہ میں نصیری فوج کے سمادانیہ اور حمدانیہ غاؤں میں حملے کو مجاہدین نے پسپا کر دیا، کم از کم ۳۰ فوجی ہلاک کئی زخمی۔
۲۲ اکتوبر: دمشق میں مجاہدین نے تل کردی ٹاؤن کی مسجد کو شدید لڑائی کے بعد آزاد کرا لیا
۲۳ اکتوبر: دمشق میں تل کردی ٹاؤن میں مجاہدین کا بم حملہ اسدی ملیشیا کا ایک کیپٹن ہلاک ۱۵ فوجی زخمی۔
۲۸، ۲۹ اکتوبر: مشرقی غوطہ میں حوش الفار ٹاؤن میں اسدی فوج کا حملہ مجاہدین اور سدی فوج میں شدید لڑائی، علاقے میں اسدی فوجیوں کی لاشوں کے انبار۔
۳۰ اکتوبر: مشرقی غوطہ میں مجاہدین نے حوش الفار پر حملہ کرنے والے ایک کانوائے کو تباہ کر دیا، کئی بکتر بند گاڑیاں تباہ، درجنوں فوجی مردار۔
۳۰ اکتوبر: ادلب، حارۃ ریف ادلب میں اسدی فوج نے عابدین مہاجر کیمپ پر بیرل بم برسا دیے، جس کے نتیجے میں ۵۷ سے زائد معصوم افراد شہید ہوئے۔

یکم نومبر سے پانچ نومبر کی خبروں کی تفصیل

امریکہ، صلیبی اور عرب طواغیت اتحاد کی شام میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر بم باری...... امریکی و عربی طاغوت نے مہندسین، ادلب میں احرار الشام کے ہیڈ کوارٹر پر فضائی حملہ کیا ہے...... تفصیلات کے مطابق ترک سرحد کے قریب واقع قصبے سرمدا میں جبهۃ النصرہ کی ایک گاڑی کو نشانہ بنایا گیا...... جب کہ دوسرا حملہ حارم شہر میں قائم جبهۃ النصرہ کے مرکز پر کیا گیا، ابتدائی اطلاعات کے مطابق ان حملے میں متعدد افراد شہید ہوئے جن میں دو بچے بھی شامل ہیں، ان حملوں میں متعدد افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔ دوسری جانب صلیبی عربی اتحادی افواج نے شامی مزاحمتی تنظیم حرکت احرار الشام الاسلامیہ پر بھی فضائی حملہ کیا یہ حملہ ترک سرحد پر قائم باب الهوی کراسنگ کے قریب واقع ایک علاقے بابسقا میں کیا گیا۔

مجاہدین کی عملیات:

حلب: آپریشنل فورسز کا ایک بریگیڈیئر جنرل مجاہدین کے گھات حملے میں ہلاک
کرم الطراب میں مجاہدین جبهۃ النصرہ نے قبضہ کر لیا ہے۔ مجاہدین نے نصیریوں کی لگائی ہوئی ۵ مائنز بحفاظت نکال لیں۔
جبهۃ النصرہ مجاہدین نے شامی جہاد کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جبل الزاویہ کو شہیدی حملوں کے ذریعے فتح کر لیا۔
حماہ: جبهۃ الاسلامیہ کے مجاہدین نے نصیریوں کا 'سہل الغاب' فی ریف حماہ میں داخلے کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے نصیریوں کے دو ٹینک اور ایک فوجی بس تباہ کر دی۔ ۲۰ سے زائد اسدی فوجی ہلاک ہو گئے۔
بریگیڈیئر محمد خضر زیتون کو قتل کر دیا گیا۔
ملٹری سیکورٹی فورس کا سینئر افسر اور ۱۲ اہل کار مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار۔
یکم نومبر: مشرقی غوطہ میں حوش الفار کے اردگرد شدید لڑائی جاری، مجاہدین نے اسدی فوج

6 نومبر: صوبہ لوگر..................صدر مقام پل عالم..................دھماکوں اور فائرنگ کے واقعات..................7 فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک

کا ایک ٹینک تباہ اور کم از کم ۳۰ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔
۳ نومبر: اربن شہر پر اسدی فوج کا حملہ پسپا، ۶ فوجی ہلاک۔
۳ نومبر: شام کے شہر حلب جبہۃ حندرات میں مجاہدین نے کونکورس میزائل سے بشار فوج کے لیے ہتھیار سپلائی کرنے والا ٹرک تباہ کر دیا۔

شیخ مسکین شہر کی آزادی:

۳ نومبر کی صبح شام کے صوبہ درعا کے شہر شیخ مسکین کی آزادی کے لیے جبہۃ النصرۃ نے دیگر جہادی تنظیموں کے ساتھ مل کر شیخ مسکین شہر کی آزادی کے لیے معرکہ کا آغاز کیا...... دو دن تک جاری رہنے والے اس معرکہ کے بعد مجاہدین نے شہر میں محاصرہ میں موجود مسلمانوں کو اور شیخ مسکین شہر کو نصیری حکومت کے قبضے سے آزاد کرا لیا...... مجاہدین نے نصیری فوج کی جانب سے قائم کی گئی رکاوٹوں اور اہم حکومتی تنصیبات اور داخلی راستوں پر قبضہ کر لیا...... جب کہ مجاہدین کو بھاری تعداد میں نصیری فوج کا اسلحہ مالِ غنیمت میں حاصل ہوا...... شہر شیخ مسکین کو آزاد کرانے کے معرکہ میں صوبہ درعا میں جبہۃ النصرۃ کے عسکری کمانڈر کے نائب ابو المغیرۃ الانصاری اور مجاہد ابو یعقوب شہید ہو گئے۔

شیخ مسکین شہر پر مکمل قبضہ کے بعد مجاہدین نے جب مشرقی اور مغربی نوی شہر میں شامی فوج کی واحد سپلائی لائن کاٹی تو اس کے بعد نصیری فوج ان علاقوں سے صبح کے وقت فرار ہو گئی، جس کے بعد مجاہدین آگے بڑھ کر ان علاقوں اور اہم حکومتی اہداف 'تل اُم حوران، شمالی وجنوبی تلول الہش، اور تل حرفوش اہم ملٹری وسیکورٹی مقامات پر قبضہ کر لیا۔

شیخ مسکین شہر کی اہم حیثیت کی وجہ سے شیخ مسکین اور نوی شہر (اس شہر کے کچھ حصوں پر کچھ عرصہ قبل مجاہدین نے قبضہ کیا تھا) سے شدید نقصانات اور پسپائی کے بعد بشار نے کرنل سہیل الحسن کو ایک بڑی فوج کے ساتھ صوبہ درعا بھیجا ہے...... یہ نصیری کمانڈر تادم تحریر شیخ مسکین شہر کے شمال میں پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے اور بریگیڈ بیس میں داخلے کی تیاری کر رہا ہے نصیری فوج پوری طاقت سے حملہ کرنے کی تیاری میں ہیں، جب کہ دوسری طرف مجاہدین بھی نصیری فوج کے مقابلے کے لیے تیار اور پُر عزم ہیں۔

۴ نومبر: مجاہدین نے ریف دمشق میں بشار کے کئی فوجیوں کو ہلاک وزخمی کرنے کا دعویٰ کیا ہے اور کئی فرار۔
۵ نومبر: مشرقی غوطہ میں وافدین کیمپ اور حوش الفار پر مزید اسدی حملے پسپا، ۵۰ سے زائد فوجی مردار۔
۷ نومبر: شام میں ظالم قاتل بشار الاسد کی وفادار فوج نے دمشق کے نواحی علاقے القلمون میں ایک اسکول پر راکٹوں سے حملہ کیا ہے جس کے نتیجے میں کم سے کم ۷ کم سن بچے جاں بحق اور بڑی تعداد میں زخمی ہوئے ہیں...... حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔
۸ نومبر: حوش الفار میں لڑائی جاری، مجاہدین کے ہاتھوں کئی اسدی فوجی ہلاک۔
۸ نومبر: اربن ٹاؤن میں اسدی فوج کی داخل ہونے کی کوشش ناکام، دسیوں فوجی مردار۔
۸ نومبر: حلب میں احرار شام اسلامیہ کے جنگ جوؤں نے کونکورس میزائل سے اسدی فوج کے ٹینک کو تباہ کر دیا۔
۹ نومبر: دمشق میں مجاہدین نے تحسرین ٹاؤن میں داخل ہونے کی نصیری فوج کی کوشش ناکام بنادی۔
۱۱ نومبر: مجاہدین نے بشار فوج کے ٹھکانہ کو زمین بوس کر دیا متعدد بشار فوجی ملبے تلے دب کر ہلاک ہو گئے۔
۱۱ نومبر: مجاہدین نے الریحان ٹاؤن میں نصیری فوج کے داخلے کی کوشش ناکام بنادی، بڑی تعداد میں فوجی ہلاک، ۴ مجاہدین شہید۔
۱۲ نومبر: دمشق کے نزدیک حراستہ پر مجاہدین کی اسدی فوجی مقامات پر مارٹر شیلنگ، متعدد ہلاک، کئی زخمی۔
۱۲ نومبر: یلدا ٹاؤن میں شیعہ ملیشیا کے ۴ فوجی جھڑپوں میں ہلاک۔
۱۷ نومبر: مشرقی غوطہ میں مجاہدین نے سنائپر حملے میں ایک اسدی فوجی کو ہلاک کر دیا۔
۱۸ نومبر: جوبر میں اسدی فوج کا حملہ پسپا، ۱۵ اسدی فوجی ہلاک، کئی زخمی۔ مجاہدین نے اسدی فوج کا ایک ہیڈ کوارٹر بم سے اڑا دیا۔
۱۸ نومبر: شام کے شہر ریف اللاذقیۃ میں شامی مجاہدین نے اسدی ٹینک کو تباہ کر دیا۔

صومالیہ:

۲۰ اکتوبر: مقدیشو میں صومالی ملٹری آفیسر عثمان گیرو ہدفی کارروائی میں ہلاک۔
۲۰ اکتوبر: الشباب نے ایتھوپیا اور صومالیہ کے بارڈر پر ایتھوپین فوج پر حملہ کر دیا جس میں ایتھوپین فوج کے ۴ ٹرک جلا دیے گئے نامعلوم ہلاکتیں۔
۲۱ اکتوبر: ایک حکومتی فوجی کو ہدفی کارروائی میں قتل کر دیا گیا۔
۲۲ اکتوبر: مجاہدین کا بلومریر میں امیصوم کے بیس پر حملہ، شدید جھڑپیں، متعدد فوجی ہلاک۔
۲۲ اکتوبر: گلگالا کی پہاڑیوں میں پنٹ لینڈ کی فورسز پر مجاہدین الشباب کا دو دنوں میں دوسرا حملہ۔
۲۳ اکتوبر: گلغد ودو ریجن مجاہدین اور ایتھوپین فورسز کے درمیان 'وابھو' نامی قصبے میں شدید لڑائی، متعدد فوجی ہلاک۔
۲۵ اکتوبر: عبداللہ بیرول اور قدھا نام گاؤں میں مجاہدین نے شدید لڑائی کے دوران میں کم از کم درجن بھر فوجیوں کو ہلاک اور ۲ درجن کے قریب فوجیوں کو زخمی کر دیا، کئی گاڑیاں غنیمت میں حاصل کر لیں۔
۲۵ اکتوبر: براوی، براوی ٹاؤن سے ۶ کلومیٹر شمال میں ایمبیر یسو نامی گاؤں میں مجاہدین کے امیصوم افواج پر حملے کے بعد شدید لڑائی۔

6 نومبر: صوبہ لوگر......................ضلع برکی برک......................مجاہدین کا اتحادی فوج کی ایک گشتی پارٹی پر حملہ......................5 صلیبی فوجی ہلاک

۲۵ اکتوبر: کسمایو، مجاہدین نے کسمایو سے ۳۰ کلومیٹر دور ایک گاؤں کو غاصب افواج سے آزاد کرالیا۔

۲۶ اکتوبر: مقدیشو میں حکومتی فوجی کیمپ پر مجاہدین کا حملہ، متعدد فوجی ہلاک۔

۲۷ اکتوبر: مقدیشو میں گبتا نامی علاقے میں مجاہدین کا حکومتی فورسز پر حملہ۔

۲۷ اکتوبر: مقدیشو میں مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں ایک حکومتی فوجی قتل، بندوق غنیمت میں حاصل۔

۲۷ اکتوبر: گیدو ریجن میں 'گیدوین' نامی علاقے میں مجاہدین نے حکومتی فوجی کیمپ پر قبضہ کرلیا، کم ازکم ۱۰ فوجی ہلاک، بڑی تعداد میں ہتھیار غنیمت۔

۲۸ اکتوبر: گلغدود ریجن میں ایل گراس نامی قصبے میں مجاہدین کے شدید حملے، متعدد سیکورٹی اہلکار ہلاک۔

۳۱ اکتوبر: براوی میں حکومتی فوجیوں پر گرنیڈ حملہ، ۲ فوجی ہلاک۔

۷ نومبر: کدھا آئی لینڈ، کسمایو سے ۱۳۰ کلومیٹر مرب میں موجود کدھا نامی جزیرہ میں مجاہدین کا حملہ، شدید لڑائی، مجاہدین نے جزیرے پر مکمل قبضہ کر لیا۔ ۶۴ صلیبی فوجی ہلاک، ۸ زندہ پکڑے گئے جنہیں بعد میں قتل کر دیا گیا۔

۹ نومبر: گلغدودریجن میں مجاہدین کا 'دھوسا مارب ٹاؤن' کے نزدیک ایتھوپین فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ، کئی فوجی ہلاک۔

۱۱ نومبر: مقدیشو میں ڈپٹی امیگریشن ڈائریکٹر'ادو دھابڑے' دو ساتھیوں سمیت مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

۱۱ نومبر: سینئر سرکاری آفیسر یوسف ہلال مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

۱۱ نومبر: کسمایو میں ایڈمن ہیڈکواٹر پر گرنیڈ حملہ ۵ اہلکار زخمی۔

۱۳ نومبر: امیصوم فوجی بیس پر مجاہدین کا بھاری ہتھیاروں سے حملہ، تین گھنٹے کی شدید لڑائی میں درجنوں فوجی ہلاک۔

۱۳ نومبر: مقدیشو میں حکومتی آفیسر کرنل داہر باری مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں ہلاک

۱۳ نومبر: براوی میں سینئر صومالی ملٹری کمانڈر، جنرل گوبالے کی گاڑی پر مجاہدین کا بم حملہ، جنرل بچ نکلنے میں کامیاب۔

۱۳ نومبر: براوی میں صومالی اور امیصوم افواج کے کانوائے پر مجاہدین کا گھات حملہ، کئی دھماکے، درجنوں فوجی ہلاک۔

۱۳ نومبر: ٹابٹو (جوبا) اور 'واجھؤ' میں مجاہدین کا امیصوم کے فوجی کیمپوں پر حملے، متعدد فوجی ہلاک۔

۱۵ نومبر: مقدیشو میں حور یواڈسٹرکٹ میں دو حکومتی فوجی مراکز پر مجاہدین کے حملے۔

۱۵ نومبر: مقدیشو مجاہدین نے سڑک کنارے بم حملے سے امیصوم کے فوجی قافلی کی ایک گاڑی تباہ کردی۔

۱۶ نومبر: مجاہدین نے مقدیشو میں صدارتی محل اور جبوتی، ایتھوپیا کے سفارت خانوں کو مارٹر گولوں سے نشانہ بنایا۔

۱۶ نومبر: مقدیشو، امیصوم فوجی بیس پر مجاہدین کا حملہ، شدید لڑائی۔

۱۶ نومبر: سینئر امیگریشن آفیسر مختار دھیری مجاہدین کے بم حملے میں ہلاک۔

۱۷ نومبر: شبیلی میں جاریرو نامی علاقے میں الشباب کا امیصوم افواج کے قافلے پر گھات حملہ، ۹ فوجی ہلاک۔

۱۷ نومبر: بورحکابہ نامی علاقے میں ایک چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں متعدد حکومتی فوجی ہلاک۔

۱۸ نومبر: وسطی صومالیہ، بلابارڈی میں امیصوم میں شامل جبوتی کے فوجیوں کے ساتھ مجاہدین کی ابورے نامی گاؤں کے نزدیک شدید لڑائی، متعدد فوجی ہلاک۔

۱۹ نومبر: گلغدود ریجن میں ایل گراس ٹاؤن اور جیجان نامی گاؤں میں مجاہدین اور ایتھوپین فورسز کے درمیان شدید لڑائی، متعدد ایتھوپین فوجی ہلاک۔

۱۹ نومبر: گیدو ریجن میں فَحْ دھون نامی گاؤں میں کینین ڈیفنس فورس پر مجاہدین کا حملہ، متعدد فوجی ہلاک۔

۲۰ نومبر: مقدیشو، ہوریوا نامی ضلع میں راکٹ لانچر، دستی بموں اور مشین گنوں سے لیس مجاہدین کے حکومتی فوجی مراکز پر حملے۔

۲۰ نومبر: مقدیشو، واداجیر ڈسٹرکٹ سینئر سی آئی ڈی آفیسر کرنل محمد عبدی ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

لیبیا:

۲۰ اکتوبر: بن غازی میں مجاہدین نے ۲۱ بٹالین سے ایک کمانڈر کو اس کی گاڑی سمیت پکڑ لیا۔ کمانڈر کی شناخت مصری آرمی کمانڈر کے طور پر ہوئی۔

۲۲ اکتوبر: بن غازی مجاہدین نے حفتا فورسز کی ایک اور گاڑی غنیمت میں حاصل کر لی

۲۲ اکتوبر: بن غازی میں مجاہدین نے حفتار کی فورسز کو داخل ہونے سے روک دیا، بنینہ میں مجاہدین اور حفتار فورسز میں شدید لڑائی ہلاکتوں کی اطلاعات

۲۳ اکتوبر سے ۲۷ اکتوبر تک حفتار فورسز نے عام شہریوں کے ۱۲ سے زائد گھروں کو حملہ کر کے جلا دیا اور کم ازکم سات افراد کو شہید کر دیا۔

۲۵ اکتوبر: بن غازی میں مجاہدین کا ۱۷ فروری نام بیس پر قبضہ برقرار، میڈیا پروپیگنڈے کے جواب میں مجاہدین نے اس بیس کے اندر سے ویڈیوز بنا کر نشر کردیں۔

۲۷ اکتوبر: بن غازی میں انصار الشریعہ اور دوسرے مجاہدین نے حفتار کے ایک فوجی کیمپ پر قبضہ کرلیا۔

07 نومبر: صوبہ فراہ.........ضلع بالا بلوک.........مجاہدین کی دعوت پر امن لشکر کے 13 ارکان تحریک جہاد میں شامل ہو گئے

۲۸ اکتوبر: مجاہدین انصار الشریعہ نے حفتار کے 'تھنڈر بولٹ' نامی بیس پر قبضہ کرلیا۔
یکم نومبر: ایک جہادی مجموعے ابوسالم شہدا بریگیڈ 'درنہ' کے ایک بینک سے ۷ ملین ڈالر غنیمت میں حاصل کر لیے۔
۳ نومبر: طرابلس میں مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی جلادی۔
۱۱ نومبر: مجاہدین انصار الشریعہ لیبیا نے حفتار فورسز کا ایک ٹینک تباہ کردیا۔
۱۳ نومبر: مجاہدین انصار الشریعہ نے حفتار فورسز کا ایک اور ٹینک تباہ کردیا۔
۱۴ نومبر: بن غازی میں مختلف مقامات پر مجاہدین اور حفتار فورسز کے درمیان شدید لڑائی۔
۱۵ نومبر: صابری ڈسٹرکٹ میں مجاہدین اور حفتار فورسز کے درمیان لڑائی، متعدد دھماکے، متعدد فوجی ہلاک۔
۱۹ نومبر: درنہ میں مجاہدین نے حفتار فورسز کا ایک فوجی ہیلی کاپٹر گرادیا۔

مالی:

۲۵ اکتوبر: کدال میں اقوام متحدہ کے ۱۳ اہل کار بم حملے میں زخمی۔
۲۹ اکتوبر: شمالی مالی میں تغارغر کی پہاڑیوں میں مجاہدین اور فرانسیسی فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں ایک فرانسیسی چیف سرجنٹ ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق۔
۳۰ اکتوبر: مجاہدین کا مالی اور نائیجیر کی سرحد پر، ایک جیل، ایک فوجی پیٹرول وغیرہ پر حملہ کیا جس میں کم از کم ۹ نائیجیرین فوجیوں، ایک فرانسیسی کمانڈو کی ہلاکت اور کئی کے زخمی ہونے کی تصدیق۔
۲ نومبر: المو سترات نامی علاقے میں ایک بم دھماکے میں ۲ حکومتی فوجی ہلاک ہو گئے۔
۱۹ نومبر: مجاہدین کا بانی بانگو نامی گاؤں میں عسکری مقامات پر حملہ، نائیجیرین فوج نے ملٹری ہیلی کاپٹر بھیج دیے، متعدد فوجی ہلاکتیں

☆☆☆☆☆

بقیہ: خاک ہوجائیں گے، ہم کفر کے مٹ جانے سے!

کہاں وحدت اللہ کی بنیاد پر بننے والی وحدت انسانیت جس میں تمام نسلوں قوموں کے لوگ کامل مساوات سے ضم ہو گئے تھے! انسانوں کا شان دار یک رنگ، ہم آہنگ گروہ قابلیتیں ذہانتیں باہم متعاون اخوت میں گندھا معاشرہ......اور کہاں آج خود تہذیب کے دعوے دار امریکہ میں سیاہ فام نوجوانوں پر برستا ظلم کا کوڑا اور نتیجتاً غم و غصّے کی شدید لہر جو اس کی چولیں ہلائے دے رہی ہے! باقی پوری دنیا الگ خونچکاں......کفر کی جنگیں لڑتے مسلم ممالک نے اپنی اخوت، استحکام، وقار پارہ پارہ کر دیا...... اندازہ کیجیے ہمارے ۳۰ لاکھ مسلمان گھر سے بے گھر ہوئے بیٹھے ہیں......وزیرستان کی تباہی پر امریکہ ہماری پیٹھ ٹھونک رہا ہے......شاباش الگ اور ڈالر مزید!......

ہزاروں ایمان والے عقوبت خانوں میں پھینک رکھے ہیں امریکی جہاد کی خاطر......پشاور ہائی کورٹ نے ۷ لاپتہ افراد (کی لاشوں) کا کیس نمٹا دیا! عدلیہ بے بس ہے......خاندانوں سے کہا کہ کوہاٹ حراستی مرکز میں ہونے والی ان اموات کی FIR کٹوائیں......طاہر علی نے کوہاٹ مرکز سے دو بھائیوں کی لاشیں وصول کی ہیں، وہ تیسرے محبُوس بھائی سے ملاقات کی درخواست اس خوف کے تحت نہیں دے رہا کہ پھر اس کی بھی لاش نہ تھما دی جائے! ایک لاش شدہ بھائی صرف نویں جماعت کا طالب علم تھا......ایک ضعیف، خان باچا عدالت میں رو رہا تھا کہ اس کے بیٹے اور دو بھتیجوں کی لاشیں دے دی گئی ہیں، اور ایک بیٹا اب بھی حراستی مرکز میں ہے! اس کے خاندان کے ۹ لوگوں کو اٹھایا گیا تھا (دی نیوز: ۲۸ نومبر اختر امین کی رپورٹ)......قبل ازیں آمنہ جنجوعہ سپریم کورٹ کو ۹۸ ملنے والی لاشوں کی فہرست دے چکی ہیں......بقول ان کے کچھ تو گولی زدہ لاشیں اِدھر اُدھر پھینکی ہوئی ملتی ہیں اور کچھ حراستی مراکز سے دی جاتی ہیں......اعلیٰ عدالتی کمیشن بنا کر تحقیق اور محاسبہ کرنے کی درخواست کی گئی ہے......ہم بڑی محنت سے ایک ایسی پوری نسل تیار کر رہے ہیں جو ظلم، دربدری، بے گھری، ریاستی لاقانونیت کے چرکے سہتی جوشِ انتقام سے بھر جائے......امریکہ افغان دلدل میں ہماری شہ اور اصرار پر اب مزید رہنے پر راضی ہو گیا ہے، اٹلی جرمنی کے فوجی بھی......جس جنگ کے چرکوں نے امریکہ کو اندر تک کھوکھلا کر دیا ہم کس برتے پر اسے طول دینے اور خود اذیتی کے اس شکنجے کو مزید کسنے کے درپے ہیں؟ ہماری قیادتوں کی امریکہ نوازی اس حال کو پہنچ گئی ہے کہ گویا:

بے نیازی نہ خدا سے ہے نہ مذہب سے گریز
خاک ہوجائیں گے ہم کفر کے مٹ جانے سے

اسی لیے سسک سسک کر امریکہ کو ایک سال اور ٹھہر جانے پر راضی کرلیا ہے!
''جہاد'' بھی کرنا ہے۔''شہید'' (امریکہ) بھی ہونا ہے۔ ڈالر بھی کھانے ہیں
[یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے]

☆☆☆☆☆

یہ جو پچھلے سب کی دنیا ہے
اِس کی ظلمت بھی نور ہے گویا
اِک تجلّی سی رقص کرتی ہے
قلب میں بھی طور ہے گویا
پاس رہتا ہے میری شہ رگ سے
رَگ بھی تھوڑی سے دُور ہے گویا

07 نومبر: صوبہ بادغیس......ضلع غور مارچ......مجاہدین کا افغان فوجی کے کارروان پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ......4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

کابل اور شوراب کی تاریخی فدائی عملیات

خباب اسماعیل

مجاہدین کو اللہ پاک نے ایسے شیر دل، جری اور بہادر مردانِ کار عطا فرمائے ہیں جو اپنی جانوں کو اپنے رب کے ہاتھ بیچ کر جنت کے سودے کھرے کرنے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوششوں میں رہتے ہیں......

یہ فدائی مجاہدین، صلیبی کفار اور اُن کے کٹھ پتلیوں کے ہر طرح سے غالب رہتے ہیں! اکتوبر اور نومبر ۲۰۱۴ء میں ان فدائی مجاہدین نے افغانستان کی سرزمین پر امریکہ اور اُس کے محافظوں کے قلعوں اور محفوظ ترین مقامات کو کس طرح نشانہ بنایا، اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں:

۱۸ اکتوبر کو لشکر گاہ شہر میں فدائی مجاہد شہید محمد یوسف ہلمندی بارود بھری کرولا گاڑی کے ذریعے شہیدی حملہ کر کے پولیس کے دستے کو نشانہ بنایا۔ اس شہیدی حملے میں پولیس کمانڈر عبداللہ خان سمیت ۱۵ اہل کار ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے جب کہ ۴ رینجر گاڑیاں اور ایک ٹینک بھی مکمل طور پر تباہ ہوا۔

۱۱۱ کتوبر کو لشکر گاہ شہر کے وسط میں واقع پولیس ہیڈ کوارٹر کے مین گیٹ میں پولیس وردی میں ملبوس فدائی مجاہد شہید گل آغا ہلمندی نے بارودی جیکٹ کے ذریعے شہیدی حملہ کیا۔ اس حملے میں ۳ پولیس اہل کار ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

۱۸ ا کتوبر کو فدائی مجاہد شہید حافظ گل ہراتی نے قندھار، ہرات قومی شاہراہ پر دوراہی کے علاقے میں افغان فوجی قافلے سے بارود بھری کرولا گاڑی ٹکرا دی۔ جس کے نتیجے میں ۱۸ سیکورٹی اہلکار ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے، جب کہ فوجی ٹینک اور ایک آئل بھرا ٹینکر تباہ ہوا۔

۲۲ ا کتوبر کو صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں فرنٹیئر کور مرکز کے سامنے ایف سی کمانڈر سلطان محمود کے قافلے سے فدائی مجاہد شہید صدام نے بارود بھری کرولا گاڑی ٹکرا دی۔ جس کے نتیجے میں ۷ اہل کار ہلاک جب کہ ۹ زخمی ہوئیں۔

۲۷ اکتوبر کو امارت اسلامیہ کے مجاہد نے قندوز شہر کے کورٹ میں شہیدی حملہ کیا، جس سے 11 سرکاری وکیل، 12 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔ جب کہ 28 زخمی ہوگئے۔

یکم نومبر کو فدائی مجاہد شہید امین اللہ ابو بکر نے قندھار شہر میں پولیس اسٹیشن نمبر ۳ کے سامنے کھڑے نظم عامہ اہل کاروں پر بارودی جیکٹ اور دھماکہ خیز مواد سے بھرے ہوئے موٹر سائیکل کے ذریعے شہیدی حملہ سرانجام دیا۔ فوجی گاڑی کے پاس پولیس اسٹیشن کے سامنے ۱۹ اہل کار کھڑے تھے، جنہیں فدائی مجاہد نے نشانہ بنایا۔

خیبر جہادی آپریشن کے سلسلے میں امارت اسلامیہ کے فدائین نے صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر میں امریکی کاررواں کو شہیدی حملوں کا نشانہ بنایا۔ پہلا فدائی حملہ ۱۳ نومبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے جلال آباد شہر کے مربوطہ رنگ روڈ پر اخندزادہ صاحب کے مقام پر امریکی فوجی کاروان پر فدائی مجاہد شہید الیاس عثمان ننگرہاری کیا۔ اس فدائی حملے میں ایک بڑی فوجی گاڑی اور دو بکتر بند ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوئیں اور متعدد امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ اس فدائی عملیہ کے بعد جلال آباد شہر میں نہر نمبر ۱۰ کے مربوطہ علاقے میں ایک اور امریکی کاررواں پر فدائی حملہ ہوا، یہ حملہ شہید محمد صابر نے کیا۔ اس شہیدی حملے سے ایک ٹینک مکمل طور پر تباہ اور اس میں سوار ۱۶ امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

۱۰ نومبر کو فدائی مجاہد شہید ابو بکر تقبلہ اللہ نے پل عالم شہر میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے اندر پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں پر بارودی جیکٹ کے ذریعے شہیدی حملہ کیا۔ اس کامیاب شہیدی حملے میں تین جنگ جو کمانڈروں سبز علی، ذبیح اللہ اور غیاث سمیت ۱۳ پولیس اہل کار اور جنگ جو ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے، ۲ رینجر گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

۱۴ نومبر کو صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں سنزئی کے مقام پر فدائی مجاہد شہید ہیبت اللہ نے امریکی فوج کے پیدل دستے پر بارود بھری موٹر سائیکل سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۸ امریکی فوجی ہلاک اور ۷ شدید زخمی ہوئے۔

۲۸ نومبر کو صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں فدائی مجاہد شہید حافظ شیر احمد رحمانی نے فوجی مرکز پر شہیدی حملہ سرانجام دیا۔ فدائی مجاہد نے انگرک کاریز اور گرمہ کاریز کے درمیانی علاقے میں واقع فوجی مرکز پر بارود بھری کرولا گاڑی کے ذریعے شہیدی حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں فوجی مرکز مکمل طور پر منہدم ہوگیا اور سفاک کمانڈر فرہاد محمدی سمیت ۲۰ اہل کار ہلاک ہوئے جب کہ ۲ فوجی ٹینک اور ایک کاماز گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

کابل پر مجاهدین کی پے در پے فدائی یلغاریں:

یکم اکتوبر کو کابل میں ۳ فدائی حملے ہوئے، جن میں پہلا حملہ شہر کے وسط میں کارتہ چار کے علاقے میں افغان فوجیوں پر کیا گیا، جس میں متعدد افغان فوجی ہلاک ہوئے۔ دوسرا شہیدی حملہ ترہ خیل کے علاقے میں افغان فوجیوں سے بھری بس پر کیا گیا، جس کے نتیجے میں بس مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور ۳۰ فوجی افسر اور سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔ تیسرا فدائی حملہ کچھ قلعہ کے مقام پر ایک فدائی مجاہد نے بارود بھری فلائنگ کوچ کے ذریعے سیکورٹی فورسز کی چوکی پر کیا۔ جس کے نتیجے میں جنگ جو کمانڈر شیر خان سمیت ۲۰ سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ ۲ رینجر گاڑیاں اور ۴ موٹر سائیکلیں بھی تباہ ہوئیں۔

07 نومبر: صوبہ لوگر.................ضلع برکی برک.................مجاہدین کا سپیشل فورس کی گاڑی پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ.................5 اہل کار ہلاک

۱۲ اکتوبر کو کابل شہر میں حلقہ نمبرے کے مربوطہ گل باغ کے علاقے اسیا خشک کے مقام پر فدائی مجاہد شہید محبّ اللہ تقبلہ اللہ نے افغان کمانڈوز کی کوسٹر گاڑی پر بارودی جیکٹ کے ذریعے شہیدی حملہ کیا۔ اس گاڑی میں افغان فوج کے ۳۰ اعلیٰ افسر سوار تھے، جن میں سے بیشتر اس فدائی حملے میں مارے گئے۔

۱۳ اکتوبر کو فدائی مجاہد شہید حافظ محبّ الرحمٰن یحییٰ نے کابل، جلال آباد قومی شاہراہ پر امریکی فوجی قافلے پر بارود بھری گاڑی سے فدائی حملہ کیا......اس حملے میں صلیبی افواج کی تین کروزین گاڑیاں تباہ ہوئیں اور ۱۰ صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

۹ نومبر کو کابل شہر میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے اندر فدائی مجاہد شہید مولوی یحییٰ بدخشانی نے بارودی جیکٹ کے ذریعے اس وقت شہیدی حملہ کیا جب ہیڈ کوارٹر میں بیرونی مشیروں سمیت کٹھ پتلی انتظامیہ کے اعلیٰ عہدے داروں کا اجلاس جاری تھا۔ اس شہیدی حملے میں متعدد بیرونی مشیر اور پولیس اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۱۸ نومبر کو علی الصبح چار بجے امارت اسلامیہ کے فدائین نے کابل کے شہر میں حلقہ نمبر ۹ کے متصل پل چرخی کے علاقے میں واقع صلیبی افواج کے انٹیلی جنس مرکز پر حملہ کیا۔ فدائی مجاہد شہید فیضان نے دشمن کے مرکز کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں مرکز کا ایک حصہ مکمل طور پر منہدم ہوگیا اور ۲۰ انٹیلی جنس اہل کار ہلاک ہو گئے۔

۱۹ نومبر کو دن دس بجے کے قریب فدائی مجاہد شہید نصیب اللہ نے بارود بھری مزدا ٹرک کو سے شہیدی حملہ سرانجام دیا، جس کے نتیجے میں ہیڈ کوارٹر، فوجی مرکز اور انٹیلی جنس سروس آفس منہدم ہوگیا۔ اس فدائی حملے کے وقت فوجی مرکز میں اہم اجلاس جاری تھا، جہاں کٹھ پتلی حکومت کے اعلیٰ عہدے داروں سمیت ۱۲۰ اہل کار موجود تھے، جو اپنی جان سے گئے

۲۰ نومبر کی شب امارت اسلامیہ کے فدائین نے کابل شہر کے حلقہ نمبر ۹ کے مربوطہ قابل بائی کے مقام پر جارح فوجوں کی سب پرامن جگہ اور ہائی سیکورٹی زون (گرین ویلیج) پر حملہ کیا۔ اس فدائی آپریشن کا آغاز سرفروش مجاہد شہید محمد صادق تقبلہ اللہ کابلی کی بارود بھری گاڑی سے ہوا، جنہوں نے اپنی گاڑی کو گرین ویلیج کے حفاظتی حصار سے ٹکرایا اور حفاظتی حصار توڑ ڈالا۔ اس کے بعد میں ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے لیس تین فدائین (یاسین، عبدالخالق اور ابراہیم) گرین ویلیج کے گیسٹ ہاؤس اور دیگر محفوظ ترین مقامات میں پہنچ کر وہاں موجود صلیبی دشمن کو تاک تاک کر نشانہ بناتے رہے۔ کئی گھنٹوں پر محیط اس معرکے میں درجنوں صلیبی فوجی، کٹھ پتلی اہل کار اور اہم ترین شخصیات ہلاک اور زخمی ہوئیں۔ علاوہ ازیں دشمن کے متعدد قیام گاہیں اور رہائشی کمرے تباہ ہوئیں۔

کابل کے محفوظ ترین سفارتی علاقے صدارتی محل کے قریب وزیرا کبر کے مقام پر واقع صلیبی افواج کی اہم آفس اور گیسٹ ہاؤس (آئی آر ڈی) پر ۲۷ نومبر کو رات ساڑھے سات بجے فدائی آپریشن کا آغاز کیا گیا۔ سب سے پہلے ایک فدائی مجاہد نے حفاظتی انتظامات کو تہہ وبالا کرنے کے لیے شہیدی حملہ سرانجام کیا جس کے بعد دو فدائی مجاہدین ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس مرکز میں داخل ہوگئے اور مکمل منصوبہ بندی کے تحت وہاں موجود صلیبی ممالک کے حکام کو نشانہ بنایا۔ رات دو بجے تک جاری رہنے والی لڑائی میں متعدد صلیبی محافظ، اتحادی افواج کے معاونین اور بیرونی ممالک' خاص طور پر امریکی انٹیلی جنس سروس کے اہم اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے

۲۷ نومبر کو صبح دس بجے کے قریب کابل شہر کے حلقہ نمبر ۹ کے مربوطہ قابل بائی کے علاقے میں فدائی مجاہد شہید محمد عیسیٰ بارود بھری کرولا گاڑی کے ذریعے برطانوی سفارتی عملے کے قافلے پر شہیدی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں برطانوی سفارتی اہلکاروں کی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوئی اور اس میں سوار تمام سفارتی عملہ واصل جہنم ہوا۔

۲۹ نومبر کو شام چار بجے کے لگ بھگ ہلکے و بھاری ہتھیاروں، ہینڈ گرنیڈوں اور دستی بموں سے لیس امارت اسلامیہ کے فدائین نے کابل شہر کے کارتہ سہ کے علاقے میں واقع عیسائی مشنری ادارے اور خفیہ ادارے کی مرکز پر حملہ کیا۔ حملے کے آغاز میں بارودی مواد کے شدید دھماکوں کے نتیجے میں حفاظتی بند توڑنے اور متعدد حفاظتی اہل کاروں کو ہلاک کرنے کے بعد فدائین مرکز میں داخل ہوئے اور وہاں موجود دشمن کو نشانہ بنانا شروع کیا۔ تادم تحریر لڑائی شدت سے جاری ہے...... یہ حملہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے کہ جب مرکز میں نصرانی مبلغین اور خفیہ ادارے کی اہل کار بڑی تعداد میں موجود تھے، مذکورہ مرکز کابل شہر سمیت ملک بھر میں کفار اور کٹھ پتلی انتظامیہ کے اہم ترین مراکز میں سے ہے۔

شوراب ایئر بیس پر فدائین کی عظیم الشان کارروائی:

۲۷ نومبر کی شب سوا آٹھ بجے صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں واقع امریکی اور افغان کٹھ پتلی فوجوں کے اہم مرکز 'شورآب ایئر بیس' پر امارت اسلامیہ کے فدائین نے فدائی آپریشن کا آغاز کیا۔ رات کے اندھیرے میں ۱۰ فدائی مجاہدین ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے لیس ہوکر جنگی حکمت عملی کو ملحوظ رکھتے ہوئے شورآب ایئر بیس میں داخل ہوئے اور وہاں موجود امریکی وکٹھ پتلی فوجوں کو نشانہ بنانا شروع کیا۔ مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کے سہارے ۴۴ گھنٹوں تک شوراب ایئر بیس میں صلیبی کافروں اور اُن کے آلہ کاروں سے معرکہ آرائیاں کیں......اگلے دن سہ پہر ساڑھے تین بجے [یعنی معرکہ شروع کونے کے سوا اُنیس گھنٹے بعد] ایک فدائی مجاہد نے مخابرے کے ذریعے باہر موجود مجاہدین سے رابطہ کیا اور بتایا کہ اُس وقت تک اس کامیاب فدائی آپریشن کے نتیجے میں ۲۸۰ سے زائد امریکی اور افغان فوجی ہلاک، ۲۰۰ ٹینک اور متعدد طیارے تباہ ہو چکے تھے......مجاہدین ۴۴ گھنٹے تک اللہ تعالیٰ کی نصرت سے صلیبیوں پر قہر بن کر ٹوٹتے رہے۔ بالآخر امریکی فوج نے مجاہدین کے مقابلے میں ہر طرح کی ناکامی کے بعد ایئر بیس میں بین الاقوامی طور پر ممنوعہ زہریلی گیس چھوڑی جس کے بعد مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ تادم تحریر اس

08 نومبر: صوبہ ننگرہار......................ضلع دہ بالا......................پولیس ہیڈ کوارٹر پر مزائیل حملہ......................6 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

عظیم الشان معرکے میں ہونے والے صلیبی نقصانات کی حتمی رپورٹ نہیں آئی......
شوراب ائیر بیس پر حملہ مجاہدین کی کامیاب ترین کارروائیوں میں سے ایک ہے، واضح رہے کہ شوراب ائیر بیس سے چندروز قبل برطانوی فوجوں نے انخلا مکمل کیا اور ان کی جگہ امریکی فورسز نے سنبھالی۔

الحمدللہ بہت وسیع پیمانے پر کفار و مرتدین کا صفایا، ان کے ٹینکوں اور طیاروں کی دھجیاں، چند سر پھرے، چند سر فروش مجاہدین نے اُڑائی ہیں...... یہ وہی ہیں، جن کو دنیا پاگل دیوانہ کہتی، جو سٹیٹس کے بجائے، خاک نشینی اور حیات فانی کے بجائے حیاتِ ابدی کے شیدائی و تمنائی ہیں......

تحریک جہاد کی صلاحیت ختم کرنے والے کہاں ہیں؟

پاکستان فوج تو ''مجاہدین کی کمر توڑ دینے'' کے دعوے گزشتہ ایک دہائی سے کرتی چلی آرہی ہے...... یہ الگ بات ہے کہ ''ٹوٹی کمر'' کے ساتھ آج مجاہدین ان کے قائم کردہ مفسد و شریر نظام کی چولیں ہلا رہے ہیں......اب پاکستانی فوج کی کمر ٹھونکنے کے لیے امریکی آقا بھی جھوٹی تعریفوں کے پُل باندھ رہے ہیں......راحیل کے دورہ امریکہ کے موقع پر امریکی آقاؤں کی طرف سے پاکستانی فوج کی طرف سے مجاہدین کے خلاف شروع کی گئی فوجی کارروائی ضرب کذب کی کے حوالے سے داد و تحسین کی 'بوچھاڑ' کررکھی اور دعویٰ کیا گیا کہ اس آپریشن کے باعث افغانستان میں مجاہدین کی قوت متاثر ہوئی ہے اور حملے کرنے کی صلاحیت ختم ہورہی ہے......

متذکرہ بالا فدائی عملیات پر سرسری نظر ڈال لینے کے بعد ایسے دعوے کرنے والوں کی 'مت مارے جانے سے متعلّق شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے؟ یاد رہے کہ یہ صرف فدائی عملیات کی ہلکی سی روداد ہے، دیگر جہادی عملیات اور کارروائیاں کو مکمل تفصیل سامنے رکھی جائے تو شیطان امریکہ اور اُس کے دوسینگوں کا انجام کار سمجھ لینے میں دشواری پیش نہیں آسکتی!

امریکہ، پاکستانی اور افغان افواج کے ساتھ مل کر پورے خطے میں مجاہدین کے خلاف مشترکہ کارروائیوں کی منصوبہ بندی کررہا ہے......صلیبی غلاموں کو اپنے آقا کے اشارے پر یہ مشترکہ کارروائیاں شروع کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہیے کہ ایسی صورت میں افغان و پاکستانی طالبان کے مابین موہوم سا فرق مٹنے میں کچھ دیر نہ لگے گی......
افغان مجاہدین کے ''صبر اور خاموشی'' کے بند ٹوٹ گئے تو پاکستانی فوج کے پاس بچاؤ کا کیا ذریعہ ہوگا؟ کہ مجاہدین پاکستان کا ''قلع قمع'' کرتے ہوئے اِن کے دس سال بیت گئے ہیں، نتیجہ ''فوجی قلع قمع'' تک جا پہنچا ہے......اس مبارک عمل میں مجاہدین افغانستان بھی شریک ہوگئے تو کابل کے ''گرین ویلج'' اور شوراب ائیر بیس جیسے مناظر اسلام آباد کے ''ریڈ زون'' اور آبپارہ، جی ایچ کیو میں دہرائے جانے میں کوئی امر مانع نہیں ہو پائے گا، باذن اللہ!

میڈیا کی ''آزاد روی''

کابل اور شوراب ائیر بیس پر فدائی مجاہدین کی بے مثال عملیات کو افغانی، پاکستانی اور بین الاقوامی میڈیا نے بالکل نظر انداز کیا......مجاہدین کے ہاتھوں بُری طرح پٹنے والے سردارانِ صلیب اور اُن کے حواری اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ذرائع ابلاغ کے منفی پروپیگنڈے اور مجاہدین کی کامیاب کارروائیوں کے میڈیا سے مکمل 'بلیک آؤٹ' کے نتیجے میں وہ میدان میں ہاری جنگ جیت سکتے ہیں تو اب تک ان سفہاء کو اس زعم سے نکل آنا چاہیے تھا......گزشتہ ۱۳ سالوں کی تحریک جہاد کے ساتھ دجالی افواج کے آلہ کار ذرائع ابلاغ نے جو سلوک روا رکھا ہے' وہ سب کے سامنے ہے......کیا اس طرح تحریک جہاد کو کمزور کیا جاسکا؟ کیا ''میڈیائی طاقت'' سے فدائی مجاہدین کی ہاتھوں جہنّم رسید ہونے والے ہزاروں فوجیوں اور اربوں ڈالر کے سامانِ حرب کو بچایا جاسکا؟ حقیقت یہ ہے کہ آج ان بہادر مجاہدین کا مقابلہ ایسے بزدل، ڈرپوک اور تھڑدل دشمن سے ہے، جس میں نہ اپنی عسکری شکست ہضم کرنے کی ہمت ہے اور نہ ہی اخلاقی مات کو قبول کرنے کی جرات ہے!

اپنے بھائیو کی خدمت میں:

اے ہمارے بھائیو! یہ فدائی مجاہدین اور ان کی قیادت ہی ہے، جنہیں بش اور اوباما کے جھوٹے دعوؤں کے بجائے مالکِ کائنات کے وعدوں پر یقین ہے......واللہ! یہی ہماری خوشیاں ہیں! ہم آپ سے اور کیا چاہتے، نہ پیسہ نہ گھر نہ جائیداد......بس یہ کہ حق والوں کو نہ چھوڑو، کفار و مرتدین کو چھوڑ کر اپنی امت ہی پر نہ ٹوٹ پڑو، امرا و علمائے جہاد کی اطاعت سے نا پھرو......واللہ! خلافت صرف آپ ہی کا نہیں ہم سب کا خواب ہے، ہم بھی اسی کے داعی تھے کل بھی اور آج بھی......

اس کے لیے ان پاک باز لوگوں نے خطۂ خراسان و پاکستان میں کیا کیا قربانیاں نہیں دیں؟ آج منہج سے پھر جانے کا طعنہ دینا آسان ہے......لیکن جن کو دیا جا رہا، اگر وہ پھرنے والے ہوتے تو اتنا کچھ نہ لُٹاتے......زبانوں سے کیوں وہ بات نکالی جاتی ہے، جس کے غلط ہونے کی گواہی خود آپ کے قلوب دیتے ہیں!......واللہ، واللہ! خلافت قائم ہوگی، لیکن ظلم و جبر اور خونِ مسلم کو بنیاد بنا کر نہیں، بلکہ منہج نبوی علی صاحبھا السلام پر......پلٹ آئیے! ہم اور آپ کفار و مرتدین کے لیے پھر سے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں......ڈٹ جائیں! امت کو ضرورت ہے آپ کے نوجوان خون کی، لیکن راستی پر میرے بھائیو!!!

☆☆☆☆☆

08 نومبر: صوبہ تخار......ضلع خواجہ غار......مجاہدین کے گھات لگا کر حملے......7 افغان فوجی ہلاک اور 3 زخمی

بدلتے امریکی پینترے

مصعب ابراہیم

امریکی 'شکار کرنے کا 'سیزن' بڑھ گیا:

طالبان کے ہاتھوں ذلت ورسوائی اور مار پٹائی کی ایک دہائی سے زائد گزار کر امریکہ نے دو سال قبل دسمبر ۲۰۱۴ء کے بعد افغانستان سے امریکی فوج کے مکمل انخلا کے قوی ارادے اور وعدے کیے تھے.....لیکن دسمبر ۲۰۱۴ء سر پر آن کھڑا ہوا اور مجاہدین کے مقابلے میں حواس باختہ صلیبی امریکیوں کو اپنے سارے منصوبوں پر پانی پھرتا نظر آرہا ہے.....اتحادی افواج ساتھ چھوڑ چکی ہیں، افغان فورسز پر اربوں ڈالر خرچ کرنے کے باوجود اُن میں طالبان کا مقابلہ تو کجا اُن کا سامنا کرنے کا بھی دم خم نہیں.....امریکہ کی افغانستان سے بہرصورت جان خلاصی کی تمنا اپنی جگہ لیکن ان حالات میں اسے محض افغان سیکورٹی فورسز کے بل بوتے پر چھوڑنے کا مطلب ہے کہ افغان فورسز مکمل طور پر مجاہدین کے رحم وکرم پر ہوں گی، اس صورت میں اُن کی ہمت چند مہینوں میں ہی جواب دے جائے گی......

اسی خطرناک منظر نامے کو رونما ہونے سے روکنے کے لیے پہلے دس ہزار امریکی فوج کی افغانستان میں موجودگی کا معاہدہ ہوا.....لیکن پھر محسوس ہوا کہ 'جنگی مشن' سے دست برداری کے بعد یہ دس ہزار فوجی اپنے کیمپوں کا دفاع کرنے کے قابل بھی نہیں رہیں گے.....لہٰذا ۲۲ نومبر کو امریکی صدر اوباما نے کڑوا گھونٹ پیتے ہوئے افغانستان میں امریکی فوج کے قیام اور جنگی مہم میں ایک سال کی توسیع کے حکم نامے پر چپکے سے دستخط کردیے اور اگلے ہی دن یعنی ۲۳ نومبر کو افغان پارلیمان نے امریکی فوجوں کے مکمل انخلا کو ایک سال کے لیے موخر کرنے کے معاہدے کی توثیق کردی۔

شیطان امریکہ اور اُس کے دو سینگ:

ظاہر ہے کہ یہ سب پینترے راتوں رات نہیں بدلے گئے بلکہ امریکہ نے افغانستان میں مجاہدین کی روز بروز مضبوط ہوتی گرفت کو بہت عرصہ پہلے محسوس کرلیا تھا.....اِنہی حالات میں پاکستانی فوج کی قیادت اور افغان حکومت کی سربراہی بدلی، ان دونوں اہم ترین مناصب پر امریکی غلامی میں پوری طرح گندھے افراد ہی کا چناؤ ہونا لازمی امر تھا.....لہٰذا پاکستانی فوج کی سربراہی ایسے جرنیل کے سپرد کی گئی جو صلیبی چاکری میں خود کو منوانے میں سب سے آگے رہا، جس نے ''بھارت کی ازلی دشمنی'' کا کانٹا ہی نکال باہر کیا اور شریعت کے متوالوں کو دشمنِ اصلی قرار دے کر امریکہ کی آنکھ کا تارا بنا.....دوسری جانب افغانستان کے قصرِ صدارت کی چابی اشرف غنی کے حوالے کرنے سے پہلے اُس سے سیکورٹی معاہدے پر رضامندی حاصل کی گئی، اور صدارتی حلف اٹھانے کے فوری بعد پہلا کام اُس نے امریکہ افغان سیکورٹی معاہدے پر دستخط کیے، جس کی رُو سے امریکہ کے ۱۰ ہزار فوجیوں کے لیے ۲۰۱۶ء کے اواخر تک افغانستان میں قیام کا معاہدہ کیا گیا......

مجاہدین سے بچاؤ کی دوڑدھوپ:

۶ نومبر کو راحیل شریف کابل کے ایک روزہ دورہ پر گیا اور اشرف غنی کو افغان فورسز کو تربیت دینے کی پیش کش کی، جسے قبول کرلیا گیا.....اس کے بعد افغان صدر کی پاکستان آمد اور ''دہشت گردی'' کے خلاف مشترکہ کوششوں کے وعدے، راحیل کا دورہ امریکہ اور امریکی انتظامیہ کو کارگزاری رپورٹ پیش کرنا، امریکہ سے ''ہماری قربانیاں تسلیم کیجیے'' کا لجاجت آمیز مطالبہ، امریکی آقاؤں کی طرف سے ''حسن کارکردگی'' کی بناپر ''لی جین آف دی میرٹ'' کے تمغے سے نوازنا اور ضرب کذب کی ''افادیت'' کو صلیبی آقاؤں کی طرف سے تسلیم کیے جانا...... یہ سب حسن اتفاق نہیں بلکہ پوری منصوبہ بندی کے ساتھ کڑی سے کڑی ملا کر مرتب کیے جانے والا لائحہ عمل کا سلسلہ تھا، جس کا اختتامی حصہ 'جنگی مہم میں ایک سالہ اضافے'' کی صورت میں سامنے آیا۔

مجاہدین ان تمام حالات سے پوری طرح باخبر ہیں اور اپنی صفوں کو مزید مستحکم و مربوط کرتے ہوئے ان دشمنانِ خدا کی تمام چالوں اور مکروہ منصوبہ بندیوں کے جال کو اپنے رب کی مدد ونصرت کاٹنے کے لیے پوری طرح مستعد وتیار ہیں.....کفار اور اُن کے حواری گزشتہ ۱۳ سالوں میں اپنی تمام تر حربے آزما چکے ہیں اور اب اُن کے پاس مزید کوئی حربہ ایسا نہیں بچا جسے وہ مجاہدین کے مقابلے میں نئے سرے سے آزما سکیں......مجاہدین نے صبر وثبات سے ان کے ہر ظلم وعدوان کا مقابلہ بھی کیا ہے اور بصیرت وحکمت سے ان کے ہر مکر وفریب کا تدارک بھی کیا ہے.....کفار اور اُن کے غلاموں کے پاس شیطانی منصوبے تو بہت ہیں لیکن اُن کے پاس ایمان جیسی متاعِ بے بہا نہیں ہے، یہی ایمان گراں قدر نعمت ہے جو کفار اور اُس کے کاسہ لیسوں کے مقابلے میں مجاہدین کے پلڑے کو ایسا 'وزن' مہیا کرتی ہے کہ کفار کے یہ تمام منصوبے اللہ تعالیٰ کی نصرت کے نزول کے بعد مجاہدین کے ہاتھوں یوں بکھرتے چلے جاتے ہیں گویا قرآنی اصطلاح ''اوھن البیوت'' ان پر مکمل صادق آرہی ہو!......

☆☆☆☆☆

08 نومبر: قندوز شہر.....افغان فوج کے پیدل دستوں پر مجاہدین کا حملہ.....6 فوجی ہلاک اور 5 زخمی

امریکی جنگی مشن میں توسیع اور افغان فوج کی پتلی حالت

سید عمیر سلیمان

امریکہ کی طرف سے جنگی مشن میں ایک سال کی توسیع:

امریکی صدر اوباما نے افغانستان میں موجود امریکی فوج کے فوجی مشن میں ایک سال کی توسیع کا اعلان کیا ہے۔ افغانستان کے نئے صدر اشرف غنی کے ساتھ ہونے والے سیکورٹی معاہدے میں ۱۰ ہزار امریکی فوجیوں کی افغانستان موجودگی کا اعلان کیا گیا تھا اور پہلے پہل ان فوجیوں کا مقصد فوجی مراکز کی حفاظت اور افغان فوج کی تربیت بیان کیا گیا تھا۔ لیکن اوبامہ نے حالیہ بیان میں اعلان کیا ہے کہ ان فوجیوں کا مقصد محض افغان فوج کی تربیت نہیں ہوگا بلکہ یہ فوجی طالبان کے خلاف آپریشن بھی کریں گے۔ ان فوجیوں کو فضائیہ کی بھی مکمل مدد حاصل ہوگی اور یہ ٹارگٹڈ آپریشنز جاری رکھیں گے۔

اوبامہ کی طرف سے ایسے بیان کی دو وجوہات بیان کی جا رہی ہیں۔ ایک اشرف غنی کی طرف سے امریکی فوج کو ہر قسم کی کارروائی کی کھلی چھٹی دینا اور دوسرا طالبان کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ۔ عراق میں امریکی پالیسی کی ناکامی کے بعد کے بعد امریکہ کے اندر یہ سوالات اٹھائے جا رہے ہیں کہ عراق، جو افغانستان کی نسبت کافی حد تک پرامن ہو چکا تھا وہاں حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں تو افغانستان میں کیا ہوگا۔ افغانستان میں اتحادی افواج کی موجودگی میں بھی طالبان کابل کے اندر کامیاب کارروائیاں کر رہے ہیں تو کیا اتحادی افواج کے انخلا کے بعد افغان فوج طالبان کا مقابلہ کر سکے گی؟

کروڑوں ڈالر مالیت کا امریکی فوج سامان غائب ہو گیا:

پینٹاگون نے افغانستان میں امریکی فوجی سامان کے آڈٹ کی ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں بڑی مقدار میں اسلحہ اور فوجی ساز و سامان کے خرد برد ہونے کا انکشاف کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق فوجی سامان میں سے ۱۵۶۰۰۰ نمونے غائب ہو چکے ہیں اور ان کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں کہ آیا وہ چوری ہوئے یا جنگ میں ناکارہ ہو گئے۔ اس سامان کی قیمت ۲۴ کروڑ ڈالر بنتی ہے۔

غائب ہونے والے سامان کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سامان خود اتحادی افواج کی طرف سے ہی غائب کیا گیا ہے۔ ایک امریکی فوجی کمانڈر نے اس حوالے سے بتایا کہ یہ سامان اتحادیوں نے ہی چوری کیا ہے اور اسلحے کی ایک بڑی مقدار افغان فوج نے چوری کر کے طالبان کو فروخت کی ہے۔

۴ لاکھ افغان سیکورٹی اہل کاروں میں سے صرف ۲۰ ہزار ''کام'' کے ہیں:

افغان فوج کو عسکری تربیت دینے والے انسٹرکٹرز کی ٹیم نے ایک خفیہ رپورٹ میں افغان فوجیوں کو بزدل اور کام چور قرار دیا ہے۔ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ افغان فوجی طالبان کا سامنا کرنے سے گھبراتے ہیں اور جنگ کے دوران درختوں اور چٹانوں کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔ ایک امریکی ٹرینر نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ

> ''ایک افغان فوجی دستے کو اس نے تربیت دی اور جب تربیت مکمل ہوگئی تو انہیں زابل میں طالبان کے خلاف آپریشن میں لے گیا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو افغان فوجی طالبان کا مقابلہ کرنے کی بجائے درختوں اور چٹانوں کے پیچھے چھپنے لگے۔ اس نے جب انہیں کہا کہ طالبان کے حملے کا جواب دو تو کوئی بھی آگے نہیں بڑھا۔ اسی طرح ایک جھڑپ کے دوران میں نے افغان فوجیوں کو حکم دیا کہ حفاظتی دائرہ بناؤ تاکہ زخمیوں اور لاشوں کو نکالا جا سکے لیکن کوئی فوجی آگے نہیں بڑھا''۔

امریکی ٹرینرز نے رپورٹ میں واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ ''پینٹاگون کے دعوے غلط ہیں اور افغان فوج میں طالبان کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں ہے۔ کیونکہ طالبان زیادہ جنگی مہارت رکھتے ہیں اور بے خوف لڑتے ہیں۔ جب کہ افغان فوجی بزدل ہونے کے ساتھ ساتھ کام چور بھی ہیں''۔ رپورٹ کے آخر میں ٹرینرز نے لکھا کہ ''۴ لاکھ افغان فوج میں سے صرف ۲۰ ہزار ''کام'' کے ہیں''۔

افغان اہل کاروں کی ہلاکتوں میں غیر معمولی اضافہ:

افغان وزارت دفاع کی جانب سے افغان فوج اور پولیس اہل کاروں کی ہلاکتوں کے بارے میں تازہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ سال ۲۰۱۴ء میں افغان سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکتوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔ مارچ ۲۰۱۳ء سے مارچ ۲۰۱۴ء کے درمیان ۱۴۰۰ افغان فوجی ہلاک ہوئے تھے جب کہ مارچ ۲۰۱۴ء سے ستمبر ۲۰۱۴ء تک صرف ۶ ماہ میں ۱۹۵۰ افغان فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اسی طرح سال ۲۰۱۳ء کے پہلے سات ماہ میں ۱۶۸۰ پولیس اہل کار طالبان حملوں میں ہلاک ہوئے تھے جب کہ ۲۰۱۴ء کے پہلے پانچ ماہ میں ۲۲۰۰ افغان پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔ زخمی ہونے والے فوجی اور پولیس اہل کاروں کی تعداد نہیں ظاہر کی گئی۔

اتحادی افواج کے انخلا کے ساتھ ساتھ افغان فوج نے علاقوں کا کنٹرول

08 نومبر: صوبہ ہلمند ....ضلع موسیٰ قلعہ..........مجاہدین نے دو فوجی گاڑیوں کو بارودی مواد سے نشانہ بنایا..........دونوں گاڑیاں تباہ..........6 افغان فوجی ہلاک اور 3 زخمی

سنبھالنا شروع کر رکھا ہے لیکن افغان فوج اس مقصد میں کامیاب ہوتی نہیں نظر آ رہی۔ پورے ملک میں مجاہدین کی پوزیشن مضبوط سے مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ مجاہدین کے حملوں میں بھی تیزی آ چکی ہے اور آپریشن خیبر کے تحت بہت سے اضلاع پر مجاہدین باقاعدہ قبضہ کر چکے ہیں۔ اتحادی افواج صرف بم باری اور ڈرون حملوں پر انحصار کر رہی ہیں اور اب ان میں اس قدر سکت بھی نہیں رہی کہ مجاہدین کے خلاف کوئی زمینی آپریشن کر سکیں۔ افغان وزارتِ دفاع کی طرف سے جاری کردہ حالیہ اعداد و شمار مستقبل کے افغانستان کی منظرکشی کر رہے ہیں۔ جب کہ یہ بات بھی ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ اعداد و شمار بھی حقیقی نہیں، افغان فوجی ہلاکتوں کی تعداد اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

برطانوی فوج نے ہلمند سے انخلا کے لیے طالبان سے معاہدہ کیا:

خبریں گردش میں ہیں کہ ہلمند سے انخلا کے لیے برطانوی فوج نے طالبان کے ساتھ امن معاہدہ کیا تھا۔ معاہدے کے مطابق طالبان برطانوی افواج پر انخلا کے دوران میں کوئی حملہ نہیں کریں گے جس کے بدلے میں برطانوی فوج طالبان کو ۲ ہزار پاؤنڈ فی ٹرک کے حساب سے معاوضہ ادا کرے گی۔ اس کے علاوہ برطانوی فوج نے مستقبل میں ہلمند میں کسی بھی آپریشن کا حصّہ نہ بننے کی یقین دہانی بھی کرائی ہے۔

رپورٹ کے مطابق ''برطانوی فوج کو ہلمند سے انخلا میں شدید مشکلات کا سامنا تھا اور طالبان کے حملوں کی وجہ سے وہ سامان منتقل کرنے سے عاجز تھے۔ آخرکار برطانوی فوج نے طالبان کو مذاکرات کی دعوت دی اور سامان منتقلی کے لیے محفوظ راستہ دینے کا معاوضہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مستقبل میں ہلمند میں کسی قسم کی فوجی کارروائی یا افغان فوج کی تربیت نہ کرنے کا وعدہ بھی کیا''۔ رپورٹ کے مطابق ''کیمپ بیسشن سے انخلا کے وقت الوداعی خطاب نہ ہونے کی وجہ بھی طالبان سے معاہدہ ہی تھا''۔

کاپیسا کی کہانی، افغان فوجی کی زبانی:

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے کاپیسا میں تعینات ایک افغان فوجی کا انٹرویو شائع کیا ہے جو کاپیسا میں موجود افغان فوج کے حالات کو واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ افغان فوجی کا کہنا تھا کہ

> ''کابل سے صرف ایک گھنٹہ سفر کی دوری پر موجود صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں افغان فوجی کاروانوں پر طالبان کے حملے روز کا معمول ہیں۔ ان علاقوں میں افغان حکومت شیڈو حکومت کے طور پر کام کرتی ہے جب کہ طالبان کھلے عام راج کر رہے ہیں۔ افغان فوجی دن میں صرف ایک گھنٹے کے لیے مراکز سے باہر نکل سکتے ہیں جس کے لیے طالبان سے انہوں نے اجازت لے رکھی ہے۔ صبح نو سے لے کر دس تک غیر مسلح ہو کر افغان فوجی بازار میں جا سکتے ہیں اس کے علاوہ باہر نکلنے پر پابندی ہے۔ نیٹو کی طرف سے فرانسیسی فوج کاپیسا میں تعینات تھی لیکن انہیں بھی کاپیسا میں شدید نقصان اٹھانا پڑا اور آخرکار ۲۰۱۲ء کے آغاز میں فرانسیسی فوج رخصت ہو گئی۔ اس کے بعد امریکہ نے کئی بار یہاں طالبان کا اثر ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ کاپیسا میں تعینات امریکی سپیشل فورسز کے کمانڈر نے کہا کہ طالبان کی صلاحیت میں حیران کن اضافہ ہو چکا ہے۔ وہ انتہائی مہارت یافتہ ہو چکے ہیں، ان میں نظم و ضبط پایا جاتا ہے اور ان کے حملے باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ طالبان افغان فوج کے اندر بھی سرایت کر چکے ہیں۔ اس حوالے سے کمانڈر نے بتایا کہ فروری میں امریکی سپیشل آپریشنز فورس کے افسران کاپیسا میں طالبان کے خلاف حکمت عملی بنانے کے لیے میٹنگ میں موجود تھے جب طالبان کی طرف سے مرکز پر شیلنگ شروع ہو گئی۔ تمام فوجی اس حملے کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو ہی رہے تھے کہ مرکز میں موجود دو افغان فوجیوں نے امریکی افسران پر فائرنگ کر دی۔ اس حملے میں دو امریکی افسر ہلاک ہوئے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات طالبان کے خلاف آپریشن کے دوران افغان فوجی طالبان کی بجائے امریکی فوجیوں پر فائرنگ کرتے تھے جس کے نتیجے میں امریکہ نے فروری کے بعد مشترکہ آپریشنز پر پابندی لگا دی۔
>
> آج یہ صورت حال ہے کہ کاپیسا میں طالبان بلا روک ٹوک کھلے عام پھرتے ہیں اور افغان فوج کی جرات نہیں کہ انہیں روک سکے۔ طالبان نے شرعی عدالتیں بھی قائم کر رکھی ہیں جہاں عوام کو فوری انصاف مہیا کیا جاتا ہے۔ نیویارک ٹائمز کے رپورٹر کا کہنا تھا کہ کاپیسا کے شہریوں کو میں نے خود یہ کہتے سنا ہے کہ ہمیں طالبان سے نہیں افغان فوج سے ڈر لگتا ہے''۔

☆☆☆☆☆☆

''مسلمان عوام کے فسق و فجور، کمی و تقصیر یا جہاد کی نصرت سے پیچھے بیٹھ جانے کے باعث اگر کوئی جان بوجھ کر اُن پر قتل کا حکم لگاتا ہے اور اس زعم میں ہے کہ ان کے خون کے بارے میں اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہے اور علم و فقہ کی حدود سے خارج ہے۔ ایسا شخص حرام کا مرتکب ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ناراضی، غضب اور پکڑ کو دعوت دے رہا ہے۔ وہ اس بات کا حق دار ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کو نا کام کر کے دشمن کو اس پر مسلط فرما دے''۔

شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ

09 نومبر: صوبہ نورستان.......ضلع نورگرام.......مجاہدین اور افغان فوجیوں کے مابین جھڑپ.......8 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی

ہم افغانستان میں کیونکر ہارے؟

امریکہ کے معروف میگزین ''رولنگ سٹون'' میں ستمبر ۲۰۰۸ میں ممتاز امریکی مصنف نیر روزن کے شائع ہونے والے دلچسپ اور چشم کشا سفرنامے کا ترجمہ

افغانستان کے دارالحکومت کابل سے جنوب کو جانے والے شاہراہ دنیا کے مہلک ترین جنگی زون سے گزرتی ہے۔شہر کے نواح میں ایک چیک پوسٹ پر افغان نیشنل آرمی کے جوانوں نے ہمیں روک لیا۔انہوں نے میرے غیر ملکی لہجے کو مشکوک جان کر مجھے ایک طرف الگ کرلیا' تاہم میرے افغان ساتھیوں شفیق اور ابراہیم نے قائل کرلیا کہ میں صحافی ہوں۔ہنس مکھ' دبلے پتلے اور باریش ابراہیم نے فوجیوں سے دری (افغانی فارسی) میں مذاق کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ ہر بات 'اوکے' ہے۔جب ہم گاڑی میں چوکی سے آگے نکلے تو ابراہیم نے ایک بلند قہقہہ لگایا......اس نے مجھے بتایا کہ فوجی سمجھ رہے تھے کہ میں ایک خودکش بم بار ہوں۔ابراہیم نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اور شفیق دونوں طالبان کمانڈر ہیں اور وہ مجھے غزنی کے علاقے میں لے جارہے ہیں۔دارالحکومت کابل سے ۱۰۰ میل جنوب میں واقع غزنی پر اب طالبان کی عمل داری ہے۔جو غیر ملکی غزنی میں داخل ہونے کی جرأت کرتے ہیں' اکثر انہیں اغوا یا ہلاک کردیا جاتا ہے۔مرکزی حکومت کو ٹھکراتے ہوئے صوبے کا طالبان گورنر طالبان حکومت کی طرف سے الگ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ جاری کرتا ہے' اور کاشت کار زمینوں کے جھگڑے طے کرانے کے لیے اکثر امریکی حمایت یافتہ حکام سے نہیں بلکہ طالبان سے رجوع کرتے ہیں۔

کابل سے ۵۰ میل جنوب میں واقع ''سالار'' تک پہنچتے پہنچتے ہم فوجی کانوائے کے پانچ ٹریکٹر ٹرالوں کے پاس سے گزرے جو طالبان نے تباہ کردیے تھے۔ ۲۵ کروڑ ڈالر کی لاگت سے تعمیر کردہ نئی شاہراہ جو بیش تر امریکی ٹیکس دہندگان کے سرمائے سے بنی ہے' اس میں جگہ جگہ بڑے بڑے کھڈ بنے ہوئے تھے جو اکثر لب سڑک طالبان کے نصب کردہ بموں کے پھٹنے کا نتیجہ تھے۔ہم ایک ٹریکٹر ٹرالر کے پاس سے گزرے جو ابھی تک گزشتہ روز کے حملے سے سلگ رہا تھا اور پھر ایک ٹرک کا ڈھانچا دکھائی دیا جو پچھلے ماہ تباہ کردیا تھا۔ایک گیس سٹیشن پر افغانوں کا ہجوم جمع تھا جب کہ کئی سو گز آگے سڑک سے دھواں اٹھ رہا تھا۔فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ابراہیم کہتا ہے کہ امریکیوں اور طالبان میں لڑائی ہورہی ہے۔ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان شفیق اور ابراہیم دونوں سیل فون پر اپنے طالبان دوستوں سے آگے کی صورت حال پوچھتے ہیں۔اچانک مشین گن کے فائروں کی گڑ اگڑاہٹ گونجتی ہے اور اس کے بعد مارٹر فائر کی بھاری آواز سنائی دیتی ہے' ساتھ ہی کئی دھماکے ہوتے ہیں جن سے ہماری گاڑی ہلنے لگتی ہے۔میں پچھلی نشست میں سکڑ سمٹ جاتا ہوں جب کہ شفیق اور ابراہیم میرا مذاق اڑاتے ہیں۔شفیق مجھے نصیحت کرتا ہے۔'' توکل علی اللہ....اللہ پر بھروسا رکھو'' پورے افغانستان کی اس واحد شاہراہ کی تعمیر نو کے بعد امریکی انتظامیہ کو اس پر بڑا فخر تھا۔یہ دونوں بڑے امریکی اڈوں' شمال میں بگرام اور جنوب میں قندھار کے مابین واحد قابل سفر راستہ فراہم کرتی ہے۔اب اتحادی افواج اس پر خطر مول لے کر ہی سفر کرتی ہیں۔جون میں طالبان نے سالار سے گزرنے والے ۵۴ ٹرکوں کے سپلائی کانوائے پر حملہ کرکے ان میں سے ۵۱ ٹرک تباہ کردیے اور تین ایسکارٹ گاڑیاں لے کر چلتے بنے۔اوائل ستمبر میں یہاں سے قریب ہی ایک اور کانوائے پر حملہ ہوا جس میں ۲۹ ٹرک تباہ کردیے گئے۔میرے سالار میں سے گزرنے سے چند دن پہلے ۱۳ اگست کو طالبان نے امریکی حمایت یافتہ گورنر غزنی کو قتل کرنے کی ناکام کوشش کی اور اس کے دو محافظ ہلاک کردیے۔

جب ہم گیس سٹیشن پر انتظار کررہے تھے شفیق اور ابراہیم کو سڑک پر ٹریفک جام ہونے کا کوئی قلق نہ تھا۔ان کے نزدیک فریقین میں لڑائی معمول کی بات تھی۔اتنے میں ناٹو کی دو سبز بکتر بند گاڑیاں تیزی سے کابل کی طرف نکل گئیں۔شفیق اور ابراہیم ہنستے ہوئے بولے'' یوں لگتا ہے اتحادی فوج میدان جنگ سے بھاگ رہی ہے''۔

ایک گھنٹے بعد لڑائی رُک گئی اور ہم پھر گاڑی میں بیٹھ گئے۔چند منٹ بعد ہم برطانوی سپلائی کانوائے کی ٹوٹی پھوٹی گاڑیوں کے پاس سے گزرے۔درجنوں ٹرکوں کی سڑک پر قطار لگی تھی جن میں سے کچھ ابھی تک جل رہے تھے۔سڑک پر دھماکے ہونے سے جگہ جگہ کول تار کے بڑے بڑے ڈھیر لگے تھے۔جب ہم ان کے پاس سے گزر رہے تھے تو ابراہیم نے مجھے بتایا کہ یہ ٹرک امریکی فوجیوں کے لیے مشروبات لے کر جارہے تھے۔ ٹرکوں سے پانی کی سیکڑوں پلاسٹک بوتلیں باہر نکل کر شاہراہ پر ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں۔

سڑک پر مزید آگے امریکی بکتر بند گاڑیوں نے ہمارا راستہ روک لیا۔ان کے پیچھے سڑک سے دھواں اُٹھ رہا تھا۔شفیق نے آگے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہہ کر گاڑی روک لی کہ امریکی اپنے سامنے آنے والی گاڑیوں پر فائرنگ کررہے ہیں۔آخر کار جب امریکی آگے بڑھ گئے تو ہم احتیاط کے ساتھ یوں ان کے پیچھے پیچھے ہو لیے جیسے ہم گھبرائی ہوئی بھیڑوں کا گلہ ہوں۔ہمیں راہ میں مزید جلتے ہوئے ٹرک ملے۔ابراہیم نے تین تباہ گاڑیوں کی طرف اشارہ کیا جو چار دن پہلے کے حملے کی زد میں آگئی تھیں۔

چند میل آگے جا کر ایک تنہا صحرائی چوکی پر افغان فوج کے سپاہی تعینات تھے۔انہوں نے شفیق اور ابراہیم سے لڑائی کا حال پوچھا اور پھر آگے بڑھنے کی اجازت

دے دی۔ سرشام ایک پولیس اسٹیشن کے پاس سے گزرے۔ اب ہم صوبہ غزنی میں سفر کررہے تھے۔ شفیق نے ہنستے ہوئے کہا ''روسی امریکیوں سے زیادہ طاقت ور اور زیادہ خوف ناک تھے، ان امریکیوں کو تو ہم قبروں میں پہنچادیں گے''۔

سات سال ہوئے جب امریکہ نے گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد افغانستان پر حملہ کردیا۔ طالبان پر عسکری فتح تیز رفتار تھی؛ چنانچہ بش انتظامیہ جلد ہی سکول اور سڑکیں تعمیر کرنے اور صدر حامد کرزئی کے تحت نئی حکومت کے قیام میں جُت گئی۔ جنگ شروع ہونے کے صرف ۱۸ ماہ بعد مئی ۲۰۰۳ء تک امریکی وزیر خارجہ ڈونلڈ رمزفیلڈ نے افغانستان میں فتح کا اعلان کردیا۔ اپنے دورۂ کابل کے موقع پر اس نے کہا ''ہم ایسے مقام پر آن پہنچے ہیں جہاں ہم بڑی جنگی کارروائی سے استحکام اور تعمیر نو کے دور میں داخل ہورہے ہیں۔ میرے خیال میں افغانستان میں سیکورٹی کی صورت حال اتنی بہتر ہوگئی تھی کہ ۲۵ برسوں میں ایسی بہتری کبھی نہیں آئی تھی۔''

لیکن جب رمزفیلڈ یہ بڑ ہانک رہا تھا اس وقت طالبان افغانستان کی تسخیر نو شروع کررہے تھے۔ ادھر پینٹا گان نے جو پہلے ہی اپنی توجہ عراق پر دھاوا بولنے کی طرف مرکوز کرچکا تھا' یہ فرض کرلیا تھا کہ اس نے امریکی سرمائے سے جو افغان ملیشیا کھڑی کی ہے وہ ملک کو محفوظ بنانے کے لیے کافی ہوگی۔ ۲۰۰۵ء کے پارلیمانی انتخابات میں اقتدار پھر وارلارڈز کے ہاتھ آگیا جنہوں نے طالبان کے نافذ کردہ نظام سے پہلے دیہی علاقوں کو دہشت میں مبتلا کررکھا تھا۔ کابل میں ایک سینئر امدادی افسر کہتا ہے۔ ''امریکی مداخلت نے ان لوگوں کو بلینک چیک دے دیا ہے۔ امریکیوں نے ان پر رقم، ہتھیار اور گاڑیاں نچھاور کیں لیکن وارلارڈز کے برے اطوار کبھی ختم ہونے میں نہ آئے۔ وہ لوگوں کو غلط طور پر استعمال کررہے ہیں اور اپنی جیبیں بھر رہے ہیں۔''

اس کے برعکس شفاخانوں اور سکولوں کی تعمیر نو کا کام برائے نام ہوا ہے۔ حملے کے بعد پہلے دردناک برسوں میں عالمی امداد صرف ۵۷ ڈالر فی شہری کے حساب سے موصول ہوئی جب کہ بوسنیا میں ۶۷۹ ڈالر فی کس امداد دی گئی تھی۔ جب امریکی ٹھیکے داروں نے تعمیر نو کے کام ہتھیا لیے اور بدعنوانیوں پر کمر کس لی تو ظاہر ہے افغانستان کی تعمیر نو کے لیے مخصوص سرمایہ ان لوگوں تک بہت کم پہنچتا تھا جنہیں اس کی ضرورت تھی۔ مزید ستم یہ ہوا کہ عالمی امداد کی اچانک آمد سے جائیدادوں اور اشیائے خوردنی کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں جس سے غربت میں اضافہ ہوا اور عوام کی بے چینی بڑھتی گئی۔

دریں اثنا طالبان ان ظالم وارلارڈز سے ملک کو نجات دلانے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ القاعدہ اور دیگر اسلامی انتہا پسند بھی ان کے دوش بدوش تھے جو کہ امریکی حملہ آوروں کے خلاف عراق کے علاوہ ایک دوسرا محاذ گرم رکھنے کے متمنی تھے۔ طالبان دنیا میں بہترین طور پر مسلح اور سب سے زیادہ تجربہ کار جنگ جو ہیں جن کے جہادیوں کی عالمی تحریک سے روابط ہیں جو کہ پاکستان اور عراق سے لے کر چیچنیا اور فلپائن تک پھیلی ہوئی ہے۔ گزشتہ سال سے اتحادی افواج اور افغان فورسز کے خلاف طالبان کے حملوں میں ۴۴ فی صد اضافہ ہوا ہے۔ اس سال اکتوبر تک افغانستان میں ۱۳۷ امریکی فوجی مارے جاچکے ہیں جب کہ ۲۰۰۷ء میں کل ۱۱۷ ہلاکتیں ہوئی تھیں۔ امدادی کارکنوں پر طالبان کے حملوں میں بھی شدت آگئی ہے۔ اگست میں طالبان عسکریت پسندوں کے ایک گروہ نے کابل جانے والی شاہراہ پر امریکی امدادی گروپ انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی کی گاڑی پر فائر کھول دیا جس سے تین مغربی عورتیں اور ان کا افغان ڈرائیور مارے گئے۔

بش انتظامیہ جسے دیر بعد احساس ہوا کہ وہ افغانستان میں جنگ ہار رہی ہے' تشدد پر اُتر آئی جیسا کہ اس نے عراق میں کیا تھا' چنانچہ اس نے مزید فوجی دستے افغانستان بھیج دیے۔ صدر بش نے ۹ ستمبر کو نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی میں خطاب کرتے ہوئے افغانستان کے اندر امریکی فوجیوں میں ایک ''خاموش اضافے'' کا اعلان کیا اور یہ کہا کہ اضافی فوج ''افغانستان کی نوخیز جمہوریت'' کو مستحکم کرنے کے لیے ضروری ہے۔ لیکن اگلے ہی روز ایڈمرل مائیک مولن چیئر مین آف جائنٹ چیف آف سٹاف نے ہاؤس آرمڈ سروسز کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے ایک نہایت مختلف تجزیہ پیش کیا۔ اس کے تیار شدہ بیان میں جس کی وزیر دفاع اور وائٹ ہاؤس نے تائید کی تھی' کہا گیا تھا ''مجھے یقین ہے کہ ہم افغانستان میں جنگ جیت سکتے ہیں۔'' لیکن مولن کانگرس کے سامنے پیش ہوئے تو وہ اپنے تیار شدہ بیان سے منحرف ہوگیا' اس نے برملا کہا ''مجھے یقین نہیں کہ ہم افغانستان میں جیت رہے ہیں۔''

اوائل اگست میں صدر کے مشیروں نے ایک بار پھر فوجیوں میں اضافہ کرنے کے صدارتی منصوبے کی تردید کی۔ امریکی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے جنگ پر ایک خفیہ رپورٹ مرتب کرتے ہوئے انتباہ کیا کہ افغانستان ایک ''ڈاؤن ورڈ سپائرل'' (نیچے کی طرف آتا ہوا گردوباد) ہے جسے بڑھتے ہوئے تشدد اور روز افزوں کرپشن نے بڑھاوا دیا ہے۔ وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے بھی کانگرس کے سامنے اعتراف کیا کہ پینٹا گان (امریکی افواج کا ہیڈکوارٹر) کے عراق میں پھیلاؤ سے حالت اتنی پتلی ہوگئی ہے کہ وہ افغانستان میں ۱۰ ہزار مزید فوجی بھیجنے کی درخواست پر اگلے موسم بہار تک عمل درآمد کے قابل نہیں ہوگا۔

لیکن افغانستان میں پھیلی ابتری کا قریب سے مشاہدہ کرنے والوں کا کہنا ہے کہ مزید فوجی جنگ میں جھونکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کابل میں اقوام متحدہ کے ایک سینئر آفیسر نے بتایا کہ ''زیادہ فوج مسئلے کا حل نہیں۔ بہت سے مرد ایک عورت کو استعمال کرتے رہیں تو اس سے زیادہ بچے تو پیدا نہیں ہوں گے۔'' میں نے کابل میں سرکردہ مغربی

10 نومبر: صوبہ لوگر.............صدر مقام پل عالم.............فدائی مجاہد کا پولیس ہیڈکوارٹر شہیدی حملہ.............3 کمانڈروں سمیت 13 فوجی ہلاک اور 2 گاڑیاں تباہ

سفارت کاروں، سکیورٹی ماہرین، سابق مجاہدین ،طالبان کمانڈروں، یواین اور نمایاں امدادی تنظیموں کے سینئر افسروں کے درجنوں انٹرویو کیے ......ان میں یہی نقطہ نظر بار بار سامنے آیا۔سب کا اس پر اتفاق تھا کہ صورت حال، ایک افسر کے الفاظ میں" نہایت گھمبیر ہے۔" طالبان کے خودکش بم باروں نے کابل کو بقیہ ملک سے کاٹ دیا ہے اور بیش تر دیہی علاقوں میں ان کا سکہ چلتا ہے۔ایک اعلیٰ سفارتی کار نے کہا" لوگ کرزئی حکومت کی حمایت کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔وہ جانتے ہیں کہ طالبان دیہات میں داخل ہوجائیں گے اور ہر اس شخص کا سرقلم کردیں گے جس نے اتحادی فوج سے مفاہمت کی ہوگی۔"

اس سفارت کار کے بقول مسئلے کا فوجی حل اب قابل عمل نہیں۔وہ کہتا ہے۔" سی آئی اے کے تجزیہ کار انتہائی پریشان اور مایوس ہیں۔کرزئی انتہائی کمزور صدر ہے، وزارت داخلہ بدعنوان اور غیر مؤثر ہے۔افغان فوج کمانڈر یا کنٹرول سے عاری ہے اور عالمی اتحاد کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔" اس سلسلے میں ایک مغربی امدادی ادارے سے منسلک اعلیٰ افسر نے کہا" ہم افغانستان میں کامیابی حاصل کرنے کے لائق نہیں...... اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم انخلا کی سٹریٹجی تیار کرنا شروع کردیں"۔

طالبان کے ساتھ سفر کرنے اور یہ جاننے کے لیے کہ وہ آپریشن کیسے کرتے ہیں، میں نے کابل میں ایک چلتے پرزے افغان دوست سے رابطہ کرکے کہا کہ وہ میرا تعارف کرادے۔ملا ابراہیم سے میرا رابطہ کرایا گیا جو دیہہ پاک ضلع غزنی میں ۵۰۰ آدمیوں کی کمان کرتا ہے۔کابل میں ایک سہہ پہر میرے دوست کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔ابراہیم جیسے درمیانی سطح کے طالبان لیڈر دارالحکومت میں آزادانہ گھومتے پھرتے ہیں۔امریکی فوج کے پاس دشمن کمانڈروں کی شناخت کے لیے نہ انٹیلی جنس ہے اور نہ افرادی طاقت، اور انہیں حراست میں لینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔(ابراہیم کی شناخت چھپانے کے لیے میں نے اس کا نام بدل دینے پر رضامندی ظاہر کی۔)

ابراہیم اب چالیس کے پیٹے میں ہے۔وہ ۱۹۹۰ء سے طالبان کے ہمراہ لڑ رہا ہے۔وہ لنگڑا کر چلتا ہے کیونکہ گھٹنے سے نیچے دائیں ٹانگ ملک کی خانہ جنگی میں کھو بیٹھا تھا۔ابراہیم نے وعدہ کیا کہ وہ طالبان کے وزیر دفاع سے رابطہ کرکے اس سے میری ملاقات کا بندوبست کرے گا۔اس دوران میں نے کابل کے بازار سے شلوار قمیص کے کئی جوڑے خرید لیے۔میں نے اپنی ڈاڑھی بھی بڑھالی تھی کہ دیکھنے میں افغان لگوں، اور نیویارک سے روانگی سے پہلے میں نے اپنی عربی اور بنیادی فارسی بہتر بنالی تھی اور ایک ہفتہ پشتو کی کلاسوں میں بھی حاضری دی تھی۔پشتو کی ضرورت بس اتنی تھی کہ فوجی رینکس اور ہتھیاروں مثلاً بارودی سرنگوں اور گولیوں کے پشتو مترادفات کا علم ہوجائے اور اس طرح کے روزمرہ کے جملے یاد ہوجائیں

"مجھے اپنا شناختی کارڈ دکھاؤ"......"گاڑی کو جانے دو"......"تم قیدی ہو"...... "ہینڈز اپ"......"ہتھیار ڈال دو"

یوں اگر میں کسی افغان کو گرفتار کرنا چاہوں تو اس کے لیے میں تیار تھا۔پشتو کی کتاب میں یہ جملہ شامل نہیں [Ze tlibano milmayam] یعنی "میں طالبان کا مہمان ہوں۔"

ہفتے کی سہ پہر ابراہیم نے مجھے ایک سفید ٹیوٹا کرولا میں بٹھایا۔شفیق گاڑی چلا رہے تھے۔انہوں نے راستے میں مجھے بتایا کہا انہوں اپنے ہاتھوں ۲۰۰ جاسوسوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے اور بیش تر کے سرقلم کیے ہیں۔" پہلے میں ان لوگوں کو انتباہ کرتا ہوں کہ وہ باز آجائیں، جب وہ باز نہیں آتے تو میں انہیں ہلاک کردیتا ہوں"۔انہوں اپنی انصاف پسندی پر زور دیتے ہوئے کہا۔

شفیق جو مجاہدین کے ہمراہ روسیوں کے خلاف لڑتے رہے تھے، اب غزنی کے ضلع انڈار میں طالبان جنگجوؤں کی کمان کرتے ہیں۔کابل میں ایک انٹیلی جنس آفیسر نے مجھے بتایا:" انڈار بہت بری جگہ ہے۔وہاں طالبان اعتماد اور نقل وحرکت کی آزادی کا خوب مظاہرہ کرتے ہیں۔" اتحادی افواج نے جنوبی صوبوں سے طالبان کو نکال باہر کرنے پر توجہ مرکوز کررکھی ہے جب کہ وہ غزنی جیسے مرکزی علاقوں میں ان کی روک تھام ختم کرنے میں ناکام رہے ہیں جہاں اب طالبان بالعموم (امریکہ نواز) افراد کو بسوں سے اتار کر ہلاک کردیتے ہیں۔اس افسر نے مزید کہا:" کابل کے عین دروازے پر ان کا کنٹرول کتنا مضبوط ہے۔دوسال پہلے جن حالات کو انتہائی سنگین قرار دیا جاتا تھا، آج صورتِ حال ان سے بدتر ہے"۔

شفیق نے مجھے بتایا کہ سعودی عرب، پاکستان اور ازبکستان کے مجاہدین انڈار ضلع میں آتے ہیں۔اکثر فدائی ہوتے ہیں مگر بعض طالبان کے دوش بدوش لڑتے ہیں۔ شفیق ان کی مہارت سے متاثر ہیں۔وہ القاعدہ کا تعاون قبول کرتے ہیں"۔

اندھیرے میں ہم نوا گئی نامی گاؤں میں داخل ہوئے۔اب ہمارے موبائل فون کام نہیں کررہے تھے کیونکہ طالبان غروب آفتاب کے بعد جب رات کو قیام کرتے ہیں تو فون ٹاورز بند کردیتے ہیں تاکہ امریکی سراغ رسانوں کو ان کی جائے قیام کا تعین کرنے میں مدد نہ ملے۔اس روز شب برات کا تہوار تھا لڑکے بازار میں آتش بازی کر رہے تھے۔طالبان اس رسم کو اسلام کی رو سے حرام سمجھتے ہیں جس پر انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں پابندی لگادی تھی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

10 نومبر: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......بارودی سرنگ دھماکہ......کمانڈوز کی گاڑی تباہ......8 اہل کار ہلاک

(آخری قسط)

افغانستان پر صلیبی حملے سے حاصل ہونے والے اسباق

القائد شیخ سیف العدل حفظہ اللہ

امریکیوں کی سب سے بڑی اور ناکام ترین کارروائی :

امریکی کمانڈوز کا بلوچ بھائیوں کے معسکر پر حملہ امریکیوں کی سب سے بڑی اور ناکام ترین کارروائی قرار دیا جاسکتا ہے......بلوچ بھائیوں نے ہمیں ان جنگی حالات میں خط کے ذریعے قندھار کے جنوبی صحرا میں امریکیوں کے ساتھ ہونے والے معرکے کی تفصیل بیان کی۔

میں پہلے بلوچ بھائیوں کی عسکری تربیت کے لیے قائم ایک معسکر کا ذکر کر چکا ہوں......یہ پاکستانی سرحد کے قریب ہے اور پہاڑوں کے درمیان میں گھِرا ہے...... یعنی یہ داخلی راستے کے علاوہ ہر سمت سے پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے......اس طرح سے یہ کسی بھی زمینی حملے کے خلاف قلعہ کی شکل رکھتا ہے......اس کے ساتھ ساتھ جب اس میں اسلحہ اور مناسب تعداد میں افراد بھی موجود ہوں، اس کے بعد عسکری قائد کی صلاحیت اور اہم دفاعی پوسٹوں پر مجاہدین کی تقسیم کار بھی اچھی ہو تو کسی بھی حملہ آور فوج کو ناکوں چنے چبوائے جاسکتے ہیں۔

پاکستانی فوج اور خفیہ ایجنسیوں نے امریکیوں کو اس ہدف (بلوچ معسکر) کی نشان دہی اور اس کے متعلّق رہ نمائی فراہم کی......امریکیوں نے اس ٹارگٹ کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں، ترصد (ریکی رپورٹس) سے اُنہیں اس بات کی یقین دہانی ہوئی کہ معسکر میں موجود مجاہدین کی تعداد ایک پلاٹون سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ سب نوجوان تھے۔ جو ابھی تربیتی مراحل طے کررہے تھے اور انہیں عملاً میدان میں لڑنے کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ امریکیوں کا منصوبہ یہ تھا کہ اس آسان ٹارگٹ کو نشانہ بنانے کے بعد اس بات کا اعلان کیا جائے کہ یہ ان کی سب سے بڑی زمینی کارروائی تھی......پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ اعلان بھی کیا جائے کہ یہ معسکر قندھار کے جنوب میں واقع تا کہ دنیا کو طالبان حکومت کے دینی اور ہیڈ کوارٹرز کے نزدیک ہونے کی وجہ سے اس کی اہمیّت باور کروائی جائے۔

امریکیوں نے کارروائی کے لیے ۲ رجمنٹ تقریباً ایک ہزار لڑاکا فوج جمع کی اور ان فوجیوں کے ساتھ ساتھ فوٹو گرافر کا ایک گروپ بھی تھا۔ امریکی خواب دیکھ رہے تھے کہ وہ بہت تیزی سے فتح حاصل کرلیں گے اور معرکے کی ایک تاریخی فلم بھی عکس بند کریں گے۔ لیکن اللہ پاک کا کرنا ایسا ہوا کہ ایسی زور کی ہوا چلی کہ جو اس کے ہیلی کاپٹروں اور فضائیہ کے لیے موافق نہ تھی۔

پہلے زمینی معرکہ میں ایک جانب ایک ہزار امریکی فوجی جنہیں ہر قسم کے طیاروں، بکتر بند گاڑیوں اور جدید ترین عسکری ٹیکنالوجی کی مدد حاصل تھی اور دوسری طرف محض اکتیس نوجوان مجاہدین مقابلے میں تھے......جن کے پاس ہلکے اسلحہ کے سوا اور کچھ بھی نہیں جو کہ شاید امریکی عسکری ساز وسامان کی حدت سے ہی پگھل جائے۔

کیمرے اپنا کام کررہے تھے تا کہ امریکی فورسز کی تاریخ کی سب سے بڑی فتح (جسے اللہ پاک نے سب سے بڑے حادثے سے بدل دیا) کو براہ راست عکس بند کرسکیں۔ جیٹ طیاروں نے اتنی شدید بم باری کی کہ اُن میں نصب تمام بارودی مواد ختم ہوگیا اور وہ اپنا کام مکمل کرکے میدان معرکہ سے نکل گئے......معسکر اور ارد گرد کی ساری زمین گولوں اور راکٹوں کے دباؤ تلے لرز رہی تھی، مٹی کی گرد اور بادل آپس میں مل گئے تھے کہ ہر طرف گرد ہی گرد تھی جونہی طیارے واپس لوٹے، امریکی منصوبے کے مطابق زمینی بکتر بند فورسز نے پیش قدمی شروع کردی بکتر بند گاڑیاں تیزی سے آگے بڑھیں تا کہ اس معرکے کا آخری مرحلہ انجام دے سکیں......ان کو پورا یقین تھا کہ کام ختم ہو چکا ہے اور اب ان کے ذمہ صرف زخمیوں کو قید کرنا اور اپنے فاتحانہ اور ''مہذب'' کردار کی عکس بندی کروانے کا مرحلہ ہی باقی ہے......منصوبے کے مطابق بکتر بند گاڑیاں قریب سے قریب تر ہوتی چلی گئیں جوں ہی یہ کمین کے علاقے میں داخل ہوئیں جسے مجاہدین نے بڑی مہارت اور خوب صورتی کے ساتھ تیار کیا گیا تھا' گھات لگا کر بیٹھے اللہ کے شیر' بلوچ مجاہدین امریکی فوجیوں کو قتل کرنے اور پھاڑ ڈالنے کے لیے اُن پر جھپٹ پڑے۔

امریکیوں کی یہ تفریح' خون ریز جنگ میں تبدیل ہوگئی، بکتر بند گاڑیاں جو اندھا دھند بم باری میں سب کچھ ملیا میٹ ہوجانے کے زعم میں تیزی سے حرکت کررہی تھیں' ہوا میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تحلیل ہوکر فضا میں بکھرنے لگیں......ان میں موجود امریکی فوجی (آر پی جی RPG اور RR82) کا نشانہ بن رہے تھے......یہ صورت حال امریکی فورسز کے لیے بہت بڑا دھچکا تھا اور اس کارروائی کے منصوبہ سازوں کو ادراک ہوگیا کہ ان کا ڈرامہ ان کی منصوبہ بندی کے مطابق نہیں چل سکے گا......دوسری جانب میدان میں موجود امریکی لڑاکوں کی دنیا اندھیر ہوگئی، ان میں سے کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ بھاگ کر کہاں جانا ہے، بکتر بند گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں اور بھاگنے والے فوجی ان کی زنجیروں کے نیچے کچلے جانے لگے، معاملہ اُن کے بس سے باہر ہوگیا۔

امریکی کمانڈو فورس' مومنین مخلصین کے ایک چھوٹے سے گروہ سے شکست کھا گئی......اکتیس نوجوان جن کے پاس محض ہلکا اسلحہ ہی تھا' ہر قسم کے اسلحہ اور ساز وسامان

10 نومبر: صوبہ پکتیکا......................گردیز شہر......................فوجی گاڑیاں سڑک کنارے نصب بموں کی زد میں آئیں......................6 فوجی ہلاک......................2 گاڑیاں بھی تباہ

سے لیس ایک ہزار بہترین لڑا کا فوجیوں پر غالب آ گئے! اللہ رب العزت نے کمزوروں کے ہاتھوں قوت والوں کو ذلیل کر دیا! پہلے مرحلہ میں ۷۰ امریکی فوجی ہلاک اور ۴۰۰ کے قریب زخمی ہوئے۔ اللہ رب العزت نے سچ فرمایا:

لَن يَضُرُّوكُمْ إِلاَّ أَذًى وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الأَدُبَارَ ثُمَّ لاَ يُنصَرُونَ (آل عمران: ۱۱۱)

'' اور یہ تمہیں خفیف سی تکلیف کے سوا کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کو مدد بھی (کہیں سے) نہیں ملے گی''۔

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (الفتح: ۲۲)

''اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر کسی کو نہ دوست پاتے اور نہ مددگار''۔

مجاہدین بکتر بند گاڑیوں کے ڈھیر اور امریکی لاشوں کے درمیان گھوم رہے تھے ..... جب امریکیوں کو اس حادثے کی شدت سے تھوڑا افاقہ ہوا تو انہوں نے فوراً دوسری بار طیاروں کو وہاں بھیجا تا کہ اس مرکز کو بم باری سے بالکل روند دیا جائے ..... ان امریکیوں کی وحشت سے کچھ بعید نہیں تھا کہ اس ذلت کا بدلہ چکانے کے لیے ایٹم بم تک استعمال کر ڈالتے ...... بم باری پوری درندگی اور شدت کے ساتھ کی گئی جس کے نتیجے میں تیس مجاہد شہید ہوگئے۔ امریکی فورسز نے دوبارہ اس جگہ داخل ہونے کے بارے میں سوچا تک بھی نہیں۔ صرف اپنے زخمیوں اور ہلاک شدگان کی لاشوں کو اٹھانے پر اکتفا کیا اور تیزی سے اس جگہ کو چھوڑ کر پاکستان بھاگ گئے۔

اگلی صبح ریڈیو اسٹیشنز میں صرف ایک بار اعلان ہوا کہ پاکستان کے ہسپتالوں میں قندھار کے جنوب میں ہونے والے ناکام حملے کے نتیجے میں چار سو سے زائد زخمی امریکی موجود ہیں۔

کیا امریکی سیاسی قیادت اس واقعہ کے بارے میں اپنی قوم کے سامنے صاف گوئی سے کام لے سکتی ہے اور کیا یہ اتنی جرأت رکھتی ہے کہ اپنی قوم کے سامنے اس واقعہ کی فلم پیش کر سکے؟ یا ایسا تو نہیں کہ اس صدمے کے نتیجے میں عکس بندی میں مصروف اہل کار ریکارڈنگ کا بٹن تک ہی آن نہیں کر سکے ہوں؟؟

قندھار میں ہمیں یہ خبر پہنچی جس کے ساتھ دو باتیں ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوگئیں کہ امریکی زمینی معرکوں کی صلاحیت نہیں رکھتے اور دوسرا یہ کہ وہ قندھار میں اس تجربے کو دہرانے کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اللہ کے فضل سے میرا تجربہ یہ کہتا ہے کہ امریکہ کی یہ فوجی کارروائی اس کی آنے والی نسلوں کے لیے مضحکہ خیز اور عبرت ناک بنے گی۔

آخری گزارشات:

آخر میں ،مَیں مندرجہ ذیل نکات مختصراً واضح کرنا چاہوں گا۔

۱۔ جماعت قاعدۃ الجہاد، جو کہ القاعدہ کے نام سے معروف ہے امت اسلامیہ کی جماعت ہے، جو اپنے عقیدے کی بنیاد پر چلتی ہے، امت کے مفادات کا دفاع کرتی ہے، القاعدہ کے مجاہد اسی امت کے بیٹے ہیں۔

۲۔ امت اسلامیہ اجتماعی طور پر عالمی خبیث مثلث کے خلاف اپنی صلاحیت کے لحاظ سے بھر پور کما حقہ کردار نہیں ادا کر سکی۔

۳۔ اپنے آپ کو عرب دانش ور کہلوانے اور حکمت ودانش وری کا دعویٰ کرنے والے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ذریعے مغرب کے ساتھ مکالمہ کیا جائے' وہ خود سی آئی اے کے حقیقی ایجنٹوں کے ساتھ ففتھ کالم ایجنٹوں کا کردار ادا کرنے میں بھر پور شریک رہے اور ہمارے ممالک میں ہر سطح پر دشمنوں کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ تا کہ آنے والی جنگ کا جواز ثابت کر سکیں اور اپنی قوم کو دہشت زدہ کر سکیں۔

۴۔ امت مسلمہ کے حکمران کسی استثنا کے بغیر، دین اور امت مسلمہ کے کسی کام کے نہیں۔

۵۔ اسلامی ممالک کی افواج میں موجود سنجیدہ اور دین کی تڑپ دلوں میں رکھنے والوں کو چاہیے کہ اپنے آپ کو اس قیادت کے طوق سے آزاد کروائیں جو ان سے دین کے دشمنوں کی خدمت کا کام لیتی ہے۔

۶۔ مجاہدین ہی آج امت مسلمہ کی امیدوں کا مرکز ہے یہی صیہونی اور صلیبی اتحاد کے خلاف عالمی مزاحمت میں اپنے بیٹے اور مال پیش کر کے بھر پور کردار ادا کر رہے ہیں۔

۷۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکن ایمپائر کی شکست میں ذرہ برابر بھی شک نہیں رکھتے اور اپنی امت کو بھی اسی کی خوش خبری دیتے ہیں، افغانستان میں جو کچھ وقوع پذیر ہوا وہ مکمل جنگ کا ایک چھوٹا سا معرکہ ہے۔

۸۔ ہم اپنی محبوب امت کو اپنے خفیہ اور ظاہری معاملات میں اللہ رب العزت کی جانب پلٹ آنے کی نصیحت کرتے ہیں تا کہ ہمارے لیے اللہ رب العزت کا وعدہ سچّا ثابت ہو جائے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(بقیہ صفحہ ۶۶ پر)

11 نومبر: صوبہ زابل ....ضلع ارغنداب ....فوجی اڈے پر میزائل حملے .... 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

(قسط اول)

ٹیکنالوجی کے بُت کیسے گرے!

انجینئر ابومحمد

جدید صلیبی ٹیکنالوجی کو ناقابل تسخیر سمجھنے والوں کے لیے میدان جہاد کے چشم کشا تجربات کی روداد...... یہ تحریر ہلمند کے محاذ پر صلیبی افواج کو ناکوں چنے چبوانے والے مجاہد نے قلم بند کی!

لاملجأ ولامنجأ الاالیه:

امارت اسلامیہ افغانستان کے ان فرزندانِ توحید نے اللہ وحدہ لاشریک کی پناہ حاصل کر کے راہِ نجات کا راز سمجھ لیا اور طاغوت کی گود میں سر رکھ کر عافیت محسوس کرنے والوں کو عبرت ناک شکست سے دوچار کیا۔ جب امریکہ اور اتحادی لشکروں کی یلغار طالبانِ حق وصداقت کو کچلنے کے لیے سرزمین خراسان میں اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ شروع ہوئی تو بے سروسامانی اور کم مائیگی کا شکار طالبانِ حق وصداقت نے تمام مصلحتوں، رعایتوں اور دنیاوی فوائد کو ٹھوکر مار کر اللہ وحدہ لاشریک کی پناہ حاصل کی اور آزمائشوں کے سمندر میں عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حُبِّ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سفینوں کو اتارنا شروع کر دیا۔ جب پوری دنیا کا کفر جمع ہو کر احزاب کی صورت ان بوریا نشینوں، شاہین صفت مٹھی بھر نہتے طالبانِ حق وصداقت پر ٹوٹ پڑا اور طاغوت کی چاپلوسی کرنے والے، مصلحت پسند اور امت مسلمہ کے غدار حکمران طاغوت اکبر امریکہ کے تلوے چاٹتے ہوئے اپنی دینی غیرت وحمیت کا سودا کر چکے، ایٹمی طاقت کے نشہ میں مست ''اسلام کا قلعہ'' کہلوانے والے بے دین حکمران طاغوت اکبر کی ایک فون کال پر چاروں شانے چت ہو گئے، نوزائیدہ اسلامی مملکت امارت اسلامیہ افغانستان کو پوری دنیا سے الگ کر کے تنہا کر دیا گیا، اس کے سفارت خانے بند کر دیے گئے، سفیروں کو برہنہ کر کے امریکہ کے ہاتھ ڈالروں کے عوض فروکٹ کر دیا گیا، یہاں تک کہ اپنی بیٹی عافیہ صدیقی جیسی عفت مآب، نیک سیرت اور سچّی مومنہ کو بھی اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے امریکہ کے خونی پنجوں میں دے دیا گیا......

ایسے حالات میں بھی نہتے طالبان نے تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی امارت اسلامیہ کی حکومت کو قربان کر دیا، اپنے اقتدار کو چھوڑنا پسند کر لیا لیکن دین متین پر حرف نہ آنے دیا اور نہ ہی طاغوت اکبر کی للکار سے سہمے، نہ ڈرے، نہ بِکے اور نہ جھکے! اپنی دینی حمیت اور عقیدے کی غیرت کا پاس رکھتے ہوئے امریکہ کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور خدائے وحدہ لاشریک کی یکتائی کی سربلندی کے لیے توکل علی اللہ کی طاقت سے سرشار ہو کر جدید ٹیکنالوجی، مادیت پرستی، جدیدیت اور طاغوت سے ٹکرا گئے! طالبان جانتے تھے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی اس بات کی اہلیّت رکھتے ہیں کہ وہ سرزمین خراسان کے چپہ چپہ کو اپنی جدید ٹیکنالوجی کے حصار میں لے لیں اور ان کو دنیا میں سپر پاور بھی مانا جاتا ہے......ان کی ناراضی کا مطلب موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے...... بہت سے نام نہاد اسلامی ممالک کے ارباب اختیار نے ان کو سیاسی رشوت دینے کی بھی کوششیں کیں لیکن طالبان تو نجات کا راز پا چکے تھے کہ لاملجأ و لا منجأ الاالیه۔

اس راز کو پا لینے کے بعد ایمان والے احزاب کو دیکھ کر دبک نہیں سکتے بلکہ احزاب کو دیکھ کر تو اُن کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے......ان کی نظر مادی وسائل کی کمی، قلت تعداد اور کم مائیگی پر نہیں پڑتی بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرتے ہوئے کامیابی کی طرف لپک پڑتے ہیں......وہ فتح وشکست کے معنی کو بھلا کر رب کریم کے احکامات کی بجا آوری پر ڈٹ جاتے ہیں، جیسے ابرہہ کے ہاتھیوں کے لشکر کو ابابیلوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر بھُس بنا ڈالا تھا ایسے ہی سرزمین خراسان میں احزاب کا حال ہوگا......اسی یقینِ کامل نے طالبان کے جذبوں کو پروان چڑھایا اور وہ پوری کائنات کے مالک کی پناہ میں اسی کا نام لے کر، اسی پر بھروسہ کر کے، کسمپرسی کی حالت میں اسی کی مدد ونصرت کی امید کا اسلحہ لے کر میدانِ کارزار میں کود پڑے......

پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح محض نصرتِ الٰہی سے مٹھی بھر طالبان نے احزاب کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیے......کس کس طرح نہتے طالبان نے فضائی حصار توڑے، دوبدو لڑائی میں جدید اسلحہ کو شکست دی، چھاپہ مار جنگ میں کیا کیا حکمتیں اور تدابیر استعمال کیں، کس کس طرح اتحادی افواج کو صرف اپنی اقامت گاہوں میں بند رہنے پر مجبُور کر دیا...... اور بالآخر تنگ آ کر کس طرح اتحادی افواج دُم دبا کر بھاگنا شروع ہوئیں......ایسی کون سی ٹیکنالوجی طالبان مجاہدین کے ہاتھ لگی جس نے سٹیلائٹ، ڈرون، بی۔ ۵۲ طیاروں، چنیوک ہیلی کاپٹروں، ہموی، ایم ریپ جیسی بکتر بند گاڑیوں، ٹینکوں، چیک پوسٹوں اور سپلائی لائنوں تک کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا! جدید ٹیکنالوجی کے باوجود اتحادی فوجی اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرنے لگے اور اُنہوں نے عام شاہراہوں کو چھوڑ کر کھیتوں، کھلیانوں اور صحراؤں میں راستے بنا لیے، وہ اپنے بیس کیمپوں میں محصور ہو کر رہنے پر مجبُور ہو گئے...... یہ سب محض نصرتِ الٰہی سے ہی ممکن ہو سکا کہ اس پاک ذات نے احسانِ عظیم فرماتے ہوئے اربوں کھربوں ڈالروں سے تیار کردہ ٹیکنالوجی کو محض چند روپوں کی لاگت سے تیار کی جانے والی ٹیکنالوجی سے مات دلوا دی اور کھربوں ڈالر کی ٹیکنالوجی کا غرور خاک میں ملا کر رکھ دیا۔

سقوط کے بعد پسپائی کا زمانہ:

امارت اسلامیہ افغانستان پر صلیبی حملوں اور اتحادی لشکروں کی یلغار کے بعد

11 نومبر: صوبہ قندہار .... ضلع خاکریز .... مجاہدین کا گھات لگا کر ایک فوجی گاڑی پر حملہ .... 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

باہم مشوروں سے ذمہ داران نے علاقوں کو خالی کر دیا اور میدان جنگ سے ایک جنگی چال کے تحت دوبارہ منظّم ہو کر چھاپہ مار جنگ کے لیے وقتی پسپائی اختیار کرتے ہوئے پہاڑوں، غاروں، دروں اور وادیوں کا رُخ کیا اور شہری حدود سے نکل گئے......

صلیبی جارحیت اپنے عروج پر تھی اور مجاہدین حکمت عملی کے تحت علاقے چھوڑ کر پسپائی اختیار کر رہے تھے...... پسپائی کے دوران میں پہلے رمضان المبارک کی آمد آمد تھی...... برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ آن پہنچا، پسپائی کے تھکا دینے والے سفر اور پیش آنے والے واقعات سے نبرد آزما ہوتے رہنے کی وجہ سے میں تھک کر چُور ہو چکا تھا...... میری حالت دیکھتے ہوئے امیر صاحب نے گھر جا کر تھوڑا آرام کرنے کا مشورہ دیا......

امیر صاحب کی طرف سے اجازت ملنے پر میں گھر واپس لوٹا لیکن یہاں پہنچ کر بے چین و بے قرار رہنے لگا...... اگرچہ والدین اور بہن بھائی میری خیر و عافیت سے گھر واپسی پر شاداں و فرحاں تھے لیکن میرا دل بے سکونی کی حالت میں ہر وقت امارت اسلامیہ پر کفر کی چڑھائی پر کڑھتا رہتا...... بس ہر وقت گھر پر ہونے کے باوجود محاذِ جنگ پر جانے کے تانے بانے بنتا رہتا تھا...... میدان جنگ سے دوری میرا سکھ چین اکارت کیے ہوئے تھی...... آخر کار غالباً ۲۳ رمضان المبارک کو میں نے میدان جنگ (محاذِ جنگ) میں واپسی کا فیصلہ کر لیا۔ والدین، بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں نے بہت زور دیا کہ بھائی، بیٹا یہ عید الفطر ہمارے ساتھ گھر پر ہی گزارلو اور عید کے بعد چلے جانا، ہم صرف عید کی خوشیاں اکٹھی منانا چاہتے ہیں تاکہ خاندان کے تمام افراد اس پر مسرت موقع کو ایک ساتھ گزار سکیں...... میں نے والدہ محترمہ اور محترم والد بزرگوار سے عرض کی!

پیاری امی جان اور محترم ابا جی!

آپ لوگوں کو میری یہ جدائی صرف اور صرف خدائے ذوالجلال کی رضا جوئی کے لیے برداشت کرنا ہوگی۔ میں بذاتِ خود ایک لمحے کے لیے بھی آپ کی جدائی گوارہ نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھ پر میرا اختیار نہیں ہے بلکہ مالک ارض و سماوات کے حکم کا تقاضا ایسی چیز ہے کہ اس کی خاطر اپنے محبُوب ترین والدین، بہن، بھائی اور رشتہ داروں سے جدا ہونا پڑتا ہے۔ میں خدائے ذوالجلال کے حکم کا پابند ہوں اور مجھ پر میرا کچھ اختیار نہیں ہے...... یہ جدائی ناگواری اور رنج سے نہیں بلکہ خوشی اور طیب خاطر کے ساتھ برداشت کرنا ہوتی ہے! وہ زندگیاں جو اعلیٰ مقاصد کے لیے وقف ہوں، وہ راستے کے کانٹوں کی خلش کو تو ضرور محسوس کرتی ہیں لیکن ان میں الجھ کر نہیں رہ جاتیں بلکہ پایۂ استقلال کے ساتھ اپنے مقصد اور نصب العین کی طرف گامزن رہتی ہیں...... ہر مقصد اپنے ماننے والوں سے قربانی چاہتا ہے اور یہ قربانی جسم و جاں اور جذبات و احساسات ہر شکل میں دی جاتی ہے، چاہے تلوے لہولہان ہو جائیں اور دل خون خون ہو جائے لیکن مقصد کی لگن میں قدم منزل کی طرف آگے ہی آگے بڑھنے چاہئیں۔ جو راہی تلوے میں چبھے کانٹے نکالنے کے لیے رُکا وہ قافلہ سے بچھڑ گیا۔ آج وہی مقصد جس سے وفاداری کا میں نے عہد کیا ہے، مجھے قربانی کے لیے پکار رہا ہے۔ کیا میں اس آواز پر لبیک نہ کہوں؟ مجھے میدان پکار رہے ہیں اور ان کی پکار میرے لیے یہی ہے کہ میں گھر بار، عزیز و اقارب سب کچھ چھوڑ کر میدانِ جہاد کا رُخ کروں اور آپ جیسی عظیم ہستیوں کے لیے ان کی پکار یہی ہے کہ اپنی پیشانی پر شکن اور آنکھوں میں آنسو نہ آنے دیجیے۔ راہِ جہاد میں صرف پیش قدمی کی اجازت ہے پیچھے ہٹنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے! اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے ضعیف و ناتواں ہاتھوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور اٹھا کر یہی دعا کریں کہ میرا ابھی ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے...... یہ مرحلہ جتنا آپ کے لیے کٹھن اور دشوار ہے اتنا ہی میرے لیے بھی سخت آزمائشوں سے بھرا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی قربتوں کو قربان کرنے کا بڑا اجر ہے...... میرے لیے جہادی زندگی ایک عبادت کی حیثیت رکھتی ہے اور آپ لوگ بھی میری جدائی کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کے لیے خندہ پیشانی سے گوارہ کریں گے تو یہ عمل بھی عبادت کے حکم میں داخل ہوگا، آخر عبادت کی روح کیا ہے؟ یہی نا کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے جھک جائے اور کامل اطاعت کی روش اختیار کر لے۔ جب نفس اور جان کے تقاضوں اور اللہ تعالیٰ کے ارشادات میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہو تو نفس و جان کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کو تھام لینا چاہیے...... تمام عبادات اسی جذبے کی آبیاری کرتی ہیں اور یہی عبادت کا اصل مقصد ہے آج اس بات کا امتحان ہے کہ کہاں تک ہم لوگ عبادت کی اس حقیقی روح سے آشنا ہوئے ہیں...... آپ نے کبھی ہجرت کی حقیقت پر غور کیا؟ ہجرت اس کے علاوہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خاطر وطن اور آسائشوں کو انسان خیر باد کہہ دے''۔

محترم ضعیف والدین نے میری باتیں سن کر دینی و مذہبی حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے خندہ پیشانی کے ساتھ رمضان المبارک میں ہی مجھے میدان جنگ کی طرف جانے کی اجازت دے دی۔ سو میں محاذ جنگ کی طرف رختِ سفر باندھ ہی لیا۔ محاذ کی طرف جیسے جیسے قدم بڑھ رہے تھے جوش اور ولولہ کے ساتھ ساتھ امریکی جارحیت کے خلاف عزم و ہمت بھی اسی طرح بڑھتا جا رہا تھا......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

11 نومبر: صوبہ جوزجان ...... ضلع فیض آباد ...... مجاہدین نے دو الگ الگ حملے ...... 2 ٹینک تباہ ...... 7 فوجی ہلاک اور 3 زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

19 اکتوبر:

☆ صوبہ زابل کے صدر مقام قلات میں مجاہدین نے افغان فوجیوں کے پیدل دستوں پر حملہ کیا جس سے 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع شنکئی میں مجاہدین نے 2 فوجی گاڑیوں کو دھماکہ خیز مواد سے تباہ کر دیا، جس سے 6 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع قلات میں مجاہدین نے سپلائی اور فوجی قافلے پر حملے میں کیے، جس کے نتیجے میں 2 گاڑیاں اور 2 ٹینک تباہ ہوگئے جب کہ 6 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ لوگر کے ضلع چرخ میں مجاہدین نے ایک فوجی چوکی پر قبضہ کر لیا لڑائی میں 8 افغان فوجی مجاہدین کے ہاتھوں لقمہ اجل بن گئے۔

20 اکتوبر:

☆ صوبہ لوگر کے ضلع ازراہ میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کو بھاری ہتھیاروں سے نشانہ بنایا جس سے 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے افغان فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس سے 6 افغان فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆ صوبہ اروزگان کے ضلع دہراود میں مجاہدین نے ایک اور حملہ گھات لگا کر کیا جس سے 13 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆ دارالحکومت کابل سے ملنے والی اطلاع کے مطابق ایک فوجی کوسٹر کو مجاہدین نے بم دھماکے کا نشانہ بنایا ہے جس سے 12 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

21 اکتوبر:

☆ صوبہ ننگر ہار کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین کے ایک فوجی بیس پر حملے میں 6 فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ بادغیس کے ضلع مقر میں مجاہدین نے ایک پولیس وین کو بم دھماکے میں تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 6 اہل کار جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی میں متعدد چوکیوں پر حملہ کر کے 8 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆ صوبہ غور کے ضلع چارسدہ میں مجاہدین کی دعوت پر قومی لشکر کے 300 ارکان مجاہدین کے ساتھ آن ملے۔

22 اکتوبر:

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع لشکر گاہ میں ایک فدائی مجاہد نے پولیس کی گاڑیوں پر حملہ کر کے 13 اہل کاروں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔ حملے میں 3 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ میں مجاہدین کے رابطے میں موجود فوجی اہل کار نے چوکی میں فائرنگ کر کے ایک اعلیٰ افسر سمیت 7 فوجیوں کو مار ڈالا۔

☆ صوبہ میدان کے ضلع سید آباد میں شدید لڑائی میں 21 فوجی ہلاک اور 18 زخمی ہو گئے۔ کئی گھنٹے جاری رہنے والی جھڑپوں میں 3 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

23 اکتوبر:

☆ صوبہ زابل کے ضلع اٹغر میں مجاہدین نے افغان فوج کی گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا ملکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کر کے 15 اہل کاروں کو ہلاک اور 6 گاڑیاں تباہ کر دیں۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین نے پولیس کی ایک رینجرز گاڑی کو تباہ کر دیا جس سے کمانڈر سمیت 6 پولیس ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع قلات میں افغان فوج کے ایک دستے کو بم دھماکوں کا نشانہ بنایا گیا جس سے 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے جب کہ 2 رینجرز گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

24 اکتوبر:

☆ صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں مجاہدین کے رابطہ میں موجود اہل کار نے چوکی میں حملہ کر کے 5 فوجیوں کو ہلاک اور 3 کو زخمی کر دیا۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین کی کامیاب کارروائی میں 6 فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوگئے۔ جب کہ 2 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

26 اکتوبر:

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے ایک فوجی مرکز اور دو ٹینکوں پر الگ الگ حملہ

کیا جس سے 8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع اندار میں مجاہدین نے پولیس اور ایف سی اہل کاروں پر حملہ کر کے 4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی کر دیے۔

☆صوبہ بدخشاں کے ضلع وردوج میں مجاہدین نے متعدد چوکیوں پر حملہ کر کے 10 اہل کاروں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا جب کہ 17 اہل کار گرفتار بھی کر لیے گئے۔

27 اکتوبر:

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع احمد آباد میں کابل انتظامیہ سے تعلّق رکھنے والے 14 فوجیوں نے مجاہدین میں شمولیت کا اعلان کیا۔

☆امارت اسلامیہ کے مجاہد نے قندوز شہر کے کورٹ میں شہیدی حملہ کیا، جس سے 11 سرکاری وکیل، 12 پولیس اہل کار ہلاک ہو گئے۔ جب کہ 28 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع دہ بالا میں مجاہدین نے ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے 3 جنگ جو ہلاک اور کئی زخمی کر دیے۔ حملے میں کئی فوجی زخمی بھی ہوئے۔

03 نومبر:

☆مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے کو صوبہ زابل کے ضلع قلات شہر میں نشانہ بنایا گیا جس سے 20 گاڑیاں تباہ اور کئی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆قندہار کے نائب صوبائی گورنر کو ایک مجاہد نے گوریلا کارروائی میں ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے متعدد فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں نظم عامہ کے اہل کار مجاہدین کی گولیوں کا نشانہ بنے جس سے 8 اہل کار ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ایک گاڑی بھی تباہ کر دی۔

04 نومبر:

☆صوبہ بدخشاں کے ضلع کوہستان میں مجاہدین نے پولیس اہل کاروں کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا جس میں 10 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع شیرزاد میں مجاہدین نے افغان فوجی گاڑی اور موٹر سائیکل کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا جس سے 8 اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے افغان فوج کے پیدل دستے پر حملہ کر کے 5 فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

05 نومبر:

☆صوبہ اروزگان کے ضلع دہرود میں 4 دن سے جاری لڑائی میں 35 افغان فوجی اہل کار ہو گئے۔ جب کہ بارودی سرنگوں کا نشانہ بن کر 5 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع شلگر میں مجاہدین نے افغان فوجی چوکیوں پر لگا تار حملوں میں 5 فوجیوں کو ہلاک اور 1 کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع زرغون کے علاقے میں مجاہدین نے افغان فوجیوں اور نظم عامہ کے اہل کاروں پر حملہ کر دیا جس سے 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ننگر ہار اور پکتیکا سے تعلّق رکھنے والے 15 فوجیوں نے مجاہدین کی دعوت پر کابل انتظامیہ کی غلامی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں آنے کا فیصلہ کیا۔

6 نومبر:

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع زرمت میں مجاہدین 11 انٹیلی جنس اہل کاروں اور جنگ جوؤں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں دھماکوں اور فائرنگ کے واقعات میں 7 فوجی اور پولیس اہل کار جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

☆مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ میں واقع افغان فوجی مراکز پر حملوں میں 18 سیکورٹی اہل کاروں کو قتل کر دیا۔ جب کہ کافی سامان بھی غنیمت کیا۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں اتحادی فوج کی ایک گشتی پارٹی کو حملے کا نشانہ بنایا جس میں 5 غیر ملکی فوجی ہلاک ہو گئے

07 نومبر:

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں مجاہدین کی دعوت پر 13 امن لشکر کے ارکان میدان جہاد میں شامل ہو گئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع غور مارچ میں مجاہدین نے افغان فوجیوں کے کارواں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس سے 4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں مجاہدین نے سپیشل فورس کی گاڑی پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا لڑائی میں 5 اہل کار جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

08 نومبر:

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع دہ بالا میں مجاہدین نے پولیس ہیڈ کوارٹر پر میزائل حملہ کیا جس سے 6 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ تخار کے ضلع خواجہ غار میں مجاہدین کے حملے میں 7 افغان فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ حملے میں 3 فوجی زخمی بھی ہوئے۔

☆مجاہدین نے قندوز شہر میں افغان فوجیوں کے پیدل دستے پر حملہ کیا جس سے 6 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین نے دو فوجی گاڑیوں کو بم دھماکوں سے تباہ کر دیا جس سے 6 افغان فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

09 نومبر:

☆صوبہ نورستان کے ضلع نورگرام میں مجاہدین نے ایک جھڑپ کے دوران 8 افغان فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کردیا۔ جب کہ سامان بھی غنیمت کیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں مجاہدین کے حملے میں کم از کم 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ حملے میں چوکی پر قبضہ اور مال غنیمت بھی قبضے میں لیا گیا۔

10 نومبر:

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں فدائی مجاہد نے پولیس ہیڈ کوارٹر شہیدی حملہ سرانجام دیا۔ حملے میں 3 کمانڈروں سمیت 13 فوجی ہلاک اور 2 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں کمانڈوز کا ایک ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوا۔ جس سے اس میں سوار 8 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع گردیز میں فوجی گاریوں پر متعدد دھماکے ہوئے جس سے 6 فوجی لقمہ اجل بن گئے۔ جب کہ 2 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

11 نومبر:

☆صوبہ زابل کے ضلع ارغنداب میں مجاہدین کے ایک فوجی اڈے پر میزائل حملے میں 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع خاکریز میں مجاہدین نے گھات لگا کر ایک فوجی گاڑی پر حملہ کیا جس سے اس میں سوار 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ جوزجان کے علاقے فیض آباد میں مجاہدین نے دو الگ الگ حملوں میں دو ٹینکوں کو تباہ کردیا جس سے اس میں سوار 7 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغانستان پر صلیبی حملے سے حاصل ہونے والے اسباق

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا وہ میری عبادت کریں گے (اور) میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں''۔

اسی طرح اللہ رب العزت نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

''(یہ) اللہ تعالیٰ کا وعدہ (ہے) اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔

۹۔اسی طرح ہم اپنی امت کو ہتھیار اٹھانے، اسلحہ کے ذخائر جمع کرنے، قتال شروع کرنے پر ابھارتے ہیں......اسے چاہیے کہ صلیبی اور صیہونی اتحاد اور اس کے تمام تر مفادات کے خلاف ہر خطے میں اٹھ کھڑی ہو۔ جس کا مقصد امت مسلمہ کی وحدت کا اثبات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک پر عمل کرنا ہے کہ

مثل المسلمين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم كمثل الجسد الواحد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى

''تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ باہمی محبت، رحم دلی اور اور نرمی میں گویا ایک جسم کی مانند ہیں کہ جب ایک حصّہ بیمار ہو تو تمام جسم ساری رات جاگتا ہے اور بخار میں جلتا ہے''۔

۱۰۔ہم دوبارہ تاکیداً اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ ہم اللہ رب العزت سے ہی اس کے دشمنوں کے خلاف نصرت کے طلب گار ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی اطاعت میں استعمال کرلے اور ہمیں اور ہماری امت کو اپنے راستے میں ''لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ'' کے پرچم تلے جہاد کرنے کی توفیق دے۔ اور اپنے دین کو تمکین اور شریعت کی حاکمیت عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۸ اکتوبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی کے علاقے ملاسید میں ایف سی اہل کاروں کا ٹینکر بارودی سرنگ دھماکے میں تباہ کر دیا گیا، سرکاری ذرائع نے ۲ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۰ اکتوبر: باجوڑ میں ایف سی کی پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۵ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک اور متعدد کے زخمی ہونے کی مجاہدین نے تصدیق کی۔ اس حملے میں مجاہدین نے فوج کے ایک مورچہ کو بھی جلا دیا۔

۲۰ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے اکاخیل میں ایک ایف سی اہل کار کو مجاہدین نے گرفتار کرلیا۔

۲۱ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے سپاہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۳ فوجیوں کے ہلاک اور ۱۰ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۱ اکتوبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی میں بٹمالئی گاؤں میں امن لشکر کے سربراہ محمد جمال کی گاڑی کو بارودی سرنگ دھماکے میں تباہ کر دیا گیا، اس حملے میں جمال شدید زخمی ہوا اور ایک دن بعد ہلاک ہوگیا۔

۲۱ اکتوبر: باجوڑ کے علاقے چارمنگ میں بابڑہ کے مقام پر امن لشکر کے سربراہ شیر علی کو مجاہدین نے بم دھماکہ میں ہلاک کر دیا۔

۲۱ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر میزائل حملے میں ۲ اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے شدید زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۲ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر راکٹ حملے میں ۲ فوجیوں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۲ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے سپاہ سپین قمر میں مجاہدین کا فوجی کانوائے پر حملہ، مجاہدین کے ذرائع کے مطابق اس حملے مین ایک کیپٹن سمیت ۹ فوجی ہلاک ہوئے جب کہ ۷ گاڑیوں اور ایک ٹینک کو مجاہدین نے تباہ کر دیا۔

۲۲ اکتوبر: باجوڑ ایجنسی میں ۳ لیویز اہل کاروں کے بم حملے میں زخمی ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۲۳ اکتوبر: باڑہ کے علاقے اکاخیل میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے سیکورٹی فورسز کے ۱۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۳ اکتوبر: باجوڑ کی تحصیل ماموند میں مجاہدین کے ایف سی پوسٹ پر حملے میں ایک ایف سی اہل کار ہلاک ہوا، جب کہ باقی اہل کار پوسٹ چھوڑ کر فرار ہوگئے۔

۲۴ اکتوبر: سوات کے مقام شکر درہ میں مجاہدین نے زیارت گل نامی فوجی جاسوس کو قتل کر دیا۔

۲۶ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں فائرنگ سے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہوگیا۔

۲۷ اکتوبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل چارمنگ میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی، جس کے نتیجے میں ایک صوبیدار ہلاک اور ۹ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری طور پر خبر جاری کی گئی۔

۲۸ اکتوبر: سوات کے علاقے مٹہ میں شیر پالم کے مقام پر فائرنگ سے امن کمیٹی کا رکن سعد خان ہلاک ہوگیا۔

۲۹ اکتوبر: خیبر ایجنسی کے علاقے اسپین قمر میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۸ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۳۱ اکتوبر: خیبر ایجنسی کے مختلف مقامات پر مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ۱۷ فوجیوں کی ہلاکت کی مجاہدین کے ذرائع نے تصدیق کی۔

یکم نومبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند کے علاقے قمر سر میں لیویز اہل کار بم دھماکے کا نشانہ بنے، سرکاری ذرائع نے ایک لیوی اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

یکم نومبر: لوئر اورکزئی کے علاقے شیریں درہ میں زاوان سیکورٹی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۶ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

یکم نومبر: باجوڑ کے علاقے ماموند میں مجاہدین نے حوالدار عبدالولی کو دو خاصہ دار اہل کاروں سمیت بم دھماکے کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔

۲ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقہ درواڑہ میں چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲ نومبر: لوئر اورکزئی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کلایہ میں راکٹ حملے میں خاصہ دار فورس کے حوالدار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۴ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل میں بارودی سرنگ دھماکہ میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں سمیت امن لشکر کے ایک ممبر کی ہلاکت کی سیکورٹی ذرائع نے خبر دی۔

۵ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل کے ذخہ خیل باراز میں بم حملے میں ۲ ایف سی اہل کاروں اور امن کمیٹی کے ایک ممبر کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۵ نومبر: خیبر ایجنسی میں ذخہ خیل باراز میں ہونے والے بم دھماکے کے بعد سیکورٹی اہل کار موقع پر پہنچے، اس دوران میں ایک اور بم دھماکہ ہوا جس میں زرکاری ذرائع نے ۲ مزید سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۵ نومبر: باجوڑ ایجنسی کے علاقے ڈمہ ڈولا میں امن کمیٹی کا رہنما حاجی سلام ریموٹ کنٹرول بم حملے میں زخمی ہوگیا۔

۶ نومبر: پشاور کے نواحی علاقے ماشوگگر میں پولیس وین پر مجاہدین کی فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۶ نومبر: لکی مروت کے علاقے شہباز خیل میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی حادثہ کا شکار ہوگئی، ۴ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۷ نومبر: بنوں کے علاقے میریان میں پولیس اہل کاروں پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ نومبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے چیناری میں امن کمیٹی کے دو اہل کاروں کی موٹر سائیکل کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا گیا، دونوں اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ نومبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے چیناری میں کیے گئے حملے میں زخمی ہونے والے اہل کاروں کی ہسپتال منتقلی کے دوران میں ایک اور بم حملہ کیا گیا، سرکاری ذرائع نے اس حملے میں امن کمیٹی کے ۱۶ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۸ نومبر: خیبر ایجنسی کے علاقہ سپاہ سپین قبر میں مجاہدین اور فوج کے مابین جھڑپوں میں مجاہدین کے ذرائع نے ۸ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور متعدد کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۸ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل تیراہ میں بم دھماکے کے نتیجے میں امن لشکر کے تین اہل کاروں کی ہلاکت کی خبر سرکاری ذرائع نے جاری کی۔

۸ نومبر: دیر کے علاقے چکدرہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک افسر سمیت فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۹ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل بویا میں سیکورٹی فورسز کے قلعہ پر میزائل حملے میں دو سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۹ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں بارودی سرنگ دھماکہ میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۹ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل میں مجاہدین سے جھڑپ میں امن لشکر کے ایک اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق سرکاری ذرائع نے کی۔

۱۰ نومبر: خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ میں مجاہدین سے جھڑپ میں امن لشکر کے ایک کمانڈر کے ہلاک اور ۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۱ نومبر: شمالی وزیرستان کے علاقے غرلمائی میں فوج پر حملوں میں مجاہدین ذرائع کے مطابق ۸ فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۱۱ نومبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی میں مجاہدین کی فائرنگ سے ۲ لیویز اہل کار ہلاک ہوگئے۔ جب کہ پولیٹیکل تحصیل دار اور ایک لیویز اہل کار کے زخمی ہونے کی خبر بھی جاری کی گئی۔

۱۱ نومبر: لوئر اورکزئی ایجنسی کے علاقے شرین درہ میں چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملہ میں ۷ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی مجاہدین کے ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۱ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں ایف سی کی گاڑی پر دستی بم حملے کے نتیجے میں ۶ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۱ نومبر: بنوں میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی پر حملے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۱ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں مجاہدین اور پاکستانی فوج کے مابین شدید جھڑپوں میں مجاہدین کے ذرائع نے ۸ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور تین گاڑیوں کے تباہ ہونے کی تصدیق کی

۱۲ نومبر: سوات کے علاقے قمبر میں فائرنگ سے پیپلز پارٹی کا سابق ضلعی جنرل سیکرٹری اور امن کمیٹی کا رکن حیات چٹان خان ہلاک ہوگیا۔

۱۲ نومبر: پشاور کے علاقے یکہ توت میں مجاہدین اور پولیس کے مابین جھڑپ میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۴ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۳ نومبر: خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ میں امن لشکر کے ۲ اہل کاروں کے ہلاک اور ۵ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۱۵ نومبر: سوات کے علاقے طاہر آباد میں امن کمیٹی کے رکن بخت زرین کو فائرنگ کرکے قتل کردیا گیا۔

۱۵ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں فوج کے زمینی آپریشن کے جواب میں مجاہدین کے حملوں میں ۲۰ پاکستانی فوجیوں ہلاک ہونے کی مجاہدین نے تصدیق کی جن میں میجر واصف، صوبیدار جہانگیر اور نذیر بھی شامل ہیں۔ اس حملے میں مجاہدین نے ۳۰ سے زائد فوجی اہل کاروں کو گرفتار بھی کرلیا۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے:

۳۰ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے اعظم ورسک میں ایک گھر اور گاڑی پر امریکی جاسوس طیارے نے ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۷ افراد شہید ہوگئے۔

۱۱ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید ہوگئے۔

دعا

الٰہی ہم گنہ گاروں پہ رحمت کی نظر کر دے
ہماری سب خطاؤں سے اے مولیٰ درگزر کر دے

تعلّق بھی عطا کر ہم کو اپنی ذاتِ عالی سے
ہمیں آپس بھی باہم اے رب،شیر و شکر کر دے

سنا ہے ہم نے تُو بندوں کے ٹوٹے دل میں رہتا ہے
ہمارے دل کو بھی مالک،تُو اپنا خاص گھر کر دے

فقیر و بے کساں ہم ہیں، امیر و شہنشاہ تُو ہے
ہماری جھولیوں میں بھیک اپنے در سے بھر کر دے

بدی کی طاقتوں نے کر دیا دھرتی کو دوزخ سا
زمیں ساری ، رحیم و مہرباں! جنت نگر کر دے

بہت ظلم و ستم دیکھے ہیں خالق تیرے بندوں نے
اب اِن کی حالتِ ابتر کو قدرت سے دگر کر دے

فنا ہو گئے ترے کلمے کو اونچا کرتے کرتے جو
اُنہیں رہتے جہاں تک اے قدیر اللہ،امر کر دے

جہاد فی سبیل اللہ فرض عین ہے اب تو
جو اَب تک بے خبر ہیں اِس سے اُن کو باخبر کر دے

پستی اور اندھیرے میں ہیں سرگرداں مسلماں جو
رفیع، ان کو بلندی دے کے ہم دوشِ قمر کر دے

غلبہ ہو نظام دین حق کا سارے دینوں پر
طاغوتی نظاموں کو اے حق، زیر و زبر کر دے

دنیا بھر کے کافر بلبلہ پانی کا ثابت ہوں
مدبرْ اُن کی تدبیروں کو اتنا بے اثر کر دے

اطاعت میں ، حکومت میں، مسلماں استعارہ ہوں
ہر اک شے کے مصور،اِن کو ایسا معتبر کر دے

بلندی میں ستاروں کی مثالیں عام ہیں لیکن
خدایا ان سے بھی اونچا مسلمانوں کا سر کر دے

حقیقت پر پڑی ہے دھول دجل و وہن و لالچ کی
مسلمانوں کو اے ہادی تُو حق سے بہرہ ور کر دے

چھٹکارا دلا اکبر،تو جمہوری نظاموں سے
عطا کر عظمت رفتہ ، جہاں سے بالا تر کر دے

وسیم حجازی

نوٹ: اس نظم کے ہر شعر میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی یا صفاتی اسم مبارک لایا گیا ہے۔

مسئلہ اسامہ بن لادن کا نہیں ہے، مسئلہ 'اسلام' کا ہے!

"آپ پریشان نہ ہوں اور فکر مت کیجیے، چاہے افغانستان کا ہر شجر جلا دیا جائے یا اس کے ہر پتھر کو جہنم بنا دیا جائے پھر بھی ہم آپ کو امریکہ کے حوالے نہیں کریں گے"۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا عرب مجاہدین سے ایک خطاب

....

معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا وائس آف امریکہ کو انٹرویو

وائس آف امریکہ کی ریڈیو پشتو سروس کا نمائندہ بذریعہ سٹیلا ئٹ فون' امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ سے پوچھتا ہے: آپ اسامہ بن لادن کو نکال کیوں نہیں دیتے؟

امیر المومنین نصرہ اللہ: مسئلہ اسامہ بن لادن کا نہیں ہے، مسئلہ 'اسلام' کا ہے......اسلام کی شان وشوکت کا سوال ہے اور افغانوں کی روایت کا!

وائس آف امریکہ: آپ کو معلوم ہے کہ امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ہے؟

امیر المومنین نصرہ اللہ: میرے سامنے دو وعدے ہیں، ایک اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو فرماتا ہے کہ میری زمین بڑی وسیع ہے، جو میرے راستے میں ہجرت کرے گا اسے پناہ ملے گی......دوسرا دعویٰ بش کا ہے، جس کا کہنا ہے کہ تم زمین پر کہیں بھی چھپ جاؤ میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا......ہم دیکھیں گے کہ کس کا وعدہ اور دعویٰ سچا ہے!

وائس آف امریکہ: تو آپ اسامہ بن لادن کو حوالے نہیں کریں گے؟

امیر المومنین نصرہ اللہ: ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ایسا کرنے کا مطلب ہوگا ایمان کا خاتمہ! ہم مسلمان ہی نہ رہیں گے! اگر ہم حملے سے خوف زدہ ہوتے تو شیخ اسامہ کو اسی وقت حوالے کر چکے ہوتے جب ہمیں پہلی بار حملے کی دھمکی دی گئی تھی۔ امریکہ اگر چاہے تو ہم پر دوبارہ حملہ کر سکتا ہے اور اس بار ہمارا کوئی دوست بھی نہیں ہے!

وائس آف امریکہ: اگر آپ لوگ اپنی پوری قوت سے بھی لڑو تو کیا ایسا کر سکتے ہو؟ امریکہ کیا آپ کو مارے گا نہیں؟ اور کیا آپ کے لوگ نقصان نہیں اٹھائیں گے؟

امیر المومنین نصرہ اللہ: مجھے پورا یقین ہے ایسا نہ ہو سکے گا۔ اس کو یاد رکھنا، ہم اللہ تعالیٰ کے بھروسے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے اور جو بھی اس پر یقین رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا اور اسے کامیاب کرے گا!

....